آئینہ توڑدو
PDFBOOKSFREE.PK
نازکفیل گیلانی

ان لڑکیوں کے نام جن کی مجبوریاں ان سے جینے کا حق چھین لیتی ہیں۔ سوچ ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ تپتے صحرا میں لو کے تھپیڑے ان کو لمحہ دباتے جاتے ہیں اور گرم ریت اوپر آتی جاتی ہے۔ پھر دکھ کی آہنی سلاخ سینے میں کھنچ سی جاتی ہے۔ وہ پیار کی موت پر نوحہ کناں نہیں رہتیں، بلکہ زندگی کا آئینہ توڑ دیتی ہیں۔

ناز کفیل گیلانی (ساہیوال)

www.pdfbooksfree.pk

تحریر تیری خامہ آب زر سے ہے

آئینہ توڑ دو!

میں نے متعدد راتیں اسی انتظار میں گزار دیں کہ "آئینہ توڑ دو" کیسی کتاب ہو گی۔ کیونکہ جب بھی ناز کفیل سے اصرار کرتا جواب یہی ملتا بہار آنے دو ابھی میں صحرا میں کھڑی ہوں۔ میں پوچھتا یہ کیسا صحرا ہے جس کی اوٹ میں کوئی بہار نہیں۔ جب میرے تجسس نے انتہا کر دی تو میں اکیلے میں سوچتا کہ کب وہ وقت آئے گا کہ میں "آئینہ توڑ دو" پڑھ کر محسوس کروں گا کہ یہ کیا چیز منظر عام پر آئی ہے۔ ایک تو اس نام نے مجھے حد تک نروس کر ڈالا تھا۔ اتنا تو سنا تھا کہ آئینے ٹوٹ جاتے ہیں لیکن یہ کیا ہوا؟ "آئینہ توڑ دو" ــــ خیر ــــ وہ لمحہ بھی آیا جب میرے جذبات و احساس نے "آئینہ توڑ دو" مسودہ کے روپ میں میرے ہاتھوں میں آیا۔ کاغذات تو کیا میں الفاظ کی خوبصورتی فقروں کا برمحل استعمال اور تحریر کی لطافت کا بوجھ برداشت نہ کر سکا۔ یہ مصنفہ کی پہلی نہیں بلکہ تیرھویں کاوش ہے۔ ناز کفیل نے ادب کا ایک صحرا عبور کیا ہے اور پھر بھی وہ بہاروں کی متلاشی ہے۔ یہ کتاب اس لئے بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں واقعات و حالات فرضی نہیں بلکہ سچی داستان ہے۔ جسے ساہیوال کی آبادی نصف سے زیادہ جانتی ہے۔ "آئینہ توڑ دو" میں جو بھی پیش کیا ہے اس کے واقعات حقیقت پر مبنی ہیں۔ ناز کفیل نے بڑی عرق ریزی کے بعد ٹوٹے پھوٹے حالات و واقعات کو ایک کڑی میں پرونے کی جو سعی کی ہے اس کی کہیں نظیر نہیں ملتی۔ بلا شبہ ناز کفیل کا قابل تعریف ناول ہے کہ کردار کے نام اور مقام تبدیل کر دیئے ہیں۔

سید افضل انجم بخاری

ساہیوال ـ (ریونیو آفس واپڈا ساہیوال)

www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(1)

جوانی کے دنوں میں ایک گلی اس کی گزرگاہ بن گئی۔ ایک چہرہ منظور نظر تھا۔ کامنی سی صورت گرمی کا موسم جولائی کا مہینہ زبان سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی۔ ہڈیوں کے گودے کو ابال کر رکھ دینے والی لو چل رہی تھی۔ کم ہمتی کے باعث وہ ہجر کے اس دہکتے سورج کی تاب نہ لا سکا۔ وہ اس امید پر دیوار کے سائے میں جا کھڑا ہوا کہ شاید اس کی تشنہ نظریں دوبارہ شربت دیدار سے سیراب ہو جائیں اور چند گھونٹ اس کی پیاس بجھا دیں۔ اچانک گھر کے سامنے والے کمرے سے پردہ سرکا اور روشنی کی ایک کرن چمکی۔ ایک دیوی جس کے حسن کی صباحتوں اور نکہتوں کو بیان کرنے سے زبان قاصر تھی۔ وہ یوں نظر آتی تھی جیسے اندھیری رات میں پوہ پھٹنے پر سفیدی نمودار ہو یا گھٹا ٹوپ اندھیرے میں آب حیات آشکار برف آلود ٹھنڈے میٹھے شربت کا گلاس جس میں عرق گلاب کی آمیزش اپنے سفید ہاتھوں میں تھامے سامنے آئی۔ نہ جانے اس میں واقعی عرق گلاب کی آمیزش تھی یا اس کے اپنے سرخ گلابی عارضوں کے چند معطر قطرے اس میں گھل مل گئے تھے۔ چنانچہ میں نے وہ مشروب اس کے مرمریں ہاتھوں سے پی لیا اور میری جان میں جان آئی۔ لیکن دل میں جو آگ بھڑک اٹھی وہ تو دنیا بھر کے صاف و شفاف سمندروں کے پانی پی کر بھی بجھنے کی نہ تھی۔

بیٹا اور پیو!

شفقت میاں نے راسخ کے لئے دوسرا گلاس بھرنا چاہا۔

جی شکریہ .... وہ لرزاں پردے کو دیکھتا رہ گیا۔

جادو ٹوٹ چکا تھا ________ وہ دھانی اوڑھنی کو لہراتی کمرے سے جا چکی تھی۔ اس کا جی یہی چاہتا تھا کہ وہ بار بار شربت کا گلاس لے کر آئے اور وہ اپنی پیاس بجھائے اور سناؤ پڑھائی ٹھیک جا رہی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

شفقت میاں مسکرائے۔

جی ______ بالکل ٹھیک ہے۔

وہ چونک سا گیا۔

گھر میں تو سب خیریت ہے نا۔

شفقت میاں نے اس کے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

خدا کا لاکھ شکر ہے .... نہ جانے اس کا جی کیوں نہیں لگ رہا تھا۔ اس کے وجود کی بھی دوری اسے گوارہ نہ تھی۔ قنوت نے اس کی نس نس میں جو چاہت و اپنائیت کی آگ بھڑکا دی تھی۔ وہ اس میٹھی میٹھی آگ میں جل رہا تھا۔ ایسی آگ جس نے اس کے اندر لازوال جذبے کو بیدار کر دیا تھا۔ وہ بہت جلد اپنی ماں سے ملنا چاہتا تھا۔ آخر اس کی ماں اس ہیرے سے اب تک کیوں نا آشنا رہی۔ اس نے تو اب تک بہت لڑکیاں دیکھی تھیں۔ لیکن قنوت کے چہرے پر شرم و حیا کی پرچھائیاں ______ چلتے ہوئے دامن سمیٹ کر چلنا' پلکیں اٹھانا اور اٹھا کر گرا دینا تو ایک قیامت تھا۔ وہ لمحہ لمحہ اس کے وجود کا حصہ بنتی جا رہی تھی۔

امی جان! کمرہ درست کر دیا ہے۔

وہ بے ساختہ اچھل سا گیا ______ مترنم جانی پہچانی سی آواز نے پھر اس کے ذہن کو جھنجھوڑ ڈالا۔

ٹھیک ہے ______

ماں نے کہا اور دوسری جانب سے راسخ سے مخاطب ہوئیں۔

اچھا بیٹا ______ آرام کرو۔

وہ اٹھا ______ اور انجان سا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرہ دیکھا دو بیٹی ______ راسخ آرام کرنا چاہتا ہے۔

ماں نے بلند اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔

آیئے ______

ہوش ربا اس کے ساتھ چل دی ______ وہ اپنی چال بھول کر اس کی چال میں سموتا چلا گیا ______

خدارا یہ سفر ختم نہ ہو ______

کوریڈور سے زینے تک کا فاصلہ خدا کرے بڑھتا ہی چلا جائے۔

یہ لیجئے ______ آپ کا کمرہ ______ آپ کو ضرورت کی ہر چیز ملے گی۔

قنوت نے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

Good .... Y .... بہت ہی نفیس مزاج کی لڑکی ہیں آپ۔

راسخ نے گویائی کو سہارہ دے ہی دیا لیکن وہ صرف ہونٹوں پر مسکراہٹ کی کلیاں بکھیر کر رہ گئی۔

اب آپ آرام کیجئے ______ شام چائے پر ملاقات ہو گی ______

وہ پلٹی ______

سنیئے ______

راسخ نے پکارا۔

جی ______ وہ واپس ہوئی۔

کچھ نہیں ______

وہ کھسیانا سا ہو گیا۔

وہ اس کی حرکت پر ہنستی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ الٹی کھوپڑی کا مالک لگتا ہے۔ وہ واپس آکر گھر کے کاموں میں الجھ گئی۔

شام چائے پر ملاقات ہوئی ______ وہ ایک سلجھی ہوئی سمجھدار پڑھی لکھی لڑکی تھی۔ ایسی سگھڑ کہ چراغ لے کر روشنی کرو تو نہ ملے۔

وہ بہت جلد ماں سے ملنا چاہتا تھا۔ قنوت نے اس کے اندر ایک ہلچل سی مچا دی تھی۔ یہ کیسی لڑکی ہے ______ اس کا حسن اس قدر تر و تازہ ہے کہ سارا دن گھر کے کاموں میں الجھی رہتی ہے اور پھر بھی چہرے کی رعنائی میں فرق نہیں آتا۔

www.pdfbooksfree.pk

میں تمہیں کسی قیمت پر دوسرے کے ہاتھ نہیں جانے دوں گا۔ اس عزم کے ساتھ اس نے دوسری صبح جانے کا پروگرام بنا لیا۔

پھر وہ حسین یادیں دل میں بسائے کراچی پہنچ گیا۔

راسخ بیٹے _____

ماں نے غسل خانے سے راسخ کو باہر آتے ہی پکارا۔

جی امی ______

وہ بالوں میں تولیہ رگڑتا قریب آ گیا۔

کیسا لگا تمہیں ماموں کا گھر۔

رابعہ بیگم نے پوچھنا چاہا۔

بہت اچھا امی _____ گھر بھی اچھا _____ اور گھر والے بھی اچھے راسخ دل سے بولا۔

کیا مطلب؟

رابعہ بیگم حیرت زدہ سی ہو گئیں۔

میرا مطلب کہ اتنی مدت کے بعد غیریت کا احساس ہی نہیں ہوا۔

راسخ نے کہا۔

ہوں _____ یہ بات تو ہے _____ قنوت اور یاقوت اب جوان ہو گئی ہوں گی۔ بہت خوبصورت ہیں میرے بھائی کی بیٹیاں ____

رابعہ بیگم کا تجسس بڑھ گیا ____ اور بھتیجیوں کو دیکھنے کی خواہش بیدار ہو گئی

ہاں امی _____ قنوت ہی دیکھی ہے _____ یاقوت تو نہیں _____

قنوت کے تصور میں ڈوب کر بولا۔

یاقوت کہیں گئی ہو گی _____ ویسے تین چار ہی تو بچے ہیں تین بیٹیاں ا ایک بیٹا۔

کاش میرا بھائی دل سے پرانی ______

رابعہ بیگم بے ساختہ کہہ اٹھیں۔

دشمنی ہے کوئی۔

راسخ نے ایک دم بات اچک لی۔

نہیں بیٹا دشمنی بھی کوئی نہیں _____ بس خاندان میں چھوٹی چھوٹی باتوں سے جھگڑے طوالت پکڑ جاتے ہیں۔

رابعہ بیگم بہت دکھی نظر آ رہی تھیں۔ وہ رنجیدہ خاطر سی بیٹھ گئیں۔

ایسا بھی کونسا جھگڑا تھا_______ جو ایک مدت تک آپ نے بھائی سے میل ول بند رکھا۔

راسخ بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

میں تو میل جول بند رکھنا نہیں چاہتی تھی ______ دراصل حالات ہی ایسے ئیں تھے کہ دونوں خاندان دور سے دور ہوتے چلے گئے ____ بلکہ ایک دوسرے کی ورت دیکھنے کے بھی روادار نہ تھے۔ رابعہ بیگم پرانی یادوں کے دریچوں سے جھانکنے ئیں۔

آپ بات تو کریں امی _____ ہو سکتا ہے اب حالات سدھر جائیں _____ یسے اپنوں سے دوری کہاں کی عقلمندی ہے۔ راسخ کو افسوس ہو رہا تھا۔

بیٹے! میں اور شفقت بھائی دونوں ہی تو بہن بھائی تھے۔ ہمارے خاندان میں ـہ اونچا رکھنے کا عام رواج تھا۔ اس لئے اگر بیٹی دوسروں کو دیتے تو ان کی لیتے بھی ۔ یعنی یہ بدلے کی شادی ہوتی تھی۔ اس طرح کئی گھر بھی برباد ہوئے لیکن ہمیں ں حاصل نہ ہوا۔ اسی طرح میری شادی تمہارے باپ سے اور تمہارے باپ کی تمہارے ماموں سے بیاہی گئی۔ تمہاری پھوپھی کی عادات بہتر نہ تھیں۔ بات بات جھگڑا کرنا تو اس کا شیوہ تھا۔ اسی کھینچا تانی میں قنوت پیدا ہوئی لیکن تب بھی کو سمجھ نہ آئی۔ آخر دونوں میں نباہ نہ ہو سکا _______ اور ایک دن شفقت نے حمیدہ کو طلاق دے دی۔ وہ کہانی سناتی جاتیں اور ماضی ایک فلم کی طرح ان

www.pdfbooksfree.pk

کی آنکھوں میں گھومتا رہا ____

شب کے نو بج چکے تھے ____ سردی زوروں پر تھی _ سرما کی ٹھٹھرتی ہوا یخ بستہ رات تھی۔ سب باورچی خانے میں آگ تاپ رہے تھے ____ تم اس وقت ایک سال کے تھے۔

ٹھک ٹھک ____ کسی نے بڑے زور سے دروازے پر دستک دی۔

کون ہے۔

حمید علی چائے کا پیالہ قریبی تپائی پر رکھ کر بولے۔

آپ بیٹھیں ______ میں دیکھتی ہوں ____ میں بڑی تیز رفتاری ۔ دروازہ کھولنے گئی۔ حمید بیٹا اس وقت کون آگیا ____

دوسرے کمرے سے حمید علی کی بوڑھی والدہ نحیف آواز سے مگر پورا زور لگا بولیں۔

جا رہی ہوں امی ____

اس کے ساتھ ہی میں نے دروازہ کھول دیا۔

حمیدہ تم ____

باریک دوپٹہ سردی سے لرزتی کانپتی ٹھٹھرتی ہوئی حمیدہ ایک بڑا سا اٹیچی . بڑے غصے سے میرے قریب سے گزر گئی۔

پیچھے ہٹو۔

وہ باورچی خانے میں داخل ہو گئی ____ جہاں سب لوگ بیٹھے تھے۔

خطرے کی گھنٹی بج چکی تھی۔ میری بربادی میں چند ثانیے باقی تھے ___ کیونکہ اس حالات میں حمیدہ کا آنا میرا مستقبل میرا حال دونوں طرح سے اجڑ تھے۔

حمیدہ ____ اس وقت ____ تم ___

حمید علی بہن کو دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے۔

ابھی اسی وقت اس کو طلاق دو۔ میں اس کا وجود یہاں برداشت نہیں کر سکتی ____ یہ اس گھر میں نہیں رہے گی۔ وہ بھوکے شیر کی طرح دیکھ رہی تھی۔ وہ چیخ کر بولی ____ اس کا اس طرح چلا کر بولنا میری آرزوؤں کے محل مسمار کرنے کے لئے کافی تھا۔ چولہے پر دودھ ابلتا جا رہا تھا۔ آگ ایک الاؤ کی صورت میں جل رہی تھی ____ لیکن جو الاؤ ہمارے دلوں میں جل رہے تھے ____ وہ اس آگ سے کہیں زیادہ۔ اذیت ناک تھے۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم ____

آخر کار حمید علی نے قوت گویائی کو مجتمع کیا۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ____ شفقت میاں نے مجھے طلاق دے دی ہے ____ لہٰذا تم بھی اسے طلاق دے کر فارغ کرو ____ وہ ہاتھ کے اشارے سے بولی۔

حمیدہ بڑی رکیک نظریں میرے وجود پر ڈال رہی تھی اور میں خاموش۔

اسے کس قصور میں طلاق دے دوں۔

حمید علی بے ساختہ بولے ____

میں باورچی خانے کے باہر کانپے جا رہی تھی۔ سارا جسم نحیف اور کمزور ہو گیا تھا۔ اس کا یہ قصور ہے کہ یہ شفقت میاں کی بہن ہے۔

وہ پھر چلائی ____

یہ قصور کوئی معنی نہیں رکھتا ____ میں ایسا نہیں کر سکتا ____ اگر تمہارا ں کے ساتھ نباہ نہیں ہوا تو میرا گھر برباد کیوں کرتی ہو ____ میں ایک بیٹے کا پ بھی ہوں۔ حمید علی نے بڑی بے چارگی سے میری طرف دیکھا ____ میری نکھوں کی سجدہ ریزی کام آئی۔ عین اس وقت میری ساس لاٹھی ٹیکتی ہوئی باہر آئی۔

اماں ____ یہ میرا بے غیرت بھائی ____ بیٹے کا باپ بن کر غیرت داؤ پر چکا ہے ____ میری بھی ایک بیٹی ہے ____ میں بھی چھوڑ کے آئی ہوں

www.pdfbooksfree.pk

_____ وہ دونوں ہاتھوں سے بلند آواز سے بولی۔

حمیدہ بیٹی _____ مت حمید کو طلاق کے لئے مجبور کرو _____ رابعہ میری بڑی اچھی بہو ہے _____ تمہارا شفقت کے ساتھ خود نباہ نہیں ہوا _____ تم نے خود نبھانے کی کوشش نہیں کی _____ شفقت برا لڑکا نہیں تھا۔

اماں _____ تم بھی بیٹے کی سائیڈ لے رہی ہو _____ وہ بیٹا _____ جس کی بیوی کے بھائی نے میرا گھر اجاڑا _____

حمیدہ حیرت زدہ سی ماں کے قریب جا کر بولی۔

مقدر کی مار سہنا پڑتی ہے _____ میری بچی _____ اس میں رابعہ اور حمید کا کوئی قصور نہیں _____ حمید علی کی والدہ نے اپنے کمزور بازوؤں میں حمیدہ کو لے لیا _____ اور وہ ماں کی آغوش میں کھل کر روئی _____ بادل چھٹے _____ سویرا ہوئی _____ اور پھر کئی سال گزر گئے _____ میرا بھائی مجھ سے جدا ہو گیا _____

حمید علی نے میرا گھر تو بچا لیا _____ لیکن میرا آنا جانا بالکل منقطع ہو گیا _____ میں نے بھائی کو بھی چوری چوری خط لکھا کہ یہاں بالکل نہ آئے۔ ایسا نہ ہو کہ دبی ہوئی چنگاری پھر سے بھڑک اٹھے _____ اور وہ آگ لپک کر میرے گھر تک نہ پہنچ جائے _____ میں نے اپنے شوہر کی خوشنودی کے لئے اپنے بھائی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا _____ آخری دنوں میں جبکہ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے تو انہوں نے مجھے کہا تھا۔

رابعہ _____

جی _____ کیا بات ہے ____

میں ان کے اوپر جھکی _____ یہ ان کی آخری سانسیں تھیں۔

میں نے تم پر بہت ظلم کیا _____ مجھے معاف کر دینا _____ بہن کی محبت آڑے آ گئی _____ ورنہ میں ایسا کبھی نہ کرتا _____ تم چاہو تو اپنے بھائی سے

مل سکتی ہو _____ کیسی باتیں کرتے ہیں آپ _____ میرے آنگن میں روشنیاں بکھیرنے والے آپ ہیں _____ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو میں بہت عرصہ پہلے اجڑ چکی ہوتی _____ آپ نے کچھ نہیں کیا _____ آپ تو میرے محسن ہیں _____ آپ نے میری محبت کو دامن سے لگائے رکھا _____ ورنہ حمیدہ کی طرح میرا کیا حشر ہوتا _____

رابعہ بیگم نے نہایت مشکور نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا جو آخری سانسوں کے زیروبم میں الجھے ہوئے تھے _____

پھر ایک کرب ناک رات کی سویر ہوئی اور تمہارے والد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم دونوں کو چھوڑ کر اس دنیا سے ابدی دنیا کی جانب سفر کر گئے۔

پھر ایک دن حمیدہ نے خواب آور گولیاں کھا کر اپنی زندگی کو ختم کر لیا _____

اور میں اس بھری دنیا میں تنہا رہ گئی _____ بہت عرصہ گزر گیا بھائی کو میری اور اس کی مجھے کوئی خبر نہ پہنچی _____ ادھر ادھر سے رشتہ دار برادری والے بتا دیتے کہ اب اس کے فلاں بچہ پیدا ہوا ہے _____ اس کی دو بیٹیاں ہیں یا بیٹا ہے _____ اور اس نے دوسری شادی بھی کر لی ہے ____ میں سب کی سنتی اور چپ رہتی _____ چلو میرے بھائی کا گھر تو آباد ہے۔

رابعہ بیگم چند لمحے خاموش رہیں۔

امی _____ آپ ماضی کو فراموش کر دیں _____ وہاں کوئی اس قسم کی بات نہیں کرتا۔ ممانی بھی بہت اچھی ہیں۔

راسخ نے ماں کو جیسے تسلی دی۔

ٹھیک ہے بیٹے _____ میرا بھی دل چاہتا ہے کہ بھائی کو ملوں۔

بیگم رابعہ کا دل اچھل پڑا _____ کاش میں اڑ کر اپنے بھائی کے پاس جا سکتی۔

تو چلئے نا امی _____ وہ سب آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔

راسخ تو بضد سا ہو گیا۔

www.pdfbooksfree.pk

ہاں بیٹا کیوں نہیں ____ جاؤں گی میں ____ بھائی کو ملنے کے لئے میرا دل بے قرار ہے۔

رابعہ بیگم بہت ہی د لگیر ہو گئیں۔

چنانچہ چند دنوں کے بعد بڑے اصرار کے بعد رابعہ بیگم راسخ اور چھوٹے بیٹے تبریز کو لے کر لاہور روانہ ہو گئیں۔ چند گھنٹوں کا سفر نہ جانے راسخ نے کیسے گزارا ____ چاروں جانب قنوت کی من موہنی صورت اس کی آنکھوں کے سامنے گھومتی رہی ____ وہ چاہتا گاڑی کو چھوڑ پر لگا کر لاہور پہنچ جائے۔

شام چار بجے دروازے پر دستک ہوئی ____

دیکھو بیٹی کون ہے ____

صحن میں بیٹھی زینت بیگم بولیں۔

اچھا امی ____

اس کے ساتھ ہی لپک کر قنوت نے دروازہ کھول دیا۔

آہا ____ امی ____ دیکھیے کون ہے ____

قنوت خوشی کا بے پناہ اظہار کرتے ہوئے بولی۔ زینت بیگم نے بھی چونک کر باہر والے دروازے کی جانب دیکھا ____ اور ایک دم کھڑی ہو گئیں۔

رابعہ ____ تم ____

زینت بیگم کی حیرت عروج پر پہنچ گئی۔

قنوت اور راسخ نے ایک دوسرے کو دیکھا ____ نظروں کا تصادم بڑا جان لیوا تھا۔ نظریں اٹھیں جھکیں اور پھر پلٹ گئیں۔

قنوت نے شرم حجاب سے بے چین ہو کر چہرا پھیر لیا۔ کیونکہ وہ راسخ کی نظروں کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔

بڑی گرم جوشی سے رابعہ بیگم اور زینت بغل گیر ہوئیں ____ ایک لمحہ کے لئے گلے شکوے ختم ہو گئے۔

بھابی ____ میرا بھائی کیسا ہے۔

رابعہ بیگم علیحدہ ہوتے ہوئے بولیں۔

اللہ کا شکر ہے ____ آتے ہی ہوں گے ____ ابھی ابھی کسی کام سے باہر گئے تھے۔ زینت بیگم نے کہا۔

چلئے ____ اندر ____ کیا یہاں ہی وقت گزارنے کا ارادہ ہے۔ قنوت نے کہا' اور سب ہنستے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئے۔

شفقت میاں آتے ہی بڑے والہانہ انداز میں بہن کو ملے۔ گزرے وقتوں کے سب گھاؤ مندمل ہو گئے ____ حالات نے پلٹا کھایا اور خاندان ایک ہونے کی سوچنے لگے۔

تمہیں بھائی کی یاد آ کیسے گئی۔

شفقت میاں نے کہا _

یاد تو میں ہمیشہ ہی رکھتی ہوں ____ پر کیا کرتی ____ آپ کو علم ہے نا ____ کہ ____ وہ بچوں کے سامنے بات کو ہونٹوں میں دبا سی گئیں۔

ارے چھوڑو ____ گڑے مردے اکھاڑنے سے فائدہ ____ یہ بتاؤ ____ تمہیں میاں نے اجازت دے دی تھی۔

شفقت میاں محتاط انداز سے بولے۔

ہاں جی ____ بالکل ____ شوہر کی اجازت کے بغیر تو میں آنگن نہیں چھوڑتی ____ وہ مرنے سے پہلے ہی مجھے آپ سے ملنے کی اجازت دے چکے تھے۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

ہوں ____ شفقت میاں کچھ سوچنے لگے۔

عین اس وقت جبکہ باتوں کا دور چل رہا تھا تو ____ قنوت بمعہ لوازمات کے چائے لے آئی لو بھئی چائے آ گئی۔

زینت بیگم نے اندر آئی قنوت کو دیکھ کر کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

راسخ نے بے ساختہ نظریں اٹھائیں ____ قنوت نے یاقوتی ہونٹوں کو اس وقت حسب عادت سکیڑا ہوا تھا۔ یہ اس کی عادت تھی وہ جب بھی زیادہ کام میں مصروف ہوتی ہونٹ یوں ہی کر لیتی۔

بناؤ بیٹا _

زینت بیگم نے کہا۔

اور رابعہ بیگم کی نظریں گھر کے ہر کونے میں کسی اور افراد کی متلاشی تھیں۔

زینت بھابی۔ باقی تینوں بچے کہاں ہیں ____ میں تو قنوت کو ہی دیکھ رہی' رابعہ بیگم کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔

یاقوت تو نرسنگ کی ٹریننگ کے لئے کوئٹہ گئی ہوئی ہے۔ فراز ابھی کالج سے نہیں آیا اور عالی اپنے کمرے میں ہو گی۔

عالی کے نام کے ساتھ ہی زینت بیگم بہت افسردہ سی ہو گئیں _____ لیکن قنوت اور راسخ تبریز خاموش چائے سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

کیا بات ہے ___ عالی بیمار ہے کیا؟

رابعہ بیگم تشویش ناک انداز میں بولیں۔

بیمار نہیں ___ اس کی ذہنی حالت درست نہیں ____ آٹھ دس سال کی ہو چکی ہے ابھی تک بچوں کی طرح ضد کرنا ___ توتلی باتیں کرنا۔

زینت بیگم بہت پریشان سی ہو گئیں۔

ڈاکٹروں کو دکھایا۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

ہاں _____ بہت ڈاکٹروں کو دکھایا _____ سب یہی کہتے ہیں دماغ اس کی عمر سے چھوٹا ہے ___ تب ہی وہ ایسی حرکتیں کرتی ہے۔

ہوں ____ ویسے انہیں عالی کے بارے میں بہت دکھ ہوا۔

رابعہ بیگم خاموش ہو گئیں۔

عالی کے ذکر نے ماحول کو افسردہ سا بنا دیا تھا _____ لیکن یہ پژمردگی بہت دیر تک نہ رہ سکی فراز کی موٹر سائیکل اندر داخل ہوئی اور سب کے کان کھڑے ہو گئے۔

آ ہا ______ یہ آج ہماری پیاری پیاری پھوپھو کو لاہور کا رستہ کیسے آگیا۔

فراز نے آتے ہی رابعہ بیگم کو اپنے بازوؤں میں لے لیا۔

چل ہٹ شریر _____ تو نے کون سی پھوپھو کی خبر لے لی۔

رابعہ بیگم گلہ کرنے لگیں۔

ارے واہ _____ یہ الٹا الزام ہم پر ______

فراز نے اگلا فقرہ مکمل ہی نہیں کیا تھا کہ زینت بیگم نے آنکھیں نکالیں اور وہ خاموش ہو گیا۔

چار پانچ دن گزر گئے _____ لیکن ابھی تک رابعہ بیگم نے دل کی بات بھائی اور بھابھی سے نہیں بیان کی تھی _____ وہ تو خاموش ہی رہنا چاہتی تھی۔ لیکن اتنی اچھی لڑکی کا کوئی بھی رشتہ آسکتا ہے _____ آخر وہ کیوں اپنے بھائی سے جدا ہو۔ ایک مدت کے بعد تو بھائی سے ملاقات ہوئی ہے ___ اب وہ بھائی کو نہیں چھوڑ سکتی۔

شفقت میاں نے بھی بہن کی خاطر مدارت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

2

بہت دن قیام کرنے کے بعد رابعہ بیگم بمعہ اپنے بیٹوں کے واپس اپنے گھر لوٹ گئیں۔ لیکن وہ دل کی بات نہ کہہ سکیں۔ اس کے لئے انہوں نے وہ دن منتخب کیا کہ جب راسخ کو اچھی ملازمت مل جائے _____ راسخ نے بھی ماں کی بات مان لینے میں عافیت سمجھی _____

دن یوں ہی لمحہ لمحہ آگے آگے رینگتے رہے۔ دن ہفتے اور پھر کئی ماہ گزر گئے راسخ نے امتیازی پوزیشن سے کلاس جیت لی تھی۔ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کسی اچھی ملازمت پر فائز ہونا چاہتا تھا۔ سو یوں ہی ہوا۔ پاس ہوتے ہی اس نے ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں درخواستیں ارسال کر دی تھیں _____ وہ جن دفاتر میں چاہتا تھا کہ اچھی ملازمت ہو اچھی تنخواہ ہو _______ تاکہ اس کا مستقبل روشن ہو سکے۔ کیونکہ وہ ایک متوسط گھر کا فرد تھا۔ اس نے ترقی کرنا تھی اور قنوت بھی متوسط طبقے سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا کیونکہ تبریز ابھی بچہ تھا _____ اس نے تعلیم حاصل کرنا تھی۔

آج صبح سے ہی موسم ابر آلود تھا۔ وہ ابھی تک کمرے سے نہیں نکلا تھا۔ بلکہ بستر میں ہی دھنسا ہوا تھا۔

ٹن ٹن _____ سامنے نصب شدہ کلاک نے دس کا گھنٹہ بجا دیا۔

ارے _____ وہ اچھلا اور دوسرے ہی لمحے تبریز کمرے میں داخل ہوا بھائی جان ____

اس کے ساتھ ہی تبریز نے ایک لفافہ راسخ کی جانب پھینک دیا آپ کا خط۔

اور راسخ نے چاک کر بھی لیا۔

جوں جوں وہ پڑھتا جاتا تھا خوشی و مسرت کے ملے جلے جذبات اس کے چہرے سے عیاں تھے۔

کیا ہے بھائی جان _

تبریز نے کہا۔

ارے بھئی انٹرویو کے لئے بلایا ہے۔

راسخ بات نہ کر سکتا تھا_____ بے انتہا خوشی سے آواز اس کی حلق میں اٹک رہی تھی۔

کہاں؟

لاہور

راسخ نے کہا۔

لاہور _____ باجی قنوت کے پاس _____

تبریز حیران رہ گیا۔

بیٹا راسخ _____ تمہارا خط آیا تھا _____ کیا ہے اس میں رابعہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

امی جان _____ بھائی جان کا لاہور انٹرویو ہے۔

تبریز نے کہا۔

لاہور جاؤ گے تم _____ کیا وہاں درخواست _____

رابعہ بیگم حیرت زدہ سی بولیں۔

نہیں امی درخواستیں تو کئی جگہوں پر دی تھیں۔

راسخ نے ماں کی بات کاٹ دی ____ انٹرویو کال لاہور سے آئی ہے۔

راسخ بولا۔

پھر تمہیں وہاں جانا ہو گا۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

اگر نوکری مل گئی تو ایسا ہی ہو گا۔

توبہ کرو _____ میں تو یہاں تنہا نہیں رہوں گی۔

www.pdfbooksfree.pk

او ہو امی ابھی مجھے ملازمت تو مل جائے _____ رہنے کا بندوبست تو بعد میں بھی ہو جائے گا _____ راسخ کے لئے سب سے بڑا مسئلہ لاہور جانے کا اور ماں کو چھوڑنا تھا _____ وہ تو خود پریشان ہو گیا تھا۔ امی جان _____ آپ بے فکر رہیئے گا _____ جہاں بھی ملازمت ملی میں آپ کو وہاں ہی لے چلوں گا _____ میں تو خود آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا راسخ نے بہت تسلی تشفی دی تو تب کہیں رابعہ بیگم کی پریشانی دور ہوئی۔

آخر وہ دن بھی آن پہنچا _____ جس کا انتظار تھا _____ راسخ انٹرویو میں کامیاب ہو کر سائزز لیمٹڈ کا بڑا آفیسر نامزد ہو گیا۔ لاہور شہر میں اچھی جگہ خوبصورت کوٹھی اور نوکر اور بے شمار سہولتیں میسر تھیں کراچی والے مکان کو کرایہ پر دینے کے بعد سب لاہور میں ہی شفٹ ہو گئے تھے۔ تبریز کو بھی آٹھویں میں داخل کروا دیا تھا' چند دنوں میں یہ سارا کام خفیہ خفیہ کیا گیا۔ وہ اچانک بتانا چاہتا تھا _____ لان میں کرسیاں بچھی تھیں۔ ملازم درمیانی میز پر چائے رکھ گیا تھا۔

عبدل _____

رابعہ بیگم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ہاتھ میں پکڑی تسبیح کو میز پر رکھ دیا' جی بیگم صاحبہ _____

عبدل چونک گیا _

چل ہٹ نگوڑا _____ خبردار جو مجھے بیگم صاحبہ کہا _____ میں تو تیری ماں کے برابر ہوں _____ بیگم صاحبہ تو تم راسخ میری بہو کو کہہ سکتے ہو _____ رابعہ بیگم کی نظروں میں قنوت کا سراپا گھوم گیا۔

تو پھر آپ ماں ہی ہوئی نا _____

عبدل ڈرتے ڈرتے بولا۔

ہاں بھئی _____ تم میرے بیٹوں کی طرح ہو _____ بلکہ میرے بیٹے ہی ہو۔

رابعہ بیگم حسب عادت بہت ہی شفقت جتاتے گئیں۔

اچھا _____ یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں _____ ہمیں بھی تو پتہ چلے۔

راسخ آتے آتے قریب کی کرسی پر بیٹھ کر بولا۔

عبدل سامنے کھڑا مسکراتا رہا۔

جاؤ تبریز کو بھی بلا لاؤ۔

بہت بہتر___

رابعہ بیگم کے کہنے پر عبدل تیز رفتاری سے لان میں سے نکل گیا۔

امی جان۔

راسخ نے کہا۔

کیا بات ہے بیٹا _____ دو ماہ ہو گئے ہیں تمہیں یہاں آئے ہوئے _____ ادھر _____ رابعہ بیگم کی فوراً" راسخ نے بات کاٹ دی۔

میرا خود یہی ارادہ تھا امی جان کہ ہم لاہور سیٹل ہو جائیں _____ پھر ماموں شفقت کے گھر والوں کی دعوت کریں گے _____ اس طرح وہ حیران بھی ہوں گے اور خوش بھی۔

راسخ کے چہرے پر خوشی چھلک رہی تھی۔

ٹھیک یہی ہے تمہاری بات۔

رابعہ بیگم بولیں۔

چند دنوں میں گاڑی ملنے والی ہے۔

راسخ نے کہا۔

گاڑی کیا کرو گے بیٹے _____ تانگے میں چلے جائیں گے۔

رابعہ بیگم نہایت سادگی سے بولیں۔

ارے واہ امی جان _____ اب تانگوں وانگوں کا زمانہ بدل گیا ہے _____ گاڑیاں پسند کرتے ہیں لوگ۔ بہت دولت ہو _____ اونچا سٹیٹس ہو _____

www.pdfbooksfree.pk

راسخ نے کہا _____ اور چائے بنانے لگا۔

ہاں بیٹا _____ تم ٹھیک ہی کہتے ہو _____ ہر چیز ہی بدل گئی ہے _____
میرا خیال ہے اب انسان ہی قدیم رہ گیا ہے۔

ہاں امی _____ واقعی انسان بہت قدیم ہے _____ بیس ارب سال تو ہو گئے
انسان بنے ہوئے __

راسخ بولا ____ اور ماں کی سادگی پر ہنس دیا۔

آفتاب افق کی گود میں اتر گیا ____ کائنات پر چاروں اور سرخی سی پھیل گئی۔
سرما کی دلکش شام عجیب منظر پیدا کر رہی تھی۔ لاکھ روشنیاں اس شرارے کے سامنے ہیچ تھیں خوبصورت ڈنر سوٹ میں ملبوس سلیقے سے بال بنائے وہ اچھی طرح تیار ہو کر باہر سڑک پر آگیا _____ ٹیکسی لئے سیدھا زینت بیگم کے ہاں پہنچ گیا _____
ٹیکسی سے اتر کر چند قدموں سے آگے شفقت میاں کا مکان تھا۔

راسخ نے آہستہ سے کال بیل پر انگلی رکھ دی۔

اس کے ساتھ ہی جانی پہچانی آواز نے اس کی پیاسی روح کو سیراب کر دیا۔

کون ____

غلام ____

وہ بڑی بذلہ سنج کیفیت سے بولا۔

جی __

اور قنوت نے مسکرا کر دروازہ کھول دیا۔

بہت شریر ہیں آپ _____ ہنستے ہوئے ___ ارے پھوپھو جان ____

وہ راسخ کو بغیر سواری کے کھڑے دیکھ کر حیرت زدہ سی ہو گئی۔

اگر اندر داخل ہو جاؤں تو بات بنے۔

راسخ اور قریب آگیا۔

آیئے ____

وہ دروازے سے سرک گئی __

وہ اندر صحن میں آگیا _

کہاں ہیں سب لوگ _

راسخ نے چاروں طرف تذبذب انداز میں دیکھا۔

اس وقت سوائے عالی کے اور کوئی گھر پر نہیں ہے۔

قنوت نے آنچل درست کیا۔

چلو اچھا ہوا _____

وہ بڑا بے تکلف صحن میں بچھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ آج آپ اس قدر سرار کیوں لگ رہے ہیں _____ حالانکہ پہلے ایسا ہرگز نہ تھا۔

قنوت راسخ کے سراپا کو بھی بغور دیکھ رہی تھی۔ یہ لباس میں سلیقہ _____ یت میں نکھار وہ بہت متذبذب سی اسے تکے جا رہی تھی۔

کیا دیکھ رہی ہیں آپ؟

راسخ نے نظریں اٹھائیں۔

میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کراچی سے آئے نہیں لگتے۔ جیسے نزدیک سے ہی ہوں۔

قنوت نے اس کے گھنے بالوں کو سلیقے سے بنے دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے _____ نجوم سیکھ لیا میرا خیال ہے۔

راسخ نے کہا۔

نہیں _____ ویسے آپ اتنے تر و تازہ ہیں کہ طویل سفر کے بعد آدمی ایسا تو و تا۔ قنوت مسکرائی اور کچن کی طرف چل دی۔

ڈرائنگ روم میں چائے لے آؤ۔

وہ بے تکلف اٹھ کر ڈرائنگ روم کی جانب چل دیا۔

آج کتنا شاداں اور خوش تھا _____ ایک عرصے کے بعد محبوب کی رفاقت

www.pdfbooksfree.pk

نصیب ہوئی تھی _____ وہ جی بھر کے باتیں کرنا چاہتا تھا۔
چند لمحوں کی تاخیر کے بعد وہ طشتری میں چائے لے آئی۔
ایک کپ قنوت نے خود لیا اور دوسرا راسخ کو دیا۔
شکریہ!
وہ کپ تھام کر بولا۔
کہاں ہیں سب لوگ۔
راسخ نے کہا۔
شادی پہ اور ابو رائے ونڈ کسی کام کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں۔
اچھا!
راسخ نے بغور گہری نظروں سے قنوت کو دیکھا _____ قنوت ایک حسین لڑکی تھی۔ حسن اور سادگی _____ سگھڑاپا _____ سب خوبیاں اس میں تھیں۔ بلا شبہ وہ اس کی بیوی بننے کے قابل تھی۔
کیا دیکھ رہے ہیں آپ؟
قنوت کے ہاتھ لرز سے گئے _____ وہ شائد راسخ کی نظروں کی تاب نہ تھی۔
دیکھ رہا ہوں _____ نظروں پہ پابندی ہے کیا۔
راسخ بھی خوشگوار لہجے میں بولا۔
ایسی تو کوئی چیز نہیں _____
قنوت کسر نفسی سے کام لے رہی تھی _____ یا اس کو یہ احساس ہی کہ وہ اس قدر خوبصورت بھی ہے۔
میں جو دیکھ رہا ہوں _____ تمہیں اس کا علم نہیں ہے شائد _
وہ بغور نظریں قنوت کی آنکھوں میں ڈال کر بولا۔
چند لمحے کمرے کا ماحول پر سکوت رہا _____ کسی نے بھی لب کشا

_____ وہ بھی خاموش چائے پیتی رہی۔
اور وہ قدرت کی گراں قدر صناعی پر متحیر سا چائے نوش کرتا رہا _____ جبکہ ھڑکی میں سے آنے والی شریر ہوا قنوت کے دراز گیسو ساری پشت سے ہٹا کر اس کے ئیں شانے پر پھیلا دیتی پھر وہ ہلکی سی جنبش کے ساتھ بالوں کو واپس گرا دیتی۔
رہنے دو _____ کیا کہتے ہیں تمہیں۔
وہ بے چین سا بول اٹھا۔
وہ ایسی بھی کوڑھ مغز نہیں تھی _____ راسخ کی نظروں کا مفہوم اچھی طرح ھتی تھی۔ خاموش رہی _____ پھر برتن سمیٹ کر باہر نکل گئی۔
رات پڑ گئی _____ ابھی تک کوئی بھی نہیں لوٹا۔
قنوت ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔
اچھی بات ہے۔
اس کے ساتھ ہی راسخ نے قنوت کا مرمریں نازک ہاتھ تھام لیا۔ اور وہ ساری سے لرز گئی _____ رگ و پے میں ایک برق سی دوڑ گئی۔
قنوت _____
راسخ نے قنوت کے کان میں سرگوشی کی _____ قنوت کو یوں محسوس ہوا جیسے بہت دور سے اسے پکار رہا ہے _____ پورے وجود میں کپکپی سی طاری ہو - انگ انگ ٹوٹنے لگا تھا۔
قنوت _____
محبت کے لازوال جذبے کے تحت وہ حسن کا بے پناہ خزانہ اپنے قریب دیکھ کر نہ کر سکا _____ راسخ نے دونوں ہاتھوں سے قنوت کے دلنشیں چہرے کو ہاتھوں ایا اور اس کی روشن پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کر دی۔
راسخ _____
وہ چیخ چلا اٹھی _____ لیکن آواز اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئی

www.pdfbooksfree.pk

_____ اور وہ قنوت کا شانہ دبا کر باہر نکل گیا۔

وہ بہت دیر تک اس لمس کو محسوس کرتی رہی جو چند لمحے اس کے گرم گرم ہونٹ اس کی ٹھنڈی پیشانی پر چھوڑ گئے تھے۔ وہ اس کی ہو گئی ہے۔

ہمیشہ کے لئے _____ من کے اندر مچلنے والی تمام خواہشات نے تکمیل لبادہ اوڑھ لیا تھا _____ وہ اس کی ہو گئی تھی۔

نس نس سے یہ آواز ابھری _____

وہ ترا میت ہے ____ وہ تیرا میت _____ تو اس کی پجارن

وہ تیرا دیوتا اور تو اس کی داسی _____

3

کلاس میں لیکچر دینے کے بعد وہ ابھی چاک واپس میز پر رکھنے ہی والی تھی کہ ملازم کی آواز پر وہ چونک گئی۔

کوئی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

منور نائب قاصد نے کہا۔

کون __ ؟

جانتے ہوئے بھی اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

باجی جی وہی صاحب ____ پہلے بھی تو آتے ہیں۔

منور نے اس کی یادداشت کو لوٹانا چاہا۔

اچھا _____ اچھا _____ انہیں کہو _____ آرہی ہوں۔

قنوت نے رومال سے ہاتھ صاف کئے اور پرس اٹھایا۔

اتنی دیر میں بل ہو چکی تھی۔

وہ خراماں خراماں گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔

آداب ____

راسخ نے دیکھتے ہی شریر انداز میں کہا۔

ارے واہ بڑی شان ہے جناب کی۔

قنوت خوبصورت کرولا ٹیوٹا دیکھ کر اظہار مسرت کرتے ہوئے بولی۔

امی بلا رہی ہیں _____ آجاؤ _____ راسخ قریب آگیا۔

قنوت کو آج راسخ عجیب عجیب سا لگ رہا تھا _____ بہترین سیاہ سوٹ میں اس خوبصورت وجیہ ڈیل ڈول دلکش خدوخال کا مالک آج راسخ بہت ہی اچھا لگ رہا

خیریت تو ہے _____ کس لئے بلا رہی ہیں پھوپھو جان؟

www.pdfbooksfree.pk

قنوت نے پوچھا ____

معلوم نہیں ____ تم آ تو جاؤ۔

وہ جھلا گیا۔

چھٹی لینا پڑے گی۔

قنوت نے کہا۔

تو لے لو نا ____ راسخ نے کہا ____ میں انتظار کرتا ہوں ____

انتظار میں تو آپ بڑے ماہر ہیں۔

قنوت نے بھی شرارت کی۔

تو اور کیا ____ جب سر پر پڑی تو نبھائیں گے۔

وہ بھی آنکھیں نیم باز کرتے قنوت کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے بولا۔

وہ شرم سے پرے ہٹ گئی۔

آتی ہوں ____ ویسے آج ہاف ڈے (نصف یوم) ہے۔ وہ پلٹ گئی۔

اف تو یہ ____ یہ نوکری تو عورتوں کے لئے عذاب ہے ____ کرلے

جب تک شادی نہیں ہوتی ____ وہ خود ہی باتیں کرتا رہا۔

وہ چند منٹوں میں پرس جھولاتی باہر آگئی۔

تشریف رکھئے سرکار۔

راسخ نے اپنے ساتھ والی سیٹ کا دروازہ کھولا۔

وہ خاموش بیٹھ گئی۔

راسخ پچھلی طرف سے ہوتا ہوا اپنی سیٹ پر سٹیرنگ پکڑ کر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر کے بعد گاڑی تارکول کی چمکیلی سڑکوں پر پھسلتی ہوئی وسیع و عریض

کوٹھی کے سامنے رکی۔

دونوں اتر کر ڈرائنگ روم کی طرف چل دیئے۔

پھوپھو کہاں ہیں؟

ماموں کے ہاں گئی ہیں۔

وہ شریر انداز میں قنوت کے شانے پکڑ اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے بولا۔

ہمارے گھر ____

قنوت شکائتاً بولی ـ

جی ہاں ـ

راسخ بہادری دکھاتے بولا۔

اچھا ____ اس کا مطلب کہ میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے۔

بالکل ____ اور یہ جھوٹ عین عبادت ہے جناب من۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمانبرداری انداز سے بولا۔

وہ کھل کھلا کر ہنس دی ____ راسخ کی اس اداکاری پر قنوت کو ہنسی آگئی۔

عبادت کیسے ہوا؟

وہ بھی ہنس دی۔

اس لئے کہ آج دل مچل رہا تھا کہ میں اپنے محبوب کو بہت قریب محسوس کروں۔ اس کا انداز والہانہ تھا۔

نہ جانے کیوں قنوت سنجیدہ سی ہو گئی۔

کیا ہوا ____ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔

ٹھیک ہوں ـ

وہ سادگی سے بولی۔

پھر یہ چہرہ کیوں لٹک گیا ہے۔

راسخ نے بے پناہ محبت کے ساتھ قنوت کی ٹھوڑی کو انگلی سے اوپر اٹھایا۔ یہ جو آپ قدم اٹھا رہے ہیں ____ اس کی اہمیت کو جانتے ہیں۔ قنوت نے بڑا مشکل سوال کیا تھا۔

ہاں ____ کیوں ____ کیا مطلب ہے تمہارا۔

www.pdfbooksfree.pk

راسخ ڈگمگا سا گیا۔

یہ بڑی کٹھن راہ ہے ____ کانٹے ہی کانٹے ہیں اس پر ___ وہ جھک کر بولی۔

یہ علم ہے مجھے ____ میں نے اچھے راستے کا انتخاب کیا ہے ____ اور پھول چنے ہیں وہ مسرت بھرے انداز میں بولا۔ تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں کانٹے چننا ہی نہیں چاہتا۔

اچھا ____ بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہیں آپ ____

قنوت بے ساختہ اس کے کالر سے کھیلتے ہوئے بولی۔

قنوت ____ بھولنا نہیں ۔

راسخ نے قنوت کے کان میں سرگوشی کی۔

لیکن وہ سمیٹ کر آنچل چلنے کی عادی تھی ___ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

شام کے دھندلکے پھیلنے لگے تھے ____ باتوں باتوں میں دونوں کو یہ احساس ہی نہ رہا کہ سورج بھی افق کی گود میں اتر رہا ہے۔

راسخ اب کیا ہو گا۔

وہ بہت بے چین نظر آ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا ____ میں چھوڑ آؤں گا۔

راسخ اس کے ہاتھ تھام کر دباتے ہوئے بولا۔

لیکن اس وقت ابا کیا کہیں گے۔

قنوت نے کہا۔

ارے بھئی کیا کہیں گے ____ کہہ دینا پارٹی تھی ____ دیر تو ہو ہی جاتی ہے ___ راسخ مسکرایا۔

آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے ____ مجھے معلوم ہے ____ کیا ہو گا ____

قنوت جیسے پچھتا رہی ہو۔

اچھا بابا ____ آؤ چلو ____ میں سارا الزام اپنے سر لے لوں گا۔ راسخ نے قنوت کو اپنے ایک بازو کے حصار میں لے کر کہا ____ اور دونوں ڈرائنگ روم سے باہر آ گئے۔

گاڑی سے اترتے قنوت نے باتوں کی آواز سنی۔

ڈرائنگ روم میں بھیا کی آواز بھی آ رہی تھی۔

قنوت ____ بیٹا اتنی دیر کہاں لگا دی۔

شفقت میاں ایک دم سے بولے۔

ارے ماموں جان ____ میں اگر وقت پر نہ پہنچ جاتا تو یہ محترمہ کالج میں ہی رات بسر کرتیں۔ راسخ نے بات بنائی۔

کالج ____ کالج کہاں سے آ گیا۔

امی جان کالج میں مشاعرہ تھا ____ وہاں دیر ہو گئی ____ میں کہاں جاتی تھی وہ سعیدہ ہے زبردستی لے گئی۔

قنوت نے جھوٹ کا سہارا لیا۔

جو اگر جانا تھا تو ذرا جلدی کر لیتیں ____ اتنا شوق ہے آپ کو شعر و شاعری کا۔ راسخ نے بات مذاق میں ڈال کر معاملہ رفع دفع کر دیا۔ سب ہنسنے لگے۔

اچھا ____ بھائی اب اجازت دو۔

رابعہ بیگم ہنستے ہنستے اٹھیں ____ اور بیٹھو نا ____ کتنا اچھا ماحول تھا۔ زینت بیگم نے کہا۔

پھر سہی ____ دونوں ماں بیٹا راسخ کے ساتھ گیٹ پر آ گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

4

رابعہ بیگم کا بڑھتا ہوا التفات شفقت میاں اور زینت بیگم کے لئے حیرت انگیز اور دلچسپ بات تھی۔ شفقت میاں اندر اندر بہت خوشی محسوس کر رہے تھے کہ اگر راسخ کے ساتھ قنوت کی نسبت طے ہو جائے تو کس قدر اچھی بات ہو ___ لیکن ابھ تک زینت بیگم کو یہ احساس نہ ہوا تھا کہ قنوت اس کی سوتیلی ہے مگر اب راسخ کو اعا عہدے پر فائز دیکھ کر وہ چاہنے لگی کہ اس کی اپنی بیٹی جس کو اس نے جنم دیا۔ یاقوت کی نسبت اس سے طے ہو ___ وہ ان جذبات کو افشا بھی نہیں کرنا چا تھیں _ قنوت کو بھی انہوں نے ماں بن کر پالا تھا۔ لیکن نہ جانے کیوں دل کے کو گوشے سے آواز آتی تھی کہ کسی اچھے گھر میں ان کی بیٹی بیاہی جائے۔ آخر وہ دن آ گیا جب رابعہ بیگم نے شفقت میاں سے قنوت کا رشتہ مانگ ہی لیا۔

امید ہے کہ میرا دل نہیں توڑیں گے آپ لوگ ____

رابعہ بیگم نے زینت بیگم کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

اپنے بھائی سے بات کر لو _

زینت بیگم نے شفقت کی طرف اشارہ کیا۔

کیا بات ہے ____ ہماری بہن کیا کہنا چاہتی ہے۔

شفقت میاں چائے کی چسکی لیتے مسکرا کر بولے۔

میں قنوت کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں بھائی ____

وہ سیدھی سادھی گفتگو کرنے لگیں۔

دیکھ لو رابعہ ____ تمہارا بیٹا بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔

شفقت میاں بولے۔

یہ بات مت کہیں بھائی ____ آخر میں آپ کی بہن ہوں ____ رگوں میں آپ کا ہی خون ہے۔ رابعہ بیگم جیسے گڑگڑا اٹھیں۔

کہیں ایسا نہ ہو ____ اپنی پھوپھو کا انتقام لیتا رہے۔

شفقت میاں آنے والے وقت سے خوفزدہ ہو گئے۔

نہیں نہیں آپ کے دل میں جس قسم کے بھی وسوسے ہیں ان کو نکال دیجئے۔

بے شک میرا بیٹا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے ____ لیکن قنوت بھی لاکھوں میں ایک ہے ____ ایسی لڑکی تو چراغ لے کر تلاش کریں تو نہیں ملتی۔

رابعہ بیگم والہانہ انداز میں بولیں۔

قنوت میری بہت ہی پیاری بیٹی ہے ____ اس کا دکھ میں سہہ نہیں سکوں گا۔

شفقت میاں دلگیر آواز سے بولے۔

او ہو ____ بھائی جان آپ کیوں اس قدر دل برداشتہ ہو رہے ہیں ____ قنوت کوئی غیروں میں تو نہیں جا رہی ____ میرے جسم کا ایک حصہ ہے ____ اس میں رنجور ہونے والی کوئی بات نہیں۔

اچھا کچھ دن ہمیں سوچنے کے لئے دو۔

شفقت میاں بولے۔

ہاں دو ایک دن کیوں ____ بہت دن سوچ لیں ____ لیکن ووٹ میرے حق میں ہو۔

اس کے ساتھ شفقت میاں اور زینت دونوں ہنس دیئے۔

شام ہوتے ہی رابعہ بیگم روانہ ہو گئیں ____ ملازم گاڑی لے آیا تھا۔

کس طرح قدرت نے دن پھیرے ہیں ان کے ____

زینت بیگم نے حیرت زدہ ہو کر انگلی ہونٹوں پر رکھی۔

خدا ایسی لائق اولاد سب کی کرے ____ رابعہ بیگم نے محنت اور دکھ بہت جھیلے ہیں۔ شفقت میاں کو ماضی یاد آنے لگا۔

یہ تو واقعی درست ہے ____ رابعہ بیگم نے بہت اذیتوں کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ زینت بیگم نے کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

پھر ایک دن مبارک دیکھ کر دونوں خاندانوں نے قنوت اور راسخ کی بڑی سادگی سے منگنی کر دی ____ کسی بڑی دعوت کا اہتمام نہیں تھا ____ لاکھ رابعہ بیگم نے کہا کہ کچھ تو دھوم دھڑکا ہونا چاہیے۔

نہیں ____ رابعہ تم اپنے گھر جا کر جو مرضی کرو ____ یہاں سادگی سے ہی ہو گا۔ شفقت میاں بولے۔

اچھا ٹھیک ہے ____ جیسے آپ کی مرضی ____ میں کون ہوتی ہوں اصرار کرنے والی۔ کیوں نہیں تم میری بہن ہو ____ کوئی غیر نہیں ____ دیکھو نا میں نے یاقوت کو نہیں اطلاع دی ____ میں نے سوچا اس کو خط لکھ دوں گا ____ تاکہ اس کا وقت ضائع نہ ہو۔

چنانچہ رابعہ بیگم بڑی خوش و خرم اپنے گھر روانہ ہو گئیں۔ اپنے طور پر انہوں نے بہت خوشی کی دعوت کا اہتمام کیا ____ غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلایا۔

فراز نے تعلیم مکمل کر لی تھی ____ اور اب ملازمت کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ لیکن اس کو حسب منشا ملازمت نہ مل سکی۔ چاروں جانب مایوس ہو کر وہ زینت بیگم کے پاس آیا۔

امی ____

کیا بات ہے ____ زینت بیگم روٹی توے پر ڈالتے ہوئے بولیں۔

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

فراز کے چہرے پر تھکن کے آثار ہویدہ تھے۔

کہو ____ لیکن ایسی کون سی بات ہے جو تم کہنا چاہتے ہو۔

زینت بیگم نے روٹی چنگیر میں رکھی ____ دوسری روٹی پکانے کا خیال ہی جیسے ترک کر دیا۔ ملازمت تو مل نہیں رہی۔

فراز کے انداز میں حد درجہ نا امیدی دوڑ رہی تھی۔

مل جائے گی بیٹا ____ اس میں اس قدر دل چھوڑنے کی کیا بات ہے

____ ابھی ہم لوگ زندہ ہیں ____

زینت بیگم نے محبت سے بیٹے کو دیکھا۔

لیکن میں کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔

فراز کے انداز میں سوالیہ پن پوشیدہ تھا ____ نہ جانے اب وہ کیا کہہ دے گا۔

کیا کہنا چاہتے ہو تم؟

زینت بیگم چونک سی گئیں۔

میں چاہتا ہوں ____ کہ ____ وہ رک گیا ____

ہاں، ہاں ____ بات مکمل تو کرو ____

زینت بیگم کو احساس ہوا کہ جیسے اعراف میں لٹک رہی ہوں۔

امی ہماری زمین ہے نا ____

فراز نے کھسیاتے ہوئے کہا۔

ہاں ہے ____ پھر ____

زینت بیگم نے کہا۔

میرا خیال تھا وہ فروخت کر کے میں کوئی کاروبار کر لیتا ____

فراز ____ یہ کیا کہہ رہے ہو ____ تمہیں معلوم ہے وہ نصف مربع اراضی عالی کے لئے ہے۔ زینت بیگم کانوں کی لوؤں تک سلگ اٹھیں۔

عالی ایک دیوانی لڑکی ہے ____ نصف مربع اراضی کو کیا کرے گی امی ____

فراز خود غرض ہوتا جا رہا تھا۔

تمہیں معلوم ہے ____ ہمارے بعد اس کا کوئی ٹھکانہ ہے ____ یہی زمین ہے جو اسے تحفظ فراہم کرے گی۔

تحفظ ____ کیسا تحفظ؟

وہ حیران رہ گیا ____

www.pdfbooksfree.pk

تم سمجھتے کیوں نہیں _____ عالی کو جو سنبھالے گا وہی زمین کی آمدن کھائے
گا۔ تاکہ عالی کسی پر بوجھ نہ بنے۔

زینت بیگم نے کہا۔

تو امی عالی میری بہن ہے _____ میں نہیں سنبھال سکتا اسے۔

فراز نے ایک اور چال چلی۔

نہیں _____ تم نہیں اسے سنبھال سکتے ____ نہ جانے کل کلاں کو تمہاری
بیوی کیسی ہو۔ وہ آنے والے خوف سے لرز اٹھیں۔

گولہ ماریں بیوی کو فی الحال تو مجھے قدموں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

فراز جھنجلا اٹھا۔

کچھ وقت تو دو _____ میں تمہارے باپ سے بات کروں گی۔

زینت بیگم دوبارہ روٹیاں پکانے میں مصروف ہو گئیں۔

آپ ابو کو منالیں گی ____ یہ مجھے یقین ہے۔

فراز جاتے جاتے بولا۔

چنانچہ دوسرے دن یہی بات شفقت میاں سے کی گئی _____ وہ کسی طور نہ
مانے اس وقت قنوت بھی موجود تھی۔

ابو جان _____ عالی کے لئے کیا میں کافی نہیں _____

بیٹی تم کیا کہہ رہی ہو _____ وہ زمین فراز جب فروخت کر دے گا تو عالی کو
کچھ نہیں ملے گا۔

کوئی بات نہیں امی جان _____ نہ ملے _____ میں ملازمت کرتی ہوں

_____ عالی میری بہن ہے _____ جہاں میں وہاں عالی۔

تم بھی ٹھیک کہتی ہو بیٹی۔

زینت بیگم اور شفقت میاں ایک زبان بولے۔

تو دے دیجئے زمین بھائی کو _____ کوئی بات نہیں ابو جان _____

قنوت نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

لیکن بات یہ ہے کہ تم لوگوں کے منہ سے نوالہ چھین کر میں اس کو زمین کیسے
دے دوں۔

شفقت میاں انتہائی کرب ناک لہجے میں بولے۔

یہ سب سوچنے اور محسوس کرنے کی باتیں ہیں _____ وہ بیٹا ہے آپ کا
____ بڑھاپے کا آسرا ہے۔

قنوت نے آخرکار راضی کر ہی لیا۔

اور پھر چند دنوں میں نصف مربع اراضی فراز کی ملکیت تھی۔

زمین کو فروخت کر کے اس نے وسیع پیمانے پر کاروبار شروع کیا ____ خدا کا
کرنا ایسا ہوا کہ کاروبار بہت چمکا۔ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔ چند ماہ یوں ہی
گزر گئے۔

فراز اپنی علیحدہ دنیا بسا لینا چاہتا تھا ____ وہ چاہتا تھا کہ اس کا اپنا گھر ہو اس
کی بیوی اور بچے ہوں ______ وہ ایسی ہی سوچوں میں غرق رہنے لگا۔ اس نے جو
کچھ بھی بنایا صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے کے لئے بنایا ____ وہ اپنی ذات کو بہت
بلند دیکھنا چاہتا تھا۔ بیٹے کی خود غرضی شفقت میاں کو بڑی شاق گزرتی تھی ____ اسی
سوچ نے ان کو بیمار سا کر دیا تھا۔ وہ کمزور ہونے لگے تھے۔ زینت بیگم خاموش رہتیں۔
آخر وہ کہتیں تو کیا کہتیں _____

آج صبح سے شفقت میاں کو موسمی بخار تھا۔ وہ کئی دنوں سے کام پر بھی نہیں
گئے تھے۔

لیجئے چائے پی لیں۔

زینت بیگم نے پیالی شفقت میاں کے سامنے چھوٹی میز پر رکھ دی۔

شفقت میاں خاموش تھے _____ ان کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا
____ وہ کسی گہری سوچ میں مستغرق ہیں یا حالات کی بھول بھلیوں میں کھو گئے ہیں

www.pdfbooksfree.pk

یا انہیں راستہ نہیں مل رہا۔۔۔۔

کیا سوچ رہے ہیں آپ؟

زینت بیگم نے ٹھوکا دیا۔

ہاں _____ کچھ نہیں _____ وہ چونک سے گئے۔

کچھ تو ہے _____ آخر چپ کیوں ہیں آپ _____ دل کی بات مجھ
کہیں بوجھ ہلکا ہو گا۔

زینت بیگم جیسے گڑگڑا اٹھیں۔

میں بہت کچھ سوچ رہا ہوں _____ میری سوچوں کے دائرے لا محدود
_____ سروس ختم ہونے والی ہے _____ بیٹیاں ویسی کی ویسی بیٹھی ہیں _____
بنے گا؟

وہ بڑے تشویش ناک انداز میں بولے۔

یہ روگ آپ کیوں جان کو لگا رہے ہیں۔

زینت بیگم نے چائے ان کے ہاتھ میں تھمائی۔

کیا کروں _____ فراز نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔

وہ جیسے کراہ اٹھے ___

میں تو کہتی ہوں شادی کر دیں اس کی ___ بیوی آجائے گی تو سارے کس
نکل جائیں گے۔

شادی _____ کوئی لڑکی تلاش کی تم نے ___

وہ بھی شاید یہی چاہتے تھے۔

مل جائے گی لڑکی بھی _____ لڑکا کماؤ ہو _____ لڑکیوں کی کمی نہیں ہے

زینت بیگم نے عورتوں کی طرح ہاتھ نچایا۔

ہوں _____ لیکن جب تک صاحب زادے پسند نہ کر لیں _____ ہاں ک
ہو گی۔ شفقت میاں کا انداز تشویش ناک تھا۔ اور یہ بات چشم زدن میں برادری

قریبی گھروں تک پہنچ گئی کہ زینت بیگم کو اپنے بیٹے کے لئے لڑکی تلاش ہے اور جب یہ معلوم ہوا کہ فراز کا کاروبار خوب چمک رہا ہے تو اس بات نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ آئے دن کوئی نہ کوئی عزیز رشتہ دار اپنی جوان بیٹیوں کے ساتھ شفقت میاں کے ہاں مہمان رہتا۔ وہ میزبانی کرتے کرتے تنگ آگئے تھے۔ لیکن فراز کو کوئی لڑکی پسند نہیں آتی تھی۔ حالانکہ زینت بیگم نے اور بہت سی لڑکیوں کے نام بتائے۔

لیکن اس کا یہی جواب ہوتا۔

نہیں امی جان _____ جو میں چاہتا ہوں _____ وہ نہیں۔

تو پھر کون سی پری اترے گی آسمان سے _____

زینت بیگم جھلا کر کہتیں _____

اترے گی _____ چند دن اور صبر کیجئے۔

وہ کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دوسرے دن آفس میں بیٹھے وہ ایک دم سے چونکا۔

صاحب: کوئی مس صاحبہ آپ سے ملنا چاہتی ہے۔

مس صاحبہ _____ مجھے _____ یہاں آفس میں _____

وہ تذبذب کے عالم میں بولا۔

جی ہاں صاحب _____ وہ کل بھی آئیں تھیں _____ لیکن آپ نہیں تھے۔
زم نے کہا۔

اچھا _____ بھیجو _____

فراز نے اپنے سامنے رکھی فائل کو ایک طرف رکھ دیا۔

آ سکتی ہوں _____

کھنکتی ہوئی آواز سے وہ چونک گیا۔

آیئے _____ اس کے ساتھ ہی فراز بری طرح چونکا۔

دروازے پر جو لڑکی کھڑی تھی _____ وہ حد درجہ فربہ اور ٹھگنے قد کی تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

بوائے کٹ بالوں میں وہ اور بھی مضحکہ خیز لگ رہی تھی۔ نہایت گھیردار فراک او اونچی ایڑی میں اس کی شخصیت کسی سرکس کے مسخرا عورت سے کم نہ تھی۔

تشریف رکھئے۔

وہ از راہ اخلاق بولا۔

Thank You وہ نہایت دلربائی سے پیشانی سے بال ہٹاتے بولی۔

فرمایئے _____

فراز کا دل چاہ رہا تھا کہ زور زور سے قہقہے لگا کر ہنسے _____ لیکن آداب ا خاطر تھے۔

آپ کا اخبار میں اشتہار پڑھا تھا۔

وہ اٹھلا کر بولی۔

پھر _____

فراز نے صرف اتنا ہی کہا۔

آپ کو پرسنل سیکرٹری کی ضرورت ہے۔

وہ اپنے کاغذات فراز کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔

جی ضرورت تو ہے _____

تو پھر میں اسی کام کے لئے آئی ہوں _____ مجھ سے بہتر یہ کام اور کوئی کر سکتا۔

لاحول ولا قوۃ _____

وہ بے ساختہ بولا ___

جی _____!

وہ ایک دم سے بولی۔

میرا مطلب کہ ابھی انٹرویو کی تاریخ بہت دور ہے میڈم۔

فراز نے جان چھڑانا چاہی۔

انٹرویو لیں گے آپ _____

وہ کچھ پریشان سی ہو گئی۔

جی ہاں _____ اتنی اچھی پوسٹ کے لئے کسی بہتر شخصیت کی ضرورت ہو گی۔

فراز نے کہا۔

میں نے B.A فسٹ ڈویژن میں کیا ہوا ہے ____ میزبانی کے فرائض بڑی اچھی طرح ادا کر لیتی ہوں۔

وہ جلدی جلدی اپنی خوبیاں گنواتے بولی۔

ٹھیک ہے محترمہ آپ 19 جنوری کو تشریف لایئے۔

وہ اکتا کر بولا۔

بہت بہتر_____ مجھے ٹینا کہتے ہیں ____ یاد رکھئے ___

وہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

اف اللہ _____

جھنجلا کر فراز نے زوردار مکہ میز پر مارا۔

چار بجتے ہی وہ آفس سے گھر لوٹ گیا۔

مہمانوں سے گھر بھرا پڑا تھا۔

ڈائننگ روم میں بڑے اہتمام سے چائے پیش کی گئی تھی۔

کون ہے _____

فراز نے اپنے کمرے سے نکلتے زینت بیگم سے پوچھا۔

میری خالہ زاد بہن ہے _____ اور ساتھ اس کے دونوں بچے _____ ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔کوئی رشتہ وشتہ کا چکر تو نہیں۔

فراز نے قیاس آرائی کی۔

ہے تو ایسی بات _____ لیکن تمہیں کہاں لڑکی پسند آئے گی ____ باپ تو

www.pdfbooksfree.pk

کسٹم آفیسر ہے۔

زینت بیگم نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

کیا لڑکی لولی لنگڑی ہے _____

فراز شریر انداز میں بولا۔

اللہ نہ کرے _____ ایسی تو کوئی بات نہیں _____ دیکھ لینا تم _____

زینت بیگم نے کہا۔

امی جان آیئے نا _____ چائے پر سب لوگ پہنچ گئے ہیں۔

قنوت نے دونوں ماں بیٹا کو دیکھ کر کہا۔

قنوت کے ساتھ دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔

ارے آپ _____

فراز کے منہ سے ایک دم نکلا _____

اور ٹینا تو مارے خوشی کے جیسے پاگل ہو گئی _____

ہائے اللہ _____ آپ _____ کتنی Lucky لگی ہوں میں ____

ٹینا نے مسرت کا بھرپور اظہار کیا۔

آپ جانتے ہیں ایک دوسرے کو ____

قنوت کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے راسخ نے کہا۔

ہاں' ہاں _____ چند گھنٹے پہلے یہ میرے آفس آئی تھیں۔

فراز نے سامنے بیٹھ کر کہا۔

شادی دفتر بھی کھولا ہوا ہے آپ نے _

راسخ نے مذاق کیا۔

سب ہنسنے لگے _____ ٹینا کے ساتھ اس کا بھائی رمی قنوت کو دیکھ کر دار قہقہے برسانے لگا۔

رمی بالکل اپنی بہن کی کاپی تھا۔ موٹا تازہ پست قد شانوں میں جھکی ہوئی

ردن عشق کا دلدادہ _____ لیکن ابھی تک شاید اس نعمت سے محروم ہی تھا _____ اب جو قنوت نظر آئی تو محبت کے لئے تمام حربے آزمانے شروع کر دیئے۔

فراز صاحب اب تو میری نوکری پکی ہو گئی۔

ٹینا نے نیم باز آنکھوں سے فراز کو دیکھا۔

جی _____!

فراز چونک گیا۔

ہاں' ہاں _____ کیوں نہیں _____ اپنوں کا یہی تو فائدہ ہے۔

ٹینا اور رمی کی والدہ بیگم زاہد اپنے تراشیدہ بالوں کو جھٹک کر بولیں۔

فراز خاموش ہی رہا۔ اسے سوال اور جواب دونوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

خدا خدا کر کے چائے کا دور ختم ہوا۔

اچھا بھئی ہم تو چلے _

راسخ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ارے اتنی جلدی _____ رات کھانے کے بعد جانا ہو گا راسخ بھائی۔

فراز نے کہا۔

قنوت نے دیکھا۔ نہ جائیں حرج ہی کیا ہے۔

لیکن راسخ خاموش نظروں کی زبان سمجھ چکا تھا _____

بھئی ایک شرط پر _____

راسخ نے کہا _____ دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ قنوت اکیلی سارے لوگوں کا نا پکائے اور اپنے آپ کو ہلکان کرے۔

کونسی شرط؟

سب نے یک زبان ہو کر کہا۔

آج رات کا کھانا میری طرف سے ہو گا۔

ارے واہ _____ یہ تو بڑی کڑی شرط ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

فراز نے کہا۔

کڑی نہیں ____ بالکل آسان ہو جائے گی ____ میرا خانساماں آجائے ____ ادھر سے تبریز اور امی کو بھی بلا لیں گے ____ سب کچھ یہیں پکے ____ راسخ نے کہا۔

قنوت نے گہری نظروں سے راسخ کو دیکھا۔

امی جان ____ امی جان ____ فراز نے زینت بیگم کو پکارا ____ کیا ہے بیٹے۔

وہ اندر داخل ہوتے بولیں۔

رات کا کھانا راسخ بھائی یہاں دے رہے ہیں۔

فراز نے کہا۔

کیا مطلب؟

وہ ہاتھ پونچھتے ہوئے بولیں۔

امی جان راسخ بھائی اپنی طرف سے ڈنر دیں گے ____ یہاں ہمارے ____ فراز نے کھول کر ماں کو سمجھایا۔

بیٹا ____ کیوں اتنا تکلف کرتے ہو ____ ہم اور تم دو تو نہیں ____

زینت بیگم نے محبت سے کہا۔

اسی لئے تو کہا ہے ممانی جان ____ میرا بھی حق ہے ____

راسخ نے بڑی فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

5

بس سٹاپ پر کھڑے ایک دم سے اس کے پاس سفید گاڑی آکر رکی۔

آؤ ____

راسخ نے دوسری طرف اسٹیرنگ کے ساتھ والی سیٹ کا دروازہ کھول کر کہا۔

میں بس پر چلی جاؤں گی۔

قنوت پر تکلف لہجے میں بولی۔

ارے واہ ____ ہمارے ہوتے ہوئے تم بس پر جاؤ ____ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی راسخ نے قنوت کا بازو کھینچا ____

وہ کھسیانی سی سمٹی سمٹائی راسخ کے ساتھ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

یہ نوکری شادی کے بعد نہیں چلے گی۔

راسخ نے موڑ کاٹتے ہوئے کہا اور قنوت نے مسکرا کر راسخ کو دیکھا۔

وہ کتنا سچا ____ اور کتنا محبت کرنے والا انسان لگ رہا تھا۔ راسخ میں واقعی فرشتوں جیسی خوبیاں تھیں۔

وہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔

گاڑی ایک وسیع العرض ریسٹوران کے سامنے رکی۔

یہ گھر تو نہیں۔

قنوت نے کہا۔

لیکن گھر سے زیادہ پرسکون۔

راسخ کے ساتھ وہ گاڑی سے اتر آئی۔

خوبصورت زینہ پار کر کے وہ ایک آراستہ پیراستہ کمرے میں داخل ہوئے۔

یہاں ____

قنوت تنہائی کا احساس پاتے ہی ٹھٹکی۔

www.pdfbooksfree.pk

ہاں' ہاں ______ رک کیوں گئیں۔

راسخ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں کمرے کے وسط میں لے آیا۔

بیٹھو ____

راسخ نے قنوت کو اپنے سامنے بیڈ پر بٹھا دیا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ قنوت کچ
سہم سی گئی تھی۔ اسے نہ جانے کیوں راسخ کی آنکھوں میں عریانی رقص کرتی نظر آر
تھی۔ چند لمحے گزرے بل ہوئی۔

Yes _______

راسخ نے کہا۔

اور بیرا معہ لوازمات چائے لے آیا _____ درمیانی میز پر چائے رکھتے ہی ب
چلا گیا۔

قنوت _____

راسخ نے پکارا۔

وہ ایک دم چونک گئی۔

چائے نہیں بناؤ گی۔

راسخ نے بغور اس کی طرف دیکھا _____ قنوت ڈری ڈری سی لگ رہی تھی

قنوت بغیر جواب دیئے چائے بنانے لگی۔ ایک کپ اس نے راسخ کے سا
رکھ دیا _____ اور دوسرا خود لے کر پینے لگی۔

کیا بات تم خاموش کیوں ہو۔

راسخ نے کہا۔

نہیں کچھ نہیں _____ ایسی بھی کوئی بات نہیں۔

پھر بھی ______

راسخ نے آخری گھونٹ حلق سے اتارا۔

کوئی بات تو ضرور ہے۔

وہ اٹھ کر قنوت کے قریب بیٹھ گیا۔

راسخ آپ ہوش میں تو ہیں ______

قنوت اس کے بازو ہٹاتے اٹھتے ہوئے بولی۔

تمہیں دیکھ کر کون اپنے ہوش قائم رکھ سکتا ہے۔

راسخ نے قنوت کو اپنے ساتھ لگا لیا _____ حسن اتنا قریب محسوس کرتے
راسخ کے حواس پر بجلی سی گری _____ اس نے چاہا قنوت کو سینے میں بھر لے۔ قنوت
کے بدن کی خوشبو اسے مدہوش کئے جا رہی تھی۔ وہ قنوت کو اپنے بازوؤں کے حصار
میں بری طرح دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ قنوت کی فوراً" چھٹی حس بیدار ہو گئی تھی۔
کیونکہ راسخ کی حرکات میں شیطانیت کا عنصر غالب تھا۔ وہ شرم و حجاب کی پوٹ بنی
ایک جھٹکے سے اٹھی _____ انسان شیطان بن چکا تھا۔ شرم کیجئے _____ میں سوچ
بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ اتنی گھٹیا حرکتوں پر اتر سکتے ہیں۔

کہاں جا رہی ہو ______

راسخ نے بڑھ کر پکڑنا چاہا۔

ہٹ جاؤ میرے راستے سے _____

وہ بڑی تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

دروازے کا پردہ شور سے لرزا اور پھر اپنی جگہ پر آگیا۔

راسخ کیا ہو گیا تھا تمہیں ____ ایک شریف زادی کے ساتھ یہ سلوک۔

اس کے اندر کے آدمی نے کہا۔

نہیں نہیں _____ مجھ سے غلطی سرزد ہو گئی ہے ____ میں اس کی عزت کا
محافظ ہوں۔ راسخ نے چونک کر اپنے قریب دیکھا۔

وہ عجلت میں اپنا پرس بھی چھوڑ گئی تھی۔

غیر ارادی طور پر اس نے پرس کو کھولا _____ جس میں چند روپے سیاہ اور
سرخ پین اور ننھا سا خوبصورت رومال اور اس کی تصویر تھی۔ جس کی پشت پر لکھا تھا

www.pdfbooksfree.pk

میری تصویر ______

رانخ نے اپنی تصویر بغور دیکھا ______

قنوت کتنا چاہتی ہے مجھے ______ اور آج میں کیا کرنے والا تھا ______

وہ ندامت محسوس کرنے لگا ______ چند لمحے وہ خاموش آئینے کے سامنے کھڑا رہا ______ پھر اس نے پرس کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا۔ ٹرے میں ہوٹل کا بل ادا کرنے کے بعد لباس درست کر کے وہ باہر سڑک پر آگیا۔ نہ جانے کیوں محسوس کر رہا تھا کہ سب لوگ اسے دیکھ رہے ہوں۔ وہ شرمندہ شرمندہ سا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

کئی دن گزر گئے۔

اس نے قنوت سے ملنا مناسب نہ سمجھا۔ اتنی مدت میں اس کا غصہ اتر چکا ہو گا ______ لیکن آج جب کہ پندرہ دن ہو چکے تھے۔ دل بیتاب نے بری طرح اکسایا ______ آفس سے سیدھی گاڑی سکول کی جانب موڑی۔ حسب عادت نائب قاصد کو پیغام بھیجا۔ ویسے بھی چھٹی ہونے والی تھی۔

باجی جی ______ باہر گاڑی آئی ہے۔

قنوت چونک سی گئی۔ جو شخص دولت اور شیطانی ہوس کا غلام ہے وہ کیا محبت نبھائے گا۔

انہیں کہہ دو ______ میں خود آجاؤں گی ______ آپ کا شکریہ۔ اسی سوچ کے ساتھ بولی۔

قنوت نے کہا اور آفس میں گھس گئی۔

ملازم نے اسی طرح کہہ دیا۔

اچھا ______ شرمسار سا سیدھا قنوت کے گھر پہنچا۔

آؤ آؤ بیٹا ______ بہت دن ہوئے تمہیں آئے ہوئے۔

زینت بیگم مسرت بھرے انداز میں بولی۔

وہ خاموش سا زینت بیگم کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیا بات ہے بیٹا ______ بہت دکھی لگ رہے ہو۔ واقعی وہ اس وقت رنجیدہ تھا۔

زینت بیگم نے دیکھا وہ بہت اداس لگ رہا تھا۔

کچھ نہیں ______ ممانی جان ______ کچھ بھی نہیں ______

وہ خاموش سا رہ گیا۔

عین اس وقت جبکہ وہ ڈرائنگ روم کی جانب آرہا تھا ______ قنوت گھر میں داخل ہوئی وہ اسے نظرانداز کرتے اپنے کمرے کی جانب چل دی۔

تم بیٹھو بیٹا ______ میں کھانا لاتی ہوں ______ قنوت بھی آگئی ہے۔ زینت بیگم نے کہا۔

وہ چپ سادھے ڈرائنگ روم میں بیٹھا رہا۔

چند لمحوں کے بعد چائے بھی زینت بیگم ہی اس کے لئے لے کر آئی تھیں۔

اسلام و علیکم آنٹی ______

کھٹ سے دروازہ کھلا اور رمی داخل ہوا۔

آؤ بیٹا ______ ٹھیک ہو ______ امی ٹھیک ہیں _

جی ہاں سب ٹھیک ٹھاک ہیں ______ آپ سنائیں ٹھیک ہیں۔

رمی ادھر ادھر دیکھ کر بولا۔

اللہ کا شکر ہے۔

فراز بھائی نہیں آئے۔

رمی نے تمہید باندھی ______ وہ بات کو شروع کرنے سے پہلے مطلوبہ شخص کے بارے میں پوچھتا۔

نہیں __

اور وہ کیا نام ہے آپ کی بیٹی کا ______ کیا نام ہے ______ بھلا سا ______

www.pdfbooksfree.pk

رمی آنکھیں بند کئے سوچتا ہی رہ گیا ____

قنوت کی بات کر رہے ہو ____

زینت بیگم نے اس کا حافظہ جھنجھوڑا __

ہاں' ہاں ____ قنوت _____ کیا حال ہے- ان کا __

وہ ہنس دیا-

اور کہاں ہے ____ میں مل سکتا ہوں ان سے _

وہ عجیب قسم کا منہ بناتے ہوئے بولا-

ہاں ضرور ___ اپنے کمرے میں ہو گی-

اور وہ چائے لے کر ڈرائنگ روم میں راسخ کے پاس چل دیں-

لو بیٹا چائے پیو-

زینت بیگم نے درمیانی میز پر چائے کا کپ رکھا-

رمی چلا گیا ہے-

راسخ نے جان بوجھ کے پوچھا-

نہیں ____ وہ اب شام کو ہی جائے گا ____ بڑا شریر ہے ___ قنوت کے پاس گیا ہے-

گپیں ہانک رہا ہو گا-

ہوں _____

راسخ جل کر کباب ہو گیا ____ قنوت تو بہت زیادہ اس سے ناراض ہے- میرا خیال ہے قنوت نے کسی قسم کی کوئی بات ماں سے نہیں کی-

یہ سوچ کر راسخ چپ سا ہو گیا-

قنوت کا اتنی دور چلے جانا اس کے لئے ایسے تھا جیسے کوئی اس کی روح کو سینے سے کھینچ لے اور اس کا بے جان لاشہ تڑپتا رہا ہو- وہ اس کو پسند کرتا تھا- نہ جانے اس سے غلطیاں کیوں سرزد ہو جاتی ہیں- وہ بہت دیر تک بیٹھا رہا ___ قنوت اس

کے سامنے نہ آئی _ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا- حسن اس قدر قریب ہو تو عشق کیوں نہ مچلے- یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے- وہ شرمندہ سا ڈرائنگ روم میں بیٹھا اوپر والے کمرے سے قنوت کی آواز سن رہا تھا- وہ رمی کے ساتھ بڑی خوشدلی کے ساتھ محو گفتگو تھی-

وہ جل کر کباب ہو گیا-

ایک دم اٹھا---- اور قنوت کے کمرے کا زینہ پار کر گیا-

آ سکتا ہوں-

وہ پردا اٹھا کر بڑی خوش دلی سے بولا-

آیئے آیئے راسخ بھائی ___ کہئے کیسی طبیعت ہے آج کل ____

راسخ نے پلٹ کر قنوت کو دیکھا جو قریب سے کوئی میگزین اٹھا کر خوامخواہ ورق گردانی کر رہی تھی' آپ کو کس نے کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی _

راسخ پیچ و تاب کھاتے ہوئے بولا--- اسے ویسے بھی رمی کا وجود زہر لگ رہا تھا' کہنا کیا ہے ____ آپ کے چہرے سے عیاں ہے ____ بیمار سے لگ رہے ہیں _

رمی ہنس دیا-

چند لمحے گزر جانے کے بعد رمی کھڑا ہو گیا-

اچھا قنوت جی ____ مجھے اجازت دیجئے _

وہ بڑا مودب قنوت کے سامنے جھکا اور پھر پلٹا _

بیٹھو نا رمی ____ ابھی کہاں شام ہوئی ہے _

ارے نہیں قنوت جی ____ آپ کہیں اور ہم نہ بیٹھیں ____ یہ تو نہیں ہو سکتا- تو پھر کون سی مجبوری ہے-

قنوت دراصل راسخ کے سامنے تنہا بیٹھنا نہیں چاہی تھی-

ممی کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا ہے ____ کل سے بخار ہے انہیں-

www.pdfbooksfree.pk

وہ کرسی پرے کرتا ہوا بولا۔

اچھا _____

قنوت نے افسردہ سا چہرہ بنایا۔

اور رمی زینہ اتر گیا۔

وہ خواہ مخواہ ورق گردانی کرتی رہی _____ اور وہ اس کی تمام حرکات سکنات کو بغور دیکھتا رہا۔

ناراض ہو ابھی تک۔

راسخ نے جرات مردانہ سے کام لیا۔

نہیں تو _____ میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی _____ میری حیثیت؟ قنوت نے سوالیہ نظریں راسخ کے چہرے پر ڈالیں۔

معاف نہیں کرو گی _____ کہہ جو رہا ہوں کہ غلطی ہو گئی _____ آخر انسان ہوں _____ وہ شرمسار سا بول اٹھا۔

لیکن اعتبار تو اٹھ گیا نا _____

قنوت نے کہا۔

کیوں؟ _____ اعتبار کو کیا ہوا؟

آپ کو اپنے جذبات پر کنٹرول ہی نہیں ہے _____ ہر بات کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ قنوت نے راسخ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے _____ میں مانتا ہوں _____ میں اب وقت کا انتظار کروں گا۔

راسخ نے جیسے دل سے فیصلہ کر لیا ہو۔

قنوت مسکرا دی۔

میرا پرس غالباً" میں وہیں چھوڑ آئی تھی۔

قنوت نے حافظے پر زور دیا۔

تمہاری امانت میرے پاس موجود ہے _____ کسی دن لے جانا آکر _____

راسخ نے سرخرو ہوتے بولا _____ جیسے منوں بوجھ اتر گیا ہو۔

ارے واہ _____ اب نہ میں آئی _____ آپ کل یہاں لے آیئے گا۔

وہ ہنس کر بولی۔

اس کا مطلب کہ تم نے دل سے بات کو نکالا نہیں۔

راسخ نے بغور قنوت کو دیکھا _____ حسن پاکیزہ یا معصوم حسن کہا جا سکتا تھا۔

وہ انتہائی دلکش اور اچھی لگ رہی تھی۔

شرم و حجاب کی پوٹ بنی وہ ایک طرف کو سمٹ گئی _____ وہ راسخ کی گرم نگاہوں کی تپش سے پگھلی جا رہی تھی۔ سفید پیشانی چند ثانیئے میں عرق آلود ہو گئی۔ اسکی آنکھوں میں تھرکتا ہوا خمار راسخ کی جان لینے کے لئے کافی تھا۔

شام کے سائے بڑھتے جا رہے تھے۔ وہ اجازت لے کر اپنے گھر کو چل دیا۔ وہ قنوت کے بغیر ایک لمحہ بھی اب بسر نہیں کر سکتا تھا۔ قنوت کی کمی وہ شدت سے محسوس کرنے لگا تھا۔ ایک دن مجبور ہو کر اس نے ماں سے بات کر ہی دی۔

امی جان _____

کہو بیٹا کیا بات ہے۔

ماں نے سبزی بناتے ہوئے کہا۔

آپ شادی کی تاریخ پکی کیوں نہیں کرتیں۔

بیٹا _____ جب تک یاقوت کا رشتہ نہیں ملتا _____ قنوت کی شادی نہیں دوں گی۔

کیا مطلب؟

وہ جھلا کر بولا۔

میں درست کہہ رہی ہوں بیٹے _____ وہ قنوت اور یاقوت دونوں کی شادی یک ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

یہ فیصلہ تو نہیں ہوا تھا۔

راسخ نے کہا۔

بے شک! اس وقت طے نہیں ہوا ____ لیکن اب ایسا ہے۔ آپ ان بات تو کر کے دیکھیں۔

راسخ سخت الجھن میں گرفتار ہو چکا تھا۔ قنوت کی علیحدگی اس کے لئے سہ روح تھی۔ وہ بہت جلد اسے بیاہ کر لانا چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے میں بات کر لوں گی۔

ماں نے کہا اور اپنے کمرے میں چل دی۔

6

امی جان جلدی تیار ہو جائیے ____ اور باجی کو بھی کہہ دیجئے۔

فراز نے آتے ہی زینت بیگم سے کہا۔

کہاں؟

زینت بیگم نے کہا۔

امی ____ امی ____ بڑی معصوم بھولی بھالی لڑکی پسند کر لی ہے میں نے' از خوشی کا زبردست اظہار کرتے بولا۔

کیا ____ لڑکی ____ پسند کر لی ہے ____

ہاں' ہاں تیار ہو جائیے ____ باجی باجی ____ جلدی چینج کیجئے ____ وہ ت کو اوپر منہ کر کے پکارتا بولا۔

اچھا ____ اچھا ____

چند لمحوں میں سفید ساڑھی میں قنوت دراز بالوں کی چوٹی لٹکائے ____ اونچی ی کا جوتا ____ وہ تو قیامت لگ رہی تھی۔ ایک ایسی قیامت جو ہر ایک کے دل برپا ہو سکتی تھی۔

اچھے خاصے دولت مند لوگ تھے۔ ان لوگوں نے بہت آؤ بھگت سے فراز اور کے گھر والوں کو خوش آمدید کہا ____ قنوت سے سب نے ہی خوش اخلاقی کا ہرہ کیا۔ قنوت کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کوئی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ ب بیٹھے بیٹھے ایک عورت بوا الفت زینت بیگم کے پاس آئی۔

بہن یہ لڑکی تمہاری ہے۔

بوا الفت نے قنوت کی طرف اشارہ کیا۔ جو اس وقت فراز کی ہونے والی دلہن محو گفتگو تھی۔

جی میری بیٹی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

زینت بیگم نے کہا۔

کہیں بات ہوئی ہے اس کی۔

بوا الفت دراصل اپنے بیٹے کے لئے اسے پسند کر بیٹھی تھی۔

ہاں بوا ____ قنوت کی تو منگنی ہو چکی ہے ____ اللہ کرے فراز کی پکی ہو جائے تو دونوں بہن بھائی ایک ساتھ ہی شادی کے بندھن میں بندھ جا گے۔

ہوں ___

بوا الفت خاموش ہو گئی۔ جیسے ان کے دل کو بڑا صدمہ پہنچا ہو۔

زینت بیگم خاموش ہو گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ شاید یاقوت کی بات ___ چند لمحے سکوت رہا ____ پھر اس خاموشی کو زینت بیگم نے خود ہی توڑا۔

لیکن بوا تم کیوں پوچھتی ہو۔

زینت بیگم آگے کی ٹوہ لینے لگیں۔

ارے بی بی میرا لڑکا گھبرو جوان ہے ____ مجھے اس کے لئے ویسی ہی لڑکی کی ضرورت ہے۔ بوا الفت نے پھر سامنے بیٹھی قنوت کو دیکھا۔

کیا کرتا ہے تمہارا بیٹا۔

زینت بیگم نے کہا۔

ہیڈ کلرک ہے واپڈا میں ____ بڑی کمائی ہے۔

بوا الفت نے ہاتھ سے دولت مند ہونے کا اشارہ کیا۔

زینت بیگم کی امید ٹوٹ گئی ____ وہ یاقوت کا بھی قنوت کی طرح ا رشتہ طے کرنا چاہتی تھیں وہ چپ سی ہو گئیں۔ کلرک کا رشتہ انہیں پسند نہ آ لئے بات کو وہیں چھوڑ دیا۔

شام کو سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

شازیہ اچھی لڑکی تھی ____ ویسے بھی اچھی پڑھی لکھی تھی اور س

ی بات فراز کی پسند تھی۔ شازیہ کا باپ فراز کے پاس کام کرتا تھا بلکہ حصہ دار تھا۔ خ رحیم نیک اور صاف ستھرا آدمی تھا۔ کاروبار کے معاملہ میں اکثر شیخ رحیم کے گھر از کا آنا جانا تھا ____ آہستہ آہستہ شازیہ کی بات چلی اور پکی ہو گئی۔ کیونکہ بیگم یم حد درجہ چالاک اور زمانہ ساز عورت تھیں۔ انہوں نے اس انداز سے فراز کو وں پر ڈالا کہ اس کی رہائی نہ ہوئی۔ وہ آخر کار شازیہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہو ہی یا۔

جب بات پکی ہو گئی تو چند ماہ ٹھہر کر شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔

آہستہ آہستہ دن قریب آرہے تھے ____ جب چند دن ٹھہر گئے تو فراز کوئٹہ ر یاقوت کو بھی لے آیا۔ یاقوت کے آنے سے اور بھی گھر کا ماحول گلزار ہو گیا۔ ہر ت ہنسنے ہنسانے والی شوخ و شنگ یاقوت ہر ایک سے بہت جلد بے تکلف ہونے والی ت راسخ سے بھی جلد ہی بے تکلف ہو گئی۔ شکل و صورت میں وہ بے شک قنوت ہم شکل تھی ____ لیکن عادات کے اعتبار سے بالکل مختلف۔ قنوت سنجیدہ لڑکی اور معاملہ فہم تھی۔ لیکن یاقوت لا ابالی طبیعت کی مالک شریر کھلنڈرا لڑکی تھی۔

یاقوت نے جب یہ دیکھا کہ راسخ جیسا دولت مند لڑکا بے حد سمارٹ وجیہ تو ت کی قسمت پر رشک کرنے لگی۔ آج اکیلے میں وہ کہہ ہی بیٹھی۔

اف اللہ باجی ____ کمال کے نصیب ہیں تمہارے۔

یاقوت دھپ سے قنوت کے قریب پلنگ پر بیٹھ گئی۔

کیوں ____

قنوت کو حیرت ہوئی۔

اتنا اچھا خوبصورت دلہا ملا ہے ____ ایمان سے مجھے تو رشک آنے لگا۔

وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولی۔

فکر نہ کرو ____ تمہیں بھی ایسا ہی لے دیں گے۔

کہ اچانک کمرے کے دروازے سے راسخ نمودار ہو گیا۔

www.pdfbooksfree.pk

ارے آپ نے سن لیا۔

یاقوت ایک قہقہ بلند کرتے بولی۔ لیکن قنوت صرف تبسم ہونٹوں کو سکیڑ کر گئی۔

جی ہاں ____ راسخ ان دونوں کے قریب ہی آلتی پالتی مارتے ہوئے بولا۔

آپ کرسی پر بیٹھ جایئے نا۔

قنوت نے کہا۔

نہیں نہیں بیٹھے رہنے دو باجی ____ اتنا بھی ابھی سے احترام نہ کرو۔

یاقوت نے راسخ کا گھٹنہ دبایا۔

اور راسخ جم کر بیٹھ گیا۔

میرا خیال ہے کیرم کی ایک بازی نہ ہو جائے۔

یاقوت نے کہا۔

ٹھیک ہے ___ واقعی بڑا لطف آئے گا۔

راسخ چٹکی مارتے ہوئے بولا۔

لیکن چار لوگ ہونے چاہئیں ____ ہم تین ہیں۔

یاقوت نے کہا۔

بلکہ دو ہی سمجھو ____ میں تو جا رہی ہوں پیپر دیکھنے۔

ایک دم سے اٹھتے اٹھتے یاقوت نے روک لیا۔

بیٹھو نا باجی ____ یہ کیا بات ہوئی ____ پھر دیکھ لینا پیپر۔

یاقوت نے قنوت کا آنچل کھینچا۔

آداب آنٹی _

لو ونڈر فل ____ چوتھا ممبر بھی آگیا۔

راسخ نے بڑی خوش دلی کا مظاہرہ کیا۔

قنوت نے راسخ کی جانب دیکھا ____ وہ یاقوت کی طرف بڑی عجیب

سے دیکھ رہا تھا۔ جیسے اس کے وجود کو نظروں میں تول رہا ہو یا وہ یاقوت سے بے تکلفی کی خواہش رکھتا تھا۔

اسلام و علیکم _

اوپر آتے ہی رمی نے سلام کیا۔

آؤ بھی آؤ رمی تمہارا ہی انتظار تھا۔

راسخ نے کہا۔

میرا انتظار ____ وہ کس لئے۔

رمی نے حیرت زدہ ہو کر دریافت کیا۔

رمی کیرم کھیلیں گے ____ آؤ نا ____

یاقوت درمیانی میز پر کیرم سجا کر گوٹیاں درست کرنے لگی۔

آؤ بیٹھو باجی۔

یاقوت نے قنوت کو کہا' جو کھیلنے کے لئے بالکل تیار نہ تھی۔

راسخ یاقوت کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ وہ قنوت سے اصرار نہیں کر رہا تھا۔ قنوت کا رواں رواں سلگ رہا تھا ____ وہ کئی دنوں سے دیکھ رہی تھی کہ راسخ یاقوت کے آجانے سے بہت خوش نظر آرہا تھا۔ وہ یاقوت کے قریب ہونے کی کوشش کر رہا تھا اور یاقوت کا بھی انداز خود سپردگی اسے ایک آنکھ نہ بھایا۔ وہ بہت بے تکلف ہو گئی تھی۔

آؤ رمی تم میرے سامنے بیٹھو۔

قنوت نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے رمی کو اپنے سامنے والی کرسی پر اشارہ کیا۔

او Very Good ____ یہ میرے نصیب ____

رمی ہنستا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

راسخ نے قنوت کی طرف دیکھا ____ لیکن اس کا دھیان کیرم بورڈ کی طرف تھا۔ جہاں یاقوت کوئین کے گرد گوٹیاں سجا رہی تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

کھیل شروع ہوا ____ رمی خاصا مشاق لگ رہا تھا۔ کم تو قنوت بھی نہ تھی۔
راسخ اور یاقوت نے بہت کوشش کی کہ بازی جیت لی جائے لیکن ایسا نہ ہوا
قنوت اور رمی نے کھیل جیت لیا۔

راسخ اور یاقوت کھسیانی سی ہنسی ہنستے ہوئے کھڑے ہوئے۔

آخری بازی نہیں لگے گی ____ رمی نے کہا۔

نہیں یار ____ بہت دیر ہو گئی ____ اماں انتظار کر رہی ہوں گی۔ را

خدا حافظ کہتا ہوا زینہ اتر گیا۔

اچھا میں بھی چلا۔

رمی نے کہا۔

ارے بیٹھو نا رمی ____

قنوت تو خاموش رہی ____ البتہ یاقوت نے روکنا چاہا۔

No Thankyou ____ اور رمی نیچے اتر گیا۔

چند دن یوں ہی گزر گئے ____ موسم سرما کی یخ بستہ شام تھی۔ آسمان
بدلیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ سرد سینہ چیرتی ہوئی ہوا چل رہی تھی۔ سائیں سائیں کر
جب تیز و تند جھونکے چلتے تو گھر کے دروازوں کو بری طرح جھنجھوڑ کر گزرتے ___
ان کی آواز سے گھر کا ماحول درہم برہم ہو جاتا۔ آج زینت بیگم کی طبیعت خراب
____ وہ بہت جلد بستر میں چلی گئی تھیں ____ شام کا سارا کام سکول
واپسی پر قنوت نے سنبھال لیا تھا۔ یاقوت سہ پہر سے ہی گھر میں موجود نہیں تھی۔

قنوت بیٹی ____

شفقت میاں نے کمرے سے ہی آواز دی۔

جی، ابا ____

قنوت ذرا بلند آواز میں بولی۔

یاقوت نہیں آئی۔

نہیں تو ____ کہاں گئی ہوئی ہے ____ اتنی دیر ____

قنوت کا ماتھا ٹھنکا۔

کہہ رہی تھی پروین کے ہاں جا رہی ہوں ____ اس کے ساتھ آئی ہے
ٹریننگ کر کے ____ زینت بیگم بستر سے ہی بولیں۔

یہ کونسا وقت ہے سہیلی کے گھر رہنے کا ____ رات ہونے کو آئی ہے۔

شفقت میاں کو غصہ آ گیا۔

لیکن زینت بیگم خاموش رہیں۔

عین اس وقت راسخ اور یاقوت کے ملے جلے قہقہوں کی آواز آئی ____
قنوت نے بھی آنکھیں اٹھا کر دیکھا اور زینت بیگم نے بھی کان کھڑے کر لئے۔

اسلام و علیکم ماموں جان ____

راسخ نے اندر جاتے سلام کیا۔

جیتے رہو بیٹا ____ بیٹھو ____

شفقت میاں راسخ کو اپنے سامنے کرسی کی جانب اشارہ کر کے بولے۔

شکریہ _

راسخ نے بڑے مؤدب لہجے میں کہا۔

اے بیٹا ____ یاقوت تمہیں کہاں سے ملی۔

زینت بیگم نے کہا۔

ملنا کہاں تھا ____ میں تو خود ان کے گھر گئی تھی ____ میں نے سوچا ذرا
روین پر گاڑی کا رعب پڑ جائے گا۔

قنوت باورچی خانے میں ساری باتیں گوش گزار کر رہی تھی۔

راسخ بڑی فراخ دلی سے ہنسا۔

اب اسے ہنسی کس قدر آتی ہے۔ خوش رہتا ہے ہر وقت ____ جو وہ چاہتا
ہا ____ قنوت منہ میں بڑبڑائی۔

www.pdfbooksfree.pk

باجی کچھ کھانے کے لئے ہے۔

وہ لباس تبدیل کر کے کچن میں داخل ہو گئی۔

کیوں ___ پروین نے کھانے کا نہیں پوچھا۔

قنوت نے بظاہر ہلکا سا مذاق کیا ___ لیکن اندر سے جل کر کباب تھی۔

پوچھا تھا ___ لیکن ___

راسخ کو اندر آتے دیکھ کر یاقوت خاموش ہو گئی۔

بات مکمل کرو۔

قنوت کا لہجہ ترش تھا۔

دراصل باجی ___ ہم فلم دیکھ کر آ رہے ہیں ___ بڑی اچھی فلم تھی

راسخ بھائی نے مجبور کیا ___ ہم نے بھی ہاں کر لی۔

حسب عادت وہ بات صاف کر گئی ___ پردہ وہ کم ہی رکھتی تھی۔

اچھا ___ کیسی لگی آپ کو فلم۔

قنوت نے راسخ کو مخاطب کیا۔

ہوں ___ کیا ___ مجھے کہا ہے ___ ہاں اچھی تھی ___ وہ مہری سے پلٹ گیا۔

قنوت نے دونوں کو دیکھا۔ وہ دونوں اچھے خاصے ایک دوسرے میں گھل گئے تھے۔

رکیئے تو ___

یاقوت نے پکارا۔

راسخ نے دیکھا۔

کھانا کھا کر جایئے گا۔

یاقوت نے روکا۔

نہیں ___ پھر کبھی سہی ___ راسخ نے ایک اچٹتی سی نظر قنوت

حساس چہرے پر ڈالی اور باہر نکل گیا۔

روک تو لیتی۔

قنوت نے کہا۔

میں کیسے روکتی ___ حق تمہارا تھا باجی ___ پاؤں پڑتی نا جا کر ___

یاقوت نے چھیڑخانی کی ___

خیر یہ تو نہ مجھ سے ہو گا۔

قنوت میں نہ جانے اس قدر انا کیسے آ گئی۔

باجی ایسا مت سوچا کرو ___ راسخ بہت اچھا انسان ہے۔

یاقوت نے قنوت کے گلے میں باہیں ڈال دیں۔

ہوا کرے ___ مجھے اس سے کیا۔

قنوت لاتعلق سی بولی۔ وہ جانتی تھی یاقوت دل پھینک سی لڑکی ہے۔ وہ کسی کے ساتھ سنجیدہ نہیں ہوتی ___ وہ بہت جلد سب سے بے تکلف ہو جاتی ہے۔

اب سو بھی جاؤ بیٹی ___ سردی بڑھ رہی ہے۔

شفقت میاں باورچی خانے میں دونوں بہنوں کو بیٹھے دیکھ کر بولے۔

آپ دودھ تو پی لیجئے ___ چلے جاتے ہیں ابا۔

قنوت نے کہا۔

اچھا کمرے میں بھجوا دو۔

وہ اپنے بستر کی طرف بڑھ گئے۔

جاؤ ابا کو دودھ دے آؤ۔

قنوت نے پیالہ بھرا اور یاقوت کے ہاتھ میں تھما دیا۔

کچن کو صاف کر کے وہ اپنے کمرے میں چل دی۔ یاقوت اپنے کمرے میں چلی گئی۔ یاقوت کے ذہن سے راسخ کا تصور نہیں مٹ رہا تھا۔ راسخ اس کی بہن کا منگیتر تھا۔ وہ اس کے ساتھ بے تکلف بھی تھی۔ راسخ خود اس میں دلچسپی لے رہا تھا ___

www.pdfbooksfree.pk

باجی تو بہت اچھی لڑکی ہے۔ بلکہ مہرووفا کی دیوی ہے۔ لیکن یاقوت کے ساتھ راسخ التفات بڑھتا جاتا تھا۔ فلم میں راسخ نے باکس ریزرو کروایا تھا۔ رومانی فلم اور تنہائی دونوں بہت بے تکلف ہو گئے تھے ____ یاقوت نے یکسر فراموش کر دیا کہ یہ شخص میری بہن کا منگیتر ہے۔ پوری فلم دونوں نے ایک دوسرے کے سہارے بیٹھ کر گزاری ____ جن جذبات کا اظہار وہ قنوت سے نہیں کر سکتا تھا وہ یاقوت سے کھلم کھلا کر رہا تھا ____ اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں یاقوت کو لے کر اس کی نوجوان جبلت کی بھرپور تسکین ہو رہی تھی ____ اور یاقوت کا اظہار خود سپردگی اس کے جذبات پر طوفان برپا کر رہا تھا۔ وہ چند لمحوں میں ایک دوسرے کے بے حد قریب آ چکے تھے کہ سانسوں سے سانسیں ٹکرا رہی تھیں ____ وہ دونوں ایک دوسرے کے دلوں کی دھڑکنیں سن سکتے تھے۔

اور ____ قنوت راسخ کے بدلتے تیور دیکھ رہی تھی۔ اس کی سرد مہری اس بات کی دلیل تھی کہ وہ یاقوت میں دلچسپی لے رہا ہے۔ لیکن وہ مہر بلب تھی وہ ابھی حرف شکایت زبان پر لانا نہ چاہتی تھی۔ وہ صرف خاموش تماشائی بنی سب کچھ دیکھتی چلی آ رہی تھی۔

7

طبیعت صبح سے ہی کسلمند تھی ____

وہ بادل ناخواستہ سکول چلی تو آئی تھی لیکن ایک پریڈ بھی اسے سکون تسکین نصیب نہ ہوئی۔ آج رمی نے بھی عالی کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا تھا۔ بیچاری کئی دنوں سے بخار میں تپ رہی تھی۔ قوت گویائی سے معذور عالی صرف اشارے سے بات کر سکتی تھی۔ وہ ہیڈ مسٹریس مسز فرخ سے اجازت لے کر گھر روانہ ہو گئی۔

دروازے پر دستک دی تو اندر سے بند تھا۔ (پتہ نہیں کون ہے اس وقت) قنوت نے کال بل پر انگلی رکھ دی۔ اس نے یہ فقرے ڈرائنگ روم میں سے سن لئے تھے۔

دوسرے ہی لمحے دروازہ کھلا۔

باجی آپ اس وقت۔

یاقوت کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

ہوں ____

اور وہ سیدھی اپنے کمرے کا زینہ پار کر گئی۔ اس کے پیچھے ہی یاقوت آ گئی۔

طبیعت تو ٹھیک تمہاری باجی ____

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں ____ تم بتاؤ ____ راسخ کب سے آئے ہوئے ہیں۔ قنوت نے جان بوجھ کے کہہ دیا کہ یاقوت جان جائے کہ اس کی آمد کا اسے علم ہے۔ کون راسخ ____ ہاں ____ ابھی چند منٹ ہی ہوئے ہیں۔ یاقوت ____ یاقوت ____ ارے بھئی جلدی آؤ نا ____ ایک بازی کیرم کی ہو جائے ____ صحن میں کھڑے ہو کر راسخ نے یاقوت کو پکارا۔

جاؤ ____ راسخ تمہیں بلا رہے ہیں۔

قنوت نے کہا۔ یہ وہ راسخ ہے جو میری محبت کی قسم کھاتا تھا ____ کبھی نہ

www.pdfbooksfree.pk

ٹوٹنے والی قسمیں کھائی تھیں۔ اس کی سوچ کہیں پہنچ گئی۔ یاقوت ندامت سے پگھل سی گئی اور قنوت کے کہنے پر یاقوت نیچے اتر آئی۔

آؤ یار ایک بازی ہو جائے ____ کہاں چلی گئی تھیں۔

راسخ نے یاقوت کو بازوؤں کے حصار میں لے کر زور سے دبایا۔

اف اللہ مرجاؤں گی ____

وہ بڑی دلربائی سے خود راسخ کے سینے میں چھپتے ہوئے بولی اور عمل راسخ چاہتا تھا۔

راسخ ____

راسخ مدہوش سا بولا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے' جیسے باجی کو شک ہو چکا ہے۔

یاقوت کو یہ بات کب سے کھٹک رہی تھی۔

ہو سکتا ہے۔

راسخ نے، یاقوت کی پیشانی پر جھکے بالوں کو ہٹایا۔

یاقوت نے دیکھا ____ راسخ کو اس بات سے کوئی غرض نہ تھی ____ وہ قنوت کے لئے بالکل لاپرواہ ہو چکا تھا۔ یاقوت اس کے اشاروں پر ناچتی تھی۔

ادھر سر میں شدید درد کی وجہ سے وہ کچن میں چائے کپ بنانے نیچے آئی ____ صحن کا درواہ کھلا تھا۔

وہ ٹھٹکی _

راسخ کہہ رہا تھا۔

مجھے قنوت میں اب کوئی دلچسپی نہیں رہی ____ وہ میرے لئے ایک عام سی لڑکی ہے۔ مجھے اس سے محبت تھی ____ لیکن وہ میرے معیار پر پوری نہیں اتری ____ راسخ ____ یہ تم ہو ____ تم اتنے بدل بھی سکتے ہو۔

وہ سسک اٹھی۔ میرے ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھانے والے۔ آنسو شریر

بچوں کی طرح اس کی آنکھوں سے گرتے رہے۔ محبتوں کا عذاب آج پوری طرح اس کے وجود میں اتر آیا تھا۔ اب ان ہی عذابوں کے چھپر تلے اسے زندگی گزارنی تھی۔ س نے دکھوں کے بھانبڑ میں اپنی خواہشوں اور خوابوں کو جلانا تھا۔ کیا یہی محبت کرنے الوں کا نصیب ہے۔

وہ ست روی سے کچن میں چلی گئی ____ چائے بنا کر کپ کو اپنے ساتھ کمرے میں ہی لے آئی ____ وہ نہیں جانتی راسخ کب آیا اور کب گیا۔ وہ سوچوں کے گرداب میں بری طرح پھنس چکی تھی ____ عجیب عجیب قسم کے وسوسے ندیشے دامن گیر تھے ____ کیوں محبت کرنے والے اسے چھوڑ جاتے ہیں۔

وہ سوچوں کی اتھا گہرایوں میں ڈوبتی ابھرتی رہی۔ حالات کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ قنوت نے اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا کہ یاقوت پوری طرح اس کے حق پر ڈاکہ ڈال چکی تھی۔ اس کی منگنی کو دو سال ہونے کو آئے تھے۔ لیکن ابھی تک رابعہ بیگم کی طرف سے شادی کی کوئی پیش قدمی نہ ہوئی تھی ____ زینت بیگم جب بھی بات کرتیں ____ رابعہ بیگم کا یہی جواب ہوتا۔

آج کروں گی بات ____ ایک تو اسے وقت ہی نہیں ملتا ____ رابعہ بیگم یہ کہہ کر ٹال جاتیں ____

اور شفقت میاں بری طرح زچ ہو جاتے ____

آخر کب کرو گی بات ____ دو سال ہو چکے ہیں ____ بوڑھی کر لوں میں بچی کو ____ وہ بے حد غصے سے بولتے۔

زینت بیگم اندر ہی اندر یاقوت کی حرکات پر غور کر رہی تھیں ____ انہیں معلوم تھا کہ یاقوت کی وجہ سے وہ شادی سے انحراف کر رہا ہے۔

بھائی صاحب ناراض مت ہوں ____ میں جاتے ہی اس کے کان پکڑتی ہوں ____ وہ اٹھتے ہوئے بولیں ____

ہاں' ہاں ____ پرسوں تک مجھے مکمل جواب دو ____

www.pdfbooksfree.pk

شفقت میاں بولتے ہوئے چھت کا زینہ چڑھ گئے اور رابعہ بیگم گھر سے نکل
اپنے گھر روانہ ہو گئیں۔ برآمدے میں قدم رکھتے ہی اسے یاقوت کے ہنسنے کی آوا
آئی۔

یاقوت ____

آج سے پہلے تو انہیں صرف شک ہی تھا ____ لیکن اب پوری طرح یقی
ہو چلا تھا کہ یاقوت پوری طرح بہن کا حق چھین رہی ہے ____ اف میرے خد
____ انہیں چکر سا آگیا ____ وہ ایسا نہیں چاہتی تھیں ____ قنوت ان کی
پیاری بھتیجی تھی۔ نیک عادات و شرافت اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔

پھوپھو آگئیں۔

ایک دم چونکتے ہوئے یاقوت نے کہا۔

ہاں ______

اور فورا" راسخ نے یاقوت کو اپنے پہلو سے الگ کر دیا۔

آداب پھوپھو جان۔

بری طرح ندامت بھرے انداز میں یاقوت نے رابعہ بیگم کو آداب کہا ___
جو ڈرائنگ روم میں ہی آگئی تھیں۔

جیتی رہو ___ گھر میں تمہارا انتظار ہو رہا ہے ____

رابعہ بیگم کو بہت برا محسوس ہوا ____ انہیں اس طرح تنہائی میں راسخ سے
بے تکلف ملنا جلنا بے حد ناپسند تھا۔

یاقوت رابعہ بیگم کا روکھا سوکھا سا لہجہ محسوس کر گئی تھی۔

آج ماں کے سامنے راسخ شرمسار سا لگ رہا تھا ____ لیکن اپنے جذبات
سے مغلوب ہو چکا تھا۔

کھسیانے سے انداز میں یاقوت نے بیگ شانے پر ڈالا۔

اجازت _

آنکھوں ہی آنکھوں میں راسخ سے اجازت مانگی۔

اور دروازے سے باہر نکل آئی۔

یاقوت کے جاتے ہی جیسے رابعہ بیگم راسخ پر برس ہی پڑیں۔

تمہاری اس کیفیت سے دو گھر تباہ ہو جائیں گے۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

کیا مطلب؟

راسخ جان بوجھ کر انجان بن گیا۔

یہی بیٹا ___ کہ تم اکیلے میں یاقوت سے رسم و راہ بڑھا رہے ہو ___ یہ
ت بری بات ہے ____

امی جان ____ وہ _____

میں جانتی ہوں ____ اب تم کہو گے کہ وہ خود آتی ہے ____ تو یہ
ہاری بات میں ماننے کے لئے بالکل تیار نہیں ____ اگر اسے اپنی بہن کا احساس
یں تو تمہیں تو یہ خیال ہونا چاہئے کہ وہ تمہاری منگیتر ہے ____ تمہاری ہونے
لی بیوی ہے۔

رابعہ بیگم بہت گرم ہو گئیں۔

راسخ نے خاموش ماں کے غصے کو برداشت کیا ___ بولنے کے لئے اس کے
ں ہے ہی کیا تھا۔ چند منٹ کمرے میں مکمل سکوت رہا ____ دونوں ماں بیٹا مہر
ب رہے ____ پھر چند سیکنڈ گزرے۔ رابعہ بیگم نے لب کشائی کی۔

ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی
____

رابعہ بیگم نے کہا۔

راسخ نے چہرہ اٹھایا ____ کونسی بات ____ امی جان ____

یہی بیٹا ____ تم شادی کس کے ساتھ کرو گے ____ قنوت کے ساتھ یا
قوت کے ساتھ

www.pdfbooksfree.pk

رابعہ بیگم سیدھی ہوتے ہوئے بولیں۔

شادی تو یاقوت کے ساتھ _____

وہ بے دھڑک کہہ گیا۔

اور رابعہ بیگم کی آنکھوں میں تارے ناچنے لگے _____

راسخ _____ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ____ وہ قدرے چیخ اٹھیں _____

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں امی _____ قنوت میرے معیار پر نہیں اتر سک

_____ راسخ نے کہا۔

ہاں، ہاں _____ یاقوت تیرے معیار پر اتر سکتی ہے۔ ایسے لچھن قنوت کے نہیں _____ جو تمہیں پسند آتی _____ میں یہ کام کبھی نہیں ہونے دوں گ _____ وہ میری بہو بنے گی _____ صرف وہ ہی _____ رابعہ بیگم پاؤں پٹخ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

اور وہ تکیئے پر سر رکھے سوچتا رہا۔ یہ معمہ حل ہوتا نظر نہیں آتا تھا ___ اور وہ یاقوت کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ اس کے جذبات و احساسات کی قدر ہی نہیں _____ وہ تو اس کی ہر بات پر لبیک کہنا اپنا فرض اولین سمجھتی تھی _____ تما شب یہی کچھ سوچتا رہا _____ حالات سے سمجھوتہ کرنا اس کے بس کی بات نہ تھی یاقوت کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا _____ اور رابعہ بیگم کے لئے یہ بات بڑی د بھری تھی کہ وہ قنوت جیسی خوبصورت سگھڑ بہو سے محروم ہو رہی تھیں۔

بہت دن گزر گئے۔

کئی چاند ابھرے اور روشنیاں بکھیر کر غروب ہو گئے۔ کئی آفتاب زمانے اجالے دے کر وقت مخصوص کے ساتھ افق کی گود میں سو گئے۔ چاندنی بھی چھٹ غریب کی بے کار گئی اور دولت مند کی راتیں جگمگا گئیں۔ کچھ تبدیلیاں بھی آئیں یاقوت کو قریبی سول ہسپتال میں بطور نرس ملازمت مل گئی تھی۔ وہ حسب عادت بہ خوش تھی۔ قنوت کے ساتھ بھی اس کا رویہ بالکل پہلے جیسا تھا _____ دیکھنے و

ندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ لڑکی اس قدر ظالم بھی ہو سکتی ہے جو اپنی بہن کا حق چھین لے۔ لیکن راسخ کا عشق اس طرح اس پر سوار تھا کہ اسے اور گرد میں کوئی چیز ایسی نظر نہ آتی جو اس کی طالب توجہ ہو۔

شفقت میاں کو اب یہ دکھ دامن گیر تھا کہ شادی کی تاریخ مانگنے پر بھی رابعہ نے کوئی جواب نہیں دیا _____ چند دنوں کی اور تاخیر کے بعد انہوں نے زینت بیگم سے کہا۔

رابعہ تو نہیں آئی _____

وہ سیدھے ہو کر لحاف شانوں پر ڈالتے ہوئے بولے۔

اس دن کے بعد تو نہیں آئی ____ کیوں کوئی بات ہے _____

زینت بیگم ذرا ٹھٹک گئیں۔

تمہیں نہیں معلوم _____ اب قنوت کو کتنی دیر بٹھائے رکھوں گا _____ سال تو اس کی ملازمت کو ہو گئے ہیں۔

شفقت میاں بڑے دلگیر لگ رہے تھے۔

ہاں یہ تو ہے _____ اب قنوت کو اپنے گھر کی ہو جانا چاہئے۔

لیکن زینت بیگم کے ذہن میں کچھ اور ہی تھا ____ وہ بیٹی کے لچھن دیکھ چکی وہ راسخ کا جھکاؤ بھی دیکھ چکی تھیں۔ ان کی چوری چھپے ملاقاتیں _____ محبت کی ل بڑھتے بڑھتے بہت دور تک پہنچ گئی۔ وہ دونوں اتنی دور پہنچ چکے تھے جہاں سے کا واپس لوٹنا بہت مشکل تھا _____ ایک موقعہ تلاش کرتے انہوں نے آج ت سے بات کر ہی دی۔

سو گئی بیٹی
_____

وہ یاقوت کے کمرے کا دروازہ کھول کر بولیں۔

نہیں امی _____ آجایئے _____

یاقوت لحاف سیدھا کرتے خود بستر پر بیٹھ گئی _____ اور داہنے ہاتھ سے بالوں

www.pdfbooksfree.pk

کو درست کیا۔

بیٹھیے۔

ماں کو قریب آتے دیکھ کر کہا۔

تم سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔

زینت بیگم نے ذو معنی انداز میں کہا ____ اور پھر اس کے قریب بیٹھ گئیں
مجھ سے ____ خیریت تو ہے ____ ایسی کونسی بات ہے جو اس تاریکی
سناٹے میں کرنے والی ہے۔

یاقوت کا ماتھا ٹھنکا ____ لیکن پھر بھی مطمئن رہی۔

میرے اور تمہارے باپ کے نزدیک یہ بات بہت بڑی ہے ____ تم
جانے اس کو کیا سمجھو۔

زینت بیگم نے بغور یاقوت کو دیکھا ____ اس کا چہرہ ہر قسم کے خیالا
جذبات سے عاری تھا۔

ہم چاہتے ہیں کہ قنوت کی اب شادی کر دیں۔

زینت بیگم بات کی تمہید باندھتے بولیں۔

تو کر دیں ____ بڑی اچھی بات ہے امی ____

یاقوت ایک پہلو کو بدل کر پلنگ پر نیم دراز ہو گئی۔

لیکن یہ شاید ہو نہیں سکتی۔

زینت بیگم نے سامنے بیٹھی یاقوت کو بغور دیکھا۔

کیوں؟

یاقوت نے ماں سے کہا۔

اس کی خاص وجہ ہے۔

زینت بیگم نے کہا۔

وجہ ____ کونسی وجہ ____ راسخ بہتر انسان ہے۔

یاقوت سب کچھ جانتے ہوئے بھی نادان بنی رہی۔ جیسے ماں کچھ نہ جانتی ہو۔

وہ بہتر انسان تھا ____ لیکن اب وہ بہتر نہیں رہا ____ وہ خود غرض خود
پرست ہے۔

زینت بیگم نے کہا ____ لیکن دل چاہا یاقوت کا منہ نوچ لیں۔ وہ شروع سے
ی حقیقت پسند رہی تھیں ____ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتی تھیں کہ یاقوت اپنی بہن کا
ن تلف کرے۔ اب وہ بہتر انسان کیوں نہیں رہا۔

یاقوت نے کہا۔ لہجے میں بے حد ٹھہراؤ تھا۔

مجھے کہنا تو نہیں چاہیے ____ لیکن بیٹی تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

زینت بیگم اصلیت کی طرف آگئیں۔

امی جان ____ میں نے کیا کیا ہے ____

یاقوت نے بے گناہ بننے کی کوشش کی۔

وہ قنوت کو چھوڑ کر تم میں دلچسپی کیوں لے رہا ہے ____ میں چاہتی ہوں
اسے قنوت کی طرف راغب کرو ____ تاکہ وہ شادی تو کر لے ____ زینت
م لجاجت بھرے انداز میں بولیں۔

میں اسے چھوڑ بھی دوں گی تو وہ باجی سے شادی نہیں کرے گا ____ یاقوت
آنکھوں کا پانی ڈھل گیا تھا۔

کیوں شادی نہیں کرے گا ____ کیا وہ خوبصورت ____

ہے خوبصورت ____ سب کچھ ہے ____ مگر ____ وہ منہ کی بات چھین کر
۔

مگر کیا ____ یہی کہ تم چاہتی ہو اس سے شادی کرنا ____ یاد رکھو اگر
کمینے نے قنوت سے شادی نہ کی تو وہ تم سے بھی نہیں کرے گا۔

باجی کی خود سری نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے۔

یاقوت نے قنوت کی برائی ظاہر کر دی۔

www.pdfbooksfree.pk

یہ تو اپنے مقدر کی بات ہے امی۔ میں اس شخص کو پسند ہی نہیں کرتی۔

عالی بلا رہی ہے ____ دروازہ کھول کر قنوت داخل ہوئی ____ چہرے پر غصیلا پن تھا۔

اس نے ماں بیٹی کی ساری گفتگو سن لی تھی ____

قنوت بیٹی ____ عالی سوئی نہیں ____

زینت بیگم ایک دم سے حیران رہ گئیں۔

نہیں ____

قنوت نے زینت بیگم کا شانہ تھام لیا ____ اور یاقوت نے نظریں جھکا نہ جانے ندامت سے یا نفرت سے۔

دوسرے دن یاقوت ہسپتال سے سیدھی راسخ کے آفس پہنچی ____

ارے واہ ____ بڑا اچھا دن کا آغاز ہوا ____ کہیں نکال تو نہیں دیا والوں نے ____

صبح صبح راسخ یاقوت کو دیکھ کر بڑی بذلہ سنجی سے ہنس دیا۔

نہیں خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ____ لیکن اس وقت 9 بج رہے

یاقوت نے تراشیدہ بالوں کی لٹیں سنواریں۔

واقعی ____

راسخ نے سامنے آویزاں کلاک پر نظریں جما دیں۔

اچھا ____ بتاؤ ____ چائے یا کافی ____

وہ آگے کی طرف جھک کر بولا۔

چائے ٹھیک رہے گی۔

وہ ٹیک لگا کر قمیض کے کالر سے کھیلنے لگی۔ پرس اس نے قریب ہی رکھ

خیر تو ہے ____ موڈ آف لگ رہا ہے۔

راسخ نے یاقوت کے چہرے پر بیزاری دیکھ کر کہا۔

اوہ میں بھول ہی گیا۔

اس کے ساتھ ہی راسخ نے فون اٹھایا۔

چائے بھجوا دو۔

اور ریسور رکھ دیا۔

چند سیکنڈ بھی نہ گزرے تھے کہ ملازم ٹرے میں چائے لے آیا۔

میرا خیال ہے کہیں چلنا چاہئے۔

راسخ نے کہا۔

وہ مسکرا دی ____ ماں کی باتوں سے اس کا دل بولنے کو بھی نہ چاہ رہا تھا۔

چائے بنا کر دونوں نے ایک ایک کپ لیا۔

چلو ____ شیزان چلتے ہیں۔

راسخ نے کہا۔

ٹھیک ہے۔

وہ جلدی سے اٹھی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی دونوں کیفے شیزان پہنچ گئے۔

ویٹر ____

راسخ نے ویٹر کو آواز دی۔

آواز کے ساتھ ہی ویٹر نے مینو چارٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔

میری اور تمہاری شادی نہیں ہو سکتی۔

وہ بڑے مایوس لہجے میں بولی۔

کیوں ____ اس میں میری مرضی کا دخل ہے۔

آپ کی مرضی کی کسے پرواہ ہے ____ باجی سے آپ کو شادی کرنا پڑے گی۔

وہ جھنجلا کر بول اٹھی۔

یہ کیا بات ہوئی ____ قنوت کو اور بہت رشتے مل سکتے ہیں ____

www.pdfbooksfree.pk

راسخ نے سیدھے ہو کر کہا ____ کیونکہ بیرا چائے معہ لوازمات لے آیا تھا۔

یہاں رشتوں کی بات نہیں ____ آپ باجی کے منگیتر ہیں ____

یاقوت نے کہا۔

میں جانتا ہوں ____ لیکن اب ایسا نہیں ہے ____ میں اس سے شا
نہیں کروں گا ____ راسخ نے سخت لہجے میں کہا۔

یہ آپ کا اٹل فیصلہ ہے ____ وہ راسخ پر اپنی مرضی بھی ٹھونسنا نہیں چا
تھی۔

یاقوت نے کہا۔

بالکل ____ میرا حتمی فیصلہ ہے۔

راسخ نے کپ واپس پلیٹ میں رکھتے ہوئے کہا ___

اور یاقوت خاموش ہو گئی۔

چھوڑو ان باتوں کو ____ آؤ تمہیں پکچر پر لے چلوں ____ راسخ بڑ
اپنائیت سے بولا۔

دیر ہو جائے گی۔

یاقوت نے کہا۔

کوئی بات نہیں ____ اٹھو ____ شاباش ___

دونوں گاڑی میں بیٹھ کر سینما ہاؤس چلے گئے۔

فلم کا تو اک بہانہ تھا ____ بھلا باکس میں تنہا دونوں ہوں اور فلم کا ک
ہوش رہتا ہے۔

فلم شروع ہو چکی تھی۔ ہال میں مکمل اندھیرا تھا۔

یاقوت ____

راسخ نے یاقوت کے کان میں سرگوشی کی۔

جی ____

وہ آہستہ سے بولی۔

کیا بات ہے ____ ناراض ہو مجھ سے۔

راسخ نے یاقوت کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔

راسخ کو اس قدر قریب محسوس کرتے ہی وہ موم کی طرح پگھل گئی اپنے آپ کو
راسخ کے توانا شانے پر گرا کر اسے کس قدر تسکین ہو رہی تھی۔

تم بتاؤ یاقوت کہ مجھ سے شادی کرو گی کہ نہیں۔

وہ دوسری طرف سے جیسے حملہ آور بن گیا۔

جی ____ کیا کہا؟

وہ ایک دم چونکی۔

مجھ سے شادی کرنا پسند کرو گی کہ نہیں ____ ہاں یا نا میں جواب دو۔

راسخ نے آزمائشی لہجہ اختیار کر لیا تھا۔

لیکن وہ خاموش رہی ____ اور اپنے چہرے کو راسخ کے سینے میں چھپا لیا۔

خاموشی نیم رضا۔

راسخ نے مسکرا کر اسے اپنے سینے کے ساتھ بھینچ لیا۔ نرم و نازک مرمریں بدن
نے اس پر سرشاری کا عالم پیدا کر دیا ____ وہ مدہوش سا ہو گیا۔

راسخ ____

ہوں ____

وہ جیسے گہری نیند سے بیدار ہوا ہو۔

آپ دونوں کے افتراق سے دنیا مجھے کیا کہے گی۔

وہ بڑے ملول لہجے میں بولی۔

ارے جانے دو دنیا کو ___ کون پوچھتا ہے دنیا کو ___ میں تم سے اور تم
مجھ سے ___

ایک ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھاتے دونوں اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

8

شام کے سائے ڈھلتے ہی شفقت میاں نے کلاک پر نظریں گاڑ دیں۔
زینت ____
وہ صحن میں بیٹھی زینت بیگم کو پکارے جو عالی کو لئے بیٹھی تھیں۔ وہ آج قید
بنی ہوئی تھی۔
جی ____
زینت بیگم نے عالی کو ایک طرف کیا اور خود اندر داخل ہوئیں۔
ڈیوٹی کا وقت تو ختم ہو گیا ____ یہ یاقوت نہیں آئی ابھی تک۔
وہ تشویش ناک لہجے میں بولے۔ انہیں کچھ شک ہو چکا تھا۔
ہو تو گیا ____ آجائے گی۔ آتے آتے بھی تو دیر ہو جاتی ہے۔
زینت بیگم نے جھوٹ کا سہارہ لیا۔ وہ جانتی تھیں کہ یاقوت کیوں اکثر دیر سے
گھر آتی ہے ____ وہ ماں ہونے کے ناطے کئی بار منع بھی کر چکی تھیں ____
لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔
اور قنوت ____
قنوت تو ابھی گئی ہے اپنے کمرے میں شفقت میاں مطمئن سے ہو گئے
لیکن یاقوت کے لئے وہ مطمئن نہیں تھے۔ میں مسجد جا رہا ہوں۔
شفقت میاں نے سر پر ٹوپی رکھی۔
نماز پڑھنے جا رہے ہیں آپ۔
زینت بیگم نے کہا۔
ہاں ____
وہ گھر سے نکل گئے ____
اور زینت بیگم نے دوبارہ گھڑی کی طرف دیکھا۔ پلٹ کر وہ صحن میں آگئیں۔

شام کے سات بج رہے تھے سردیوں کی ٹھٹھرتی ہوئی شام تھی۔ زینت بیگم نے بڑی
اضطرابیت کے عالم میں گردن موڑ کر کلاک کو دیکھا۔ اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز
آئی ____ وہ اونچی ایڑی کا جوتا پہنے تھی ____ دبے پاؤں اپنے کمرے کا زینہ
چڑھنے لگی۔ ابھی ایک پاؤں اوپر اور ایک نیچے ہی تھا۔
آگئیں ____ تم ____
زینت بیگم نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔
وہ پلٹی ____
جی ____ فرمایئے ____
یاقوت نے یوں کہا ____ جیسے ماں کچھ اور ہی کہنا چاہتی ہو۔
اس وقت ختم ہوتی ہے تمہاری ڈیوٹی ____ نوج نوکری کرتی تم ____ کیوں
شریف باپ کی ناک کٹوانے پر تلی ہوئی ہو۔
زینت بیگم کے منہ میں جو آیا کہہ گئیں۔
امی جان ____ کیا کیا ہے میں نے۔
وہ چلا کر بولی۔
اوپر سے قنوت نے کان کھڑے کئے ____
اچھا ____ ابھی تمہیں پتہ ہی نہیں کہ تم نے کیا کیا ہے ____
تمہاری وجہ سے اس نے قنوت سے شادی سے انکار کیا ہے۔
زینت بیگم سچ کہہ گئیں۔
میں نے اسے نہیں کہا کہ قنوت سے شادی نہ کرو ____ سارے فیصلے اس
کے اپنے ہیں ____ وہ خود مختار ہے۔
وہ دیدہ دلیری سے کہہ گئی۔
امی جان ____ بس کیجئے۔
قنوت سے اور برداشت نہ ہو سکا ____ زینہ اتر کر اس نے ماں کو شانوں

www.pdfbooksfree.pk

سے تھام لیا۔ شاید اس میں بھی قنوت اپنی توہین محسوس کر رہی تھی۔

امی اس میں افروختہ ہونے کی کوئی بات نہیں ____ منگنی ٹوٹی ہے __ کوئی نکاح تو نہیں ہوا تھا ____ اسے حق ہے جسے چاہے اور جسے نا چاہے _

آنسو پلکوں کی دہلیز توڑ کر رخساروں پر بہہ نکلے۔

اور یاقوت منوں وزنی قدم اٹھاتی زینہ چڑھ گئی۔

زینت بیگم بری طرح رو دیں۔

امی جان ____ آپ کیوں اس بات کو محسوس کر رہی ہیں ____ وہ ا یاقوت کو پسند کرتا ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے ____ آپ کر دیں شادی یاقو کی ____ زہر کا پیالہ جیسے اس نے حلق میں انڈیل لیا ہو ____ مقدر کی بات۔

امی ___ یہ تم کیا کہہ رہی ہو ____ میری زندگی میں یہ نہیں ہو گا۔

زینت بیگم نے قنوت کو گلے لگا لیا۔

اس نے خواب دیکھے تھے۔ اس نے راسخ کو چاہا تھا۔ وہ اس کے احساسات ا جذبوں پر قابض تھا۔ اس کی محبت قنوت کی روح کی عمیق گہرائیوں میں اتر چکی تھ یہ ابھی انوکھی بات تھی کہ دوریاں قربت میں بدل سکتی ہیں۔ لیکن قرب کی دوری دور نہیں کر سکتیں۔

حالات بہت بدل گئے تھے۔ شازیہ دلہن بن کر گھر آ گئی تھی ____ چند دا گھونگھٹ اور جب نقاب الٹا تو شرم و حجاب کی پیکر شازیہ اپنی اصلیت پر آ گ ____ وہ اپنے ساتھ بہت قیمتی اور بے شمار جہیز لائی تھی ____ اور ویسے بھی وہ سہاگن جو پیا من بھائی ____ شازیہ فراز کی چہیتی اور لاڈوں سے بیاہی دلہن تھ ____ اور ادھر زینت بیگم کا گھریلو ماحول بالکل سادہ اور مشرقی تھا۔

آج شادی کو چھ ماہ ہو گئے تھے ____ سوائے زینت بیگم کے گھر پر کوئی بھ نہیں تھا ___ قنوت سکول گئی تھی اور یاقوت ہسپتال ___ شفقت میاں اپنے کمر میں لیٹے کب سے بخار میں پھنک رہے تھے ____ زینت بیگم کو جوڑوں کا درد ر

لگا تھا ____ تھوڑا بہت وہ کام تو کر لیتی تھیں ____ لیکن بندش کا کام ان سے نہیں ہوتا تھا۔

ٹن سے کلاک نے دن کے بارہ بجائے۔

اے ہے ____ دوپہر کا کھانا کیسے پکے گا۔

زینت بیگم ایک دم ہڑبڑا سی گئیں۔

اچھا جاتی ہوں بہو کے پاس ____

وہ بڑبڑاتی ہوئیں شازیہ کے کمرے کی طرف چل دیں۔

شازیہ بیٹی ____ او شازیہ بیٹی ______

وہ محبت سے پکارتی ہوئیں کمرے میں داخل ہوئیں۔

کیا ہے اماں ______

شازیہ نے بڑی ناگواری سے زبردست جمائی لی ____ شائد اس کی نیند خراب ہو چکی تھی۔

ہیں ____ تم سو رہی ہو۔

زینت بیگم نے کولہے پر ہاتھ رکھ کر حیرت زدہ سا ہو کر کہا۔

لیکن شازیہ لا پرواہی سے کروٹ بدل چکی تھی ____ اسے زینت بیگم کی پریشانی کی مطلق پرواہ نہیں تھی۔

شازیہ بیٹی ____ کھانا نہیں پکاؤ گی ____ ایک بجنے کو آیا ہے۔

تو میں کیا کروں ____ مجھ سے نہیں ہوتا یہ کام ____ کسی خانساماں کا بندوبست کر لیں۔

وہ جھنجلا کر اٹھ بیٹھی۔

ہم نے والدین کے گھر میں کبھی کام نہیں کیا تھا ____ یہ سالن والن کیسے پکاتے ہیں۔

ہوٹل سے منگوا لیں ____ میں پے کر دوں گی۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ تولیہ شانے پر ڈالے باتھ روم کی طرف چل دی۔

بیٹی مجھ سے کام نہیں ہوتا ____ سب کھانے والے ہیں۔

وہ بڑی لجاجت سے بولیں۔

نہ پہلے کھانا میں پکاتی ہوں۔

وہ کہتی ہوئی باتھ روم میں گھس گئی۔

یاقوت کی ماں ____ آجاؤ۔

سامنے کمرے سے شفقت میاں بولے۔

وہ آہستہ آہستہ ان کے پاس آگئیں۔

کوئی ضرورت نہیں کھانا پکانے کی ____ آرام سے بیٹھی رہو ____ سمجھی۔

شفقت میاں خود بہت غصے میں تھے۔

شوہر کے غصے کو وہ جانتی تھیں ____

لڑکیاں اور لڑکا ____ کیسے روٹی کھائیں گے ____ چلو۔ ہم گئے بھاڑ میں ____ زینت بیگم نے شوہر کی طرف بغور دیکھا۔

کوئی بات نہیں ____ رہنے دو بھوکا سب کو ____ بیٹھ جاؤ ____

شفقت میاں نے زینت بیگم کو اپنے قریب بٹھا لیا۔

وہ خاموش بیٹھ گئیں ____ لیکن اندر سے وہ بری طرح ٹوٹتی ہوئی محسوس ہونے لگیں ____ انہیں ناکردہ گناہوں کی سزا مل رہی تھی۔ بیٹی من مانی کر رہی تھی اور بیٹے نے من مانی کرنے کے بعد ایک ایڈوانس اونچے دولت مند گھرانے کی عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کے سکون کو تباہ کر دیا تھا۔

وقت ظہر مؤذن اذان دے چکا تھا۔ گاڑی رکی ____ جب سے شادی ہوئی تھی وہ گھر میں جلدی آنے لگا تھا۔ بیوی کی کسی بات کو ٹالنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ فراز نہ رہا تھا ____ اس کا منبع حیات صرف بیوی تھی ____ شازی کمرے

میں داخل ہوتے اس نے بڑے بڑے لفافے اس کے سامنے ڈھیر کر دیئے۔ شازیہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بناؤ سنگھار کر رہی تھی۔

Yes Darling (یس ڈارلنگ)

کیا بات ہے ____ سو کر اٹھی ہو۔

وہ ٹائی کی گرہ نرم کرتے بولا۔

ہاں ____ لیکن تمہاری ماں نے سونے کب دیا۔ شازیہ کا لہجہ غصیلا تھا۔

شازیہ تراشیدہ بالوں کو جھٹک کر اس کے شانے سے چمٹ گئی۔ امی نے ____ جھگڑا ہوگیا ____ امی تو ایسی نہیں ____ وہ تذبذب کے عالم میں ششدر رہ گیا۔

ارے نہیں ____ تم پریشان کاہے کو ہوتے ہو ____ ادھر سے پیغام آیا کھانا پکاؤ ____ ادھر سے کھانا کھاؤ اور پکاؤ ____ جلدی آؤ ____ وہ بڑی ادا سے کہنے لگی۔

اچھا ____ اس کے معنی کہ آج کھانا نہیں پکایا گیا۔

فراز نے ایک قہقہہ لگاتے بیوی کو ساتھ لگا لیا۔

نہیں ____ وہ ادائے دلربائی سے بولی۔

شازیہ نے فراز کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیں ____ کتنا جان لیوا تھا یہ تصادم۔

وہ جھوم اٹھا ____

چلو تیار ہو جاؤ ____ کہیں باہر چلتے ہیں ____

وہ بیوی کے نخرے اسی طرح پورے کرنا فرض اولین سمجھتا تھا۔

اوہ Yes ____ شازیہ کی خوشی انتہا کو پہنچ گئی۔

کھانا باہر ہی کھائیں گے۔

شازیہ نے کہا۔

ہاں ____ اور کیا ____ اسی لئے تو جا رہے ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ بھی باتھ روم سے تازہ دم ہو کر آ گیا تھا۔

پھر دونوں گاڑی میں سوار کیفے ڈی روز میں چلے گئے۔ باہر کھانا کھانا ان کا معمول بن چکا تھا۔ کئی ہفتے یوں ہی گزر گئے تھے۔ آج شفقت میاں نے بیٹے کو دو حرفی بات کہنا مناسب سمجھا۔

یہ تم لوگوں نے گھر سے باہر نکل کر باہر کا کھانا شروع کر دیا ہے۔

یہ اپنی اپنی پسند ہے ابا جی ____

وہ بڑی سختی سے بولا۔

نہ تو گھر کا کھانا تمہیں اور تمہاری بیوی کو پسند نہیں۔

شفقت میاں آج مقابلے پر تلے ہوئے تھے۔

پسند ہے ____ لیکن وہ مختلف کھانے ایک وقت میں کھانے کی عادی ہے۔

فراز بڑی ڈھٹائی سے کہنے لگا۔

اچھا ____

شفقت میاں نے طنزاً" سر کو ہلایا۔

ویسے بھی میں علیحدہ گھر بنا رہا ہوں ____ یہاں وہ نہیں رہ سکتی ____

فراز نے بغور باپ کو دیکھا۔

علیحدہ گھر ____ کیا مطلب ہے تمہارا ____

جیسے شفقت میاں کو سانپ نے کاٹ لیا ہو۔

جی ہاں ابا جی ____ ہمارا کوئی سٹیٹس بھی ہے ____ اس گھر میں ہم لوگ اب نہیں رہ سکتے۔

اچھا ____

وہ اتنا سا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

یہ تو بہت بری بات ہے ____ ہمارے ارمان تو سب ادھورے رہ گئے۔

زینت بیگم باہر سے آتے ہوئے بولیں۔

اب تم کسی ارمان کو پورا نہیں کر سکتیں ____ پوتے پوتیاں اب کسی اور کے کھلیں گے۔ شفقت میاں نے طنزاً" کہا۔

ابا ____ چائے لے آؤں۔

قنوت نے حسب عادت اندر آ کر پوچھا۔

لے آؤ بیٹی ____ سر میں شدید درد ہے۔

شفقت میاں ایک دم بولے ____ جیسے چائے نہ ہو آب حیات ہو۔

آپ کھانا تو کھا لیجئے ____ صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا آپ نے ___

زینت بیگم نے کہا۔

ہاں ابا روٹی لے آؤں۔

قنوت نے کہا۔

اب کھا لیجئے نا ____ پہلے کونسی صحت ٹھیک ہے آپ کی۔

زینت بیگم کو شوہر کی صحت کے بارے میں زبردست تشویش تھی۔

نہیں نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا ____ ویسے بھی اس اولاد نے جینا حرام کر دیا ____ بھوک کیا خاک لگے گی۔

شفقت میاں کو فراز کے جانے کا دکھ جلائے جا رہا تھا۔

ابا ____ مت افسردہ ہوں ____ میں جو ہوں آپ کے پاس۔

قنوت بڑی محبت سے باپ کے پاس بیٹھ کر بولی۔

تو کس کس کی کمی پوری کرے گی ____ میری بچی ____ کیا سارے خالی نے تم نے بھرنے ہیں۔

شفقت میاں نے قنوت کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

فراز جو کب سے خاموش بیٹھا تھا ____ قنوت سے مخاطب ہوا۔

دیکھو نا باجی ____ شازیہ یہاں نہیں رہنا چاہتی ____ اگر میں اپنا علیحدہ خرید لوں گا تو اس میں پریشانی کی کونسی بات ہے ____ میں کونسا ملک چھوڑ کے

www.pdfbooksfree.pk

جا رہا ہوں' نہیں نہیں میرے بھائی تمہیں پریشان ہونے کی قطعاً" ضرورت نہیں ____ پھر تم کونسا ملک چھوڑ کر جا رہے ہو۔

قنوت نے بظاہر اس کی حمایت کی لیکن اس کے اندر چھپی ہوئی طنز فراز بھی محسوس کر لی تھی۔

بے شک وہ خاموش رہا۔

اچھا یہ بتا اتنا تو تیرا کاروبار پھیلا نہیں ____ اور تو نے لاکھوں کی کوٹھی خریدنے کا پروگرام بنا لیا۔

ایک دم سب چونکے۔

یاقوت بیگ لٹکائے ہسپتال سے لوٹ آئی تھی اور ساتھ راسخ بھی تھا۔

یہ ساری دولت سسرال کی ہے ____ ورنہ بھائی کے پاس تو ڈربہ بنانے پیسے بھی نہ ہوتے۔ یاقوت نے آتے ہی بیگ قریبی پلنگ پر رکھا۔

بکواس مت کرو ____ فراز نے کہا۔ اسے یاقوت کی مداخلت بری لگی۔

زینت بیگم نے کہا راسخ سے کہا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

اور دوسرے لمحے قنوت کمرے سے نکل گئی۔

راسخ اس کے نقش قدم کو دیکھتا رہ گیا۔ اس کی چال جو نفرت جھلک اٹھی تھ راسخ کو بہت برا محسوس ہوا۔ لیکن خاموش رہا اس نے توجہ کیا کم کی تھی کہ قنوت نفرتوں کا طوفان کھڑا کر لیا تھا ____ وہ اس جگہ بیٹھنا پسند ہی نہیں کرتی ____ جس جگہ راسخ موجود ہوتا' شفقت میاں کو آج پہلی مرتبہ راسخ کا یاقوت ساتھ آنا پسند نہ آیا۔ یہ زینت بیگم نے بھی محسوس کیا۔ لیکن وہ موقعہ کی مناسبت چپ رہیں ویسے تو قنوت نے یاقوت سے بھی واجبی سی گفتگو کر لی تھی۔ فراز اٹھ چلا گیا کیونکہ راسخ کے کے آجانے سے باتوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔

مختصر چائے کا دور چلا ____ اور راسخ اٹھ کر چلا گیا۔

اب پہلے جیسا گل و گلزار جیسا ماحول تو نہ تھا۔ گھر میں قہقہوں کی بجا

خاموشی نے جگہ لے لی تھی ____ ہر کوئی اپنا کام کر کے اپنے کمرے میں گھس جاتا۔ کسی کو کسی سے کوئی سروکار نہ تھا۔ صرف قنوت ایسی لڑکی تھی جو ہر ایک کا درد بٹانا فرض اولین سمجھتی تھی۔ اسے اپنی تباہی و بربادی کا نہیں دوسروں کے سکون و آرام کا زیادہ خیال رہتا تھا۔ باپ کی حالت اس سے نہیں دیکھی جاتی تھی۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ شفقت میاں دن بدن زیادہ کمزور ہوتے جا رہے تھے۔ یاقوت اور راسخ بے تکلفی کا تو انہیں آج ہی علم ہوا تھا۔ لیکن وہ کسی دن باپ کا ذہن بھی صاف کر دے گی وہ کہہ دے گی کہ اس میں یاقوت کا نہیں میرا ہی ارادہ ہے کہ میں شادی راسخ سے نہ کروں ____ وہ سوچوں کے عمیق سمندر میں اترتی جا رہی تھی۔ وہ حالات کا ساتھ دینا چاہتی تھی لیکن حالات اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

لیکن ادھر رابعہ بیگم شدید الجھن میں گرفتار تھیں ____ وہ کسی قیمت پر بھی قنوت کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں۔ اکثر بیشتر اس موضوع پر بات ہوتی رہتی تھی ____ لیکن آج جب انہوں نے کھانے والی میز پر راسخ کو خوش دیکھا تو بات کر ہی دی۔

بیٹا ____

جی امی ____

راسخ شامی کباب منہ میں رکھتے بولا۔

تم سے بہت ضروری بات کرنا ہے۔

رابعہ بیگم نے اس کے چہرے کو بغور دیکھ کر کہا۔

کہیئے امی ____ لیکن مجھے علم ہے کہ آپ کیا کہیں گی۔

راسخ نے سامنے گیٹ کی طرف دیکھا ____ تبریز ہاتھ میں بیٹ لئے ادھر ہی رہا تھا۔

بھوک ____ بہت بھوک ____

www.pdfbooksfree.pk

وہ کرسی گھسیٹ کر میز کے گرد بیٹھ گیا۔

او ہو ____ ہاتھ تو دھو لو بیٹا ____

رابعہ بیگم نے اسے اٹھنے کے لئے کہا۔

اچھا ____

تبریز فوراً" اٹھا ____ قریبی بیسن سے جلدی جلدی شڑاپ شڑاپ منہ ہا
دھو کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

ویسے امی ____ قنوت باجی لاجواب ہے لاجواب ____

بیٹھتے ہی تبریز نے ماں بیٹے کی گفتگو سن کر کہا۔

ٹھیک ہے امی جان ____ اب کیا کروں ____ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

راسخ نے سٹپٹاتے ہوئے ماتھا پکڑ لیا۔

بیٹا یاقوت سے تعلق ختم کر لو ____ یہ اچھی بات نہیں ہے۔

رابعہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میں پھر بھی قنوت کو حاصل نہیں کر سکوں گا۔

راسخ نے کہا۔

کیوں؟ کیا ہے اس کو ____ تمہیں تو اس سے محبت تھی۔

فوراً" رابعہ بیگم نے نظریں راسخ کے چہرے پر گاڑ دیں ____ تبریز نے
لقمہ ہاتھ میں پکڑے رکھا۔

وہ اب میری طرف نہیں لوٹے گی امی ____ میں چند دنوں میں ا
مستقل مزاجی دیکھ چکا ہوں ____ وہ چٹان کی طرح ہے امی ____ وہ ٹوٹنا جان
جھکنا نہیں۔

راسخ نے سچ بولنے کے لئے بڑی فراخدلی کا ثبوت دیا۔

ہوں ____

رابعہ بیگم خاموش ہو گئیں۔

تبریز کھانا تناول کرنے کے بعد جا چکا تھا ____ اب رابعہ بیگم کے لئے واحد راستہ صرف یہی تھا کہ وہ یاقوت سے خود بات کریں ____ لیکن یاقوت سے بات کرنے کا فائدہ ____ قنوت نے تو نفرت کی دیوار اتنی بلند کر لی تھی کہ جہاں سے راسخ کا سایہ بھی نہیں تھرک سکتا تھا ____ اسے راسخ سے شدید نفرت سی ہو گئی تھی ____ ایسے ہرجائی بھنورے کو ختم کرنے کا اگر اس کے پاس اختیار ہوتا تو وہ کب کی اسے ختم کر چکی ہوتی ____ رابعہ بیگم نے یہ سوچا کہ یاقوت کو کہنے کی بجائے قنوت سے بات کی جائے

اور

پھر وہ ایک دن وقت نکال کر بھائی کے گھر پہنچ گئیں۔

رابعہ تم ____ اس وقت ____

شام کے سائے ڈھلتے دیکھ کر زینت بیگم رابعہ بیگم کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

بس یہی وقت موزوں دیکھا تو آ گئی۔

رابعہ بیگم نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹھو نا ____

زینت بیگم نے کہا۔

نہیں ____ قنوت ہو گی گھر پر ____

رابعہ بیگم نے کہا۔

ہاں ____ اوپر ہے ____ ملنا ہے اس سے۔

زینت بیگم بھی یہی چاہتی تھیں کہ وہ کسی طرح مان جائے۔

ہاں کچھ باتیں کرنا ہیں۔

رابعہ بیگم سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے بولیں۔

ہاں، ہاں کرو بات ____ میں چائے بناتی ہوں۔

زینت بیگم نے چولہا جلایا۔

www.pdfbooksfree.pk

بیٹی ____

رابعہ بیگم نے دروازہ کھول کر کہا۔

قنوت ایک دم چونک سی گئی ____ اس وقت وہ بڑے انہماک سے پرچے بر
کر رہی تھی۔ ارے آئیں نا پھوپھو جان ____ آپ رک کیوں گئیں ____ قنو
تڑپ کر اٹھی اور رابعہ بیگم کو بازو سے پکڑ کر اپنے پاس لے آئی ____ جہا
پرچے سیٹ کر رہی تھی۔

کیسی ہیں آپ ______ ایک عرصے سے آپ کو دیکھا ہی نہیں تھا۔

قنوت بڑی محبت سے بولی۔

شکر ہے خدا کا ____ تم بتاؤ ____ تم کیسی ہو ____ یہ پڑھا پڑھا کر
کمزور نہ کر لینا۔

رابعہ بیگم نے محبت سے قنوت کو ساتھ لگا لیا۔

ارے نہیں پھوپھو جان ____ یہ سر ہے کسی رئیس زادے کا بینک اکاؤ
نہیں جو کمزور پڑ جائے گا۔

رابعہ بیگم اس کی ذومعنی بات نہ سمجھتے ہوئے ہنس دیں۔

ایسا لگتا ہے کہ تم خوش نہیں ہو۔

رابعہ بیگم نے بغور قنوت کے چہرے کی کسی سخت شکن کو ابھرتے دیکھ کر کہا

میں ____ میں تو بہت خوش ہوں ____ بھلا اسے بھی کسی شے کی طلب
جاتی ہے، جس کے پاس اچھے انسان کی بخشی ہوئی قبولیت کی سند ہو۔ جس کے قبضے
ایک دل ہے۔ جس کی روح کا ناتا کسی روح سے بندھا ہو۔ کسی کے نام سا
یادوں کے حسین میلے، وفا کی انوکھی داستاں، سب میرے ہیں۔ جس شخص کے پا
کچھ ہو ____ وہ خوش نہ ہو گا تو اور کیا ہو گا۔

رابعہ بیگم دکھ سے بھری طنزیہ گفتگو سن کر اور دکھی ہو گئیں۔

بیٹی میں تمہاری شادی کی بات کرنے آئی تھی۔

رابعہ بیگم نے اس کے کاغذ ایک طرف رکھ دیئے۔

شادی ____ میں نے اس تصور سے جان چھڑا لی ہے۔

قنوت نے تن کر کہا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے ____ عورت کو بڑھاپے میں، مرد کے سہارے کی ضرورت
ہوتی ہے۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے ____ وہ سب کچھ میرے سہارے ہیں اور ان
سب سہاروں کے سنگ زندگی بڑی اچھی گزر سکتی ہے۔

تم ٹھیک ہی کہہ رہی ہو ____ لیکن یہ پہاڑ سی زندگی۔

وہ قنوت کی پیشانی پر پیار بھرا بوسہ دے کر بولیں۔

قنوت چٹان کی طرح اٹل تھی۔

چند منٹ باتیں کرنے کے بعد وہ واپس آ گئیں اور خاموش اپنے اردگرد کے
الات کا تانا بانا بننے لگی۔ وہ اس جال میں پھنس چکی تھی۔ نکلنا اس کے بس میں نہیں
ا۔

www.pdfbooksfree.pk

9

بعض لوگوں کی تقدیریں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ ان کے نصیب میں ا
قسمت کے پیکان لکھے ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے سفر پر محبت کا زاد راہ لے کر
ہیں تو کبھی کرب کے کانٹے راستہ روک لیتے ہیں' کبھی دکھ کے دریا دل کی دنیا
دیتے ہیں اور کبھی یہ ظالم خود غرض دنیا اپنے دریچوں سے درد کی بوچھاڑ کر دیتی ہے

وہ درد سہنا جانتی تھی ____ اگر زندگی کے آنگن میں اسے سکھ نہیں
اس نے دکھ کے کانٹے چن لئے۔ اگر اس سے محبت نہ بانٹی گئی تو نفرت بھی
کرے گی۔ بخش دے گی ____ اس کے اندر سے ایک آہ سی نکلی ____ ا
کمرے میں پہنچا کر خود دل فگار لئے اپنے کمرے میں آ گئی۔

دھم سے پلنگ پر گری اور تڑپ تڑپ کر رو دی۔

امی جان ____

ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے راسخ نے ماں کو پکارا۔

کیا بات ہے۔

وہ چائے کا کپ لئے ڈرائنگ روم میں ہی آ گئیں۔

تشریف رکھئے ____ آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔

راسخ سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

باتیں ____ اب ایسی کونسی باتیں رہ گئیں ہیں۔

رابعہ بیگم بڑی مایوسانہ انداز میں بولیں۔

بہت سی باتیں ہیں امی جان ____ صرف مسئلہ قنوت تو نہیں۔

وہ لاتعلق سا ہو گیا تھا ____ جیسے کبھی قنوت سے واسطہ ہی نہ رہا ہو
دوریاں شاید کبھی قربتوں میں تبدیل ہو سکیں۔

قنوت بہت بڑا مسئلہ ہے بیٹا ____ تم اس معاملے کی باریکی کو نہیں ج
ایک بہن کو چھوڑ کر دوسری سے راہ رسم بڑھا لینا کتنی بے غیرتی ہے۔ ہم لوگو

زیب نہیں دیتیں۔

وہ بے حد پریشان نظر آ رہی تھیں۔

اچھا یہ بتایئے ____ قنوت نے کیا کہا۔

راسخ کو معلوم تھا کہ ماں قنوت کے پاس گئی ہے۔

وہ چٹان کی طرح اٹل ہے ____ کسی صورت نہیں مانتی۔

کیا مطلب؟

راسخ جیسے شرم سے زمین میں گڑھ گیا۔

مطلب یہی کہ وہ اب تم سے شادی کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔

ماں نے بیٹے کو بغور دیکھ کر کہا۔

اچھا ____ یہ بات ہے ____ کسی اور سے کر لے گی۔

وہ ڈھٹائی سے بولا۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ____ وہ اب شادی کے نام سے ہی نفرت کرنے لگی
ہے۔

رابعہ بیگم حقیقت میں قنوت کی طرف دار تھیں۔

راسخ خاموش تھا ____ اس کی وجہ سے ماں بہت اداس ہو گئی تھی۔ لیکن
ب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا ____ وہ یاقوت کے ساتھ بہت آگے پہنچ گیا تھا۔
ب پیچھے ہٹنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔

ماحول چند لمحے پر سکوت رہا ____ پھر رابعہ بیگم نے یوں اس سکوت کو توڑا۔

ویسے بیٹا جو تمہاری حرکت ہے وہ ہے بڑی معیوب سی ____ کوئی آدمی یہ پسند
نہیں کرتا جو تم نے کیا ہے ____ ادھر یاقوت کو ایسا رد عمل نہیں اختیار کرنا چاہئے
تھا۔ جس سے اس کی بہن کی ساکھ متاثر ہوتی۔

یاقوت کے بارے میں پریشان ہونا رابعہ بیگم کا اصول بن چکا تھا۔ انہوں نے
شفقت میاں کے گھر بھی جانا چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ وہ جب بھی وہاں جاتیں شفقت میاں

www.pdfbooksfree.pk

بعض ...ن دیکھتیں۔ ایک مدت کے بعد انہیں بھائی ملا تھا۔ لیکن خود سر اولا
قسم ...ہ بھی نکلتا نظر آ رہا تھا۔ انہیں وہ وقت یاد تھا جب ان کے بھائی نے کہا:
مارا بیٹا کہیں اپنی پھوپھی کا بدلہ نہ لے۔ تو وہ بڑے وثوق سے بولیں تھیں کہ
صاحب یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اب کیا ہو گیا ____ بدلہ لیا جاتا تو بات اور
اب مسئلہ ہی بڑا پیچیدہ ہو گیا تھا۔ راسخ اور یاقوت بہت سنجیدہ تھے ____ وہ
کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن چکی تھی۔ آج اس نے کہہ دیا۔

امی اب وقت بہت ضائع ہو چکا ہے ____ آپ ماموں سے یاقوت کی
کریں ____ وہ ایک دم کہہ تو گیا۔

راسخ ____ تمہیں بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے ____ میں کوئی
لے کر بھائی کے پاس جاؤں گی۔

وہ نہایت شش و پنج کے عالم میں تھیں۔

ایسی کونسی بات ہے امی جان ____ صرف سمجھنے کی بات ہے ____
محسوس کریں تو بڑی نہ کریں تو معمولی۔

وہ شانوں کو جھٹک کر لاپرواہی سے بولا۔

میرے لئے تو یہ بات بہت بڑی ہے۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

ٹھیک ہے۔

راسخ بھی خاموش ہو گیا۔

دوسرے دن وہ آفس سے سیدھا شفقت میاں کے گھر پہنچا۔ اس وقت شا
کا عمل ہو گا۔ دروازہ بند تھا۔ کال بل پر انگلی رکھی اور چند لمحوں کے بعد دروازہ
قنوت نے چونک کر دیکھا اور فوراً" پلٹ گئی۔

کھسیانے سے انداز میں راسخ نے ہونٹوں کو گول کر کے سیٹی بجائی اور
داخل ہو گیا۔

صحن میں زینت بیگم بیٹھی تھیں۔

آداب ممانی جان۔

وہ آج مودب لہجے میں بولا۔

آؤ آؤ بیٹا ____ آجاؤ ____ ڈرائنگ روم میں۔

وہ کام چھوڑ کر ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئیں۔

بیٹھو ____ بادل نخواستہ انہوں نے بڑی خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا۔

آج کیسے بھول پڑے۔

زینت بیگم نے کہا۔

جی ہاں آ ہی گیا ___ کام تھا آپ سے۔

وہ بے دھڑک ہو گیا۔

کام ____ کونسا کام۔

زینت بیگم تذبذب کے عالم میں بولیں۔

امی جان کو کہا تھا ____ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ____ میں نے سوچا
خود ہی قدم بوسی کے لئے حاضر ہو جاؤں۔

وہ بہت ہی مودب ہو گیا۔

ایسی کونسی بات ہے۔

زینت بیگم کا ماتھا ٹھنکا ____ جیسے چھٹی حس بیدار ہو گئی ہو۔

ویسے کرنا تو میں ماموں کے ساتھ چاہتا تھا ____ لیکن خیال ہے کہ آپ سے
ہی بات کر لوں ____ بہتر رہے گا۔

وہ جیسے ہر مرحلے کے لئے تیار تھا۔

ممانی جان میں یاقوت کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

وہ کہتے کہتے زینت بیگم کے چہرے کو بغور دیکھتا رہا۔

مجھے معلوم ہے ____ تم یاقوت کے بارے میں کیا بات کرنا چاہتے ہو اور یہ

www.pdfbooksfree.pk

سب کچھ شریف لوگوں میں نہیں ہوتا ____ ہمیشہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھنا چاہئے۔

زینت بیگم کو غصہ آگیا۔

آپ سب چیزیں چھوڑ دیجئے ____ صرف بتائیے کہ آپ کو یہ چیز منظور ہے ی

نہیں۔ آپ کی بیٹی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے ____ اور یہ ہمارا اٹل فیصلہ ہ

____ اگر تو آپ خود شادی کر دیں گی تو بہتر رہے گا ____ ورنہ ہم عدالت م

____ راغ ____ چلے جاؤ یہاں سے ____ تمہیں ہماری عزت نیلام کرنے

کوئی حق نہیں پہنچتا ____ تم ____ ایسے بھی ہو سکتے ہو ____ میں ابھی راح

بیگم سے بات کروں گی ____ وہ ہاتھوں پر چہرہ رکھے بری طرح سسک اٹھیں۔

امی جان ____ خدا کے لئے ____ میں ہاتھ جوڑتی ہوں ____ اس گ

کو تباہ ہونے سے بچا لیجئے ____

ایک دم قنوت نے ماں کے آگے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے۔

مان جائیے نا۔

قنوت نے کہا۔

میں کیسے مان جاؤں ____ دنیا کیا کہے گی۔ تل بھر نہ محبت نہ مروت اس ب

____ زینت بیگم نے دیکھا۔

وہ جا چکا تھا۔

اس کی خالی کرسی ان کی حالت زار پر قہقہے لگا رہی تھی۔

کیا بات ہے ____ تم لوگ اس قدر پریشان کیوں ہو۔

ادھر سے شفقت میاں نے کہا۔

کچھ نہیں۔

زینت بیگم نے آنسو صاف کئے۔ لیکن اپنے شوہر سے چھپ کر ____ آ

چھپ تو گئے کہ آنے والے کسی بھی برے لمحے کو نہ روک سکے۔ وہ گھر میں ہو

والے ہنگاموں کو جان چکے تھے۔ ان کو تو یاقوت کا سامنا کرتے شرم آتی تھی۔ یہ

کی اپنی بیٹی تھی۔ جس نے قنوت کی زندگی اجیرن بنا دی تھی۔ قنوت زینت بیگم کی بیٹی نہ تھی ____ شاید اس نے ایسا کیا۔ زینت بیگم شاید اسی طرح چاہتی تھی۔ وہ سوچوں میں اترتے چلے گئے کہ ایک دم انہوں نے لحاف شانوں تک کھسکاتے ہوئے زینت بیگم کو پکارا ____ جو واپس چل دی تھیں۔

یاقوت کی ماں ____

جی ____ کیا بات ہے۔

زینت دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتے اندر آتے بولیں۔

بیٹھو ____ ابھی کام ختم نہیں ہوا۔

وہ بولے _

آ رہی ہوں ____ چائے کا پانی رکھ آؤں۔

وہ اٹھتے ہوئے بولیں۔

بہت وقت ہے ____ پھر بنا لینا ____ لڑکیاں اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔ وہ حقیقت میں یاقوت کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے تھے۔

ہاں چلی گئیں ____

زینت بیگم نے دروازے سے بالکونی پر جھانکتے ہوئے کہا۔

شام ڈھلتے ہی سردی کا احساس بڑھ جاتا ہے ____ بیٹھ جاؤ نا ____

شفقت میاں بیٹھ کر اچھی طرح لحاف کو لپیٹتے ہوئے بولے۔

زینت بیگم چپ سی تھیں۔ وہ نہ جانے کیوں شوہر سے سامنا کرتے شرمسار سی کیوں تھیں۔

زینت ____

جی ____ ان کے سوالیہ انداز پر زینت تھرا سی گئی۔

اس گھر میں لاقانونیت سی پھیل گئی ہے ____ میرا مطلب کہ کیا ہو رہا ہے ____ ہر شخص من مانی کرنے لگا ہے۔ وہ آخر میں تلخ ہو گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

جی ہاں ____ یہی کچھ میں سوچتی رہتی ہوں ____ کوئی کسی کی بات ہی نہیں مانتا ___ بیٹا تو وہ بیوی لے کر علیحدہ ہو گیا ___ اور بیٹیاں ___

زینت بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ____ بات مکمل کرنا دوبھر ہو گیا۔

تم کیا سمجھتی ہو ____ مجھے کسی بات کا علم نہیں ____ سب کچھ میرے سامنے ہو رہا ہے میں سب دیکھ اور محسوس کر رہا ہوں ____ کون کیسے تباہ ہو گا ____ وہ میں نہیں جانتا۔ شفقت میاں انتہائی رنجیدہ نظر آ رہے تھے۔ دل کی ویرانی چہرے پر عیاں تھی۔

آپ کس کو مجرم ٹھہراتے ہیں۔

زینت بیگم نے چونک کر کہا۔

میں کسی کو مجرم نہیں ٹھہراتا ___ لیکن یہ سب کچھ قنوت کے ساتھ کیوں ہے۔ میں چاہتا تھا اگر اس کی ماں نہیں تھی ___

نہیں نہیں ___ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ____ میں اس کی ماں ہوں ____ میں نے اسے کبھی سوتیلے پن کا احساس نہیں دلایا۔

زینت بیگم جیسے بری طرح تڑپ اٹھیں ____ اور آنچل میں منہ دیئے رو دیں۔ وہ اوپر بیٹھی ماں باپ کی گفتگو سن رہی تھی ___ وہ جانتی تھی کہ اس گھر کو پریشانیوں سے ہمکنار کرنے والی وہی تھی ___ لیکن کیا کیا جائے ____ راسخ اس کی رگ رگ میں سما چکا تھا ___ وہ بہت کوشاں تھی کہ کسی طرح قنوت کا رشتہ کسی اچھی جگہ ہو جائے۔ لیکن قنوت کے مناسب کوئی لڑکا نہیں مل رہا تھا۔ وہ حسن و سیرت میں کسی سے کم نہ تھی۔ وہ قنوت کی کسی جگہ شادی کر کے والدین کے بوجھ کو کم کرنا چاہتی تھی۔ قنوت کی تباہی کی ذمہ داری اسی کے سر آ رہی تھی ____ فراز تو اپنی بیوی کے ساتھ خوش تھا۔ وہ ہفتے عشرے میں ایک مرتبہ آتا اور چند لمحے گزارنے کے بعد چلا جاتا۔ اسی سلسلے میں راسخ اور یاقوت نے ایک ملاقات میں ایک دوسرے سے کہا۔

یاقوت ____

راسخ نے گولڈن باغ کے ایک خوبصورت کونے میں بچھی ہوئی سنگ مرمر کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہوں ___ یاقوت قریب کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

میں چاہتا ہوں کہ کوئی بہتر رشتہ تلاش کر کے قنوت کی شادی کر دی جائے۔

راسخ کے پاس بدنامی سے بچنے کا صرف یہی ذریعہ تھا۔

یہ بات تو درست ہے ___ لیکن اب باجی شادی کی طرف آتی ہی نہیں ___ بلکہ وہ نام ہی نہیں لینے دیتی۔

یاقوت نے بڑی الجھن میں الجھتے ہوئے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے ___ لیکن ماموں کے اصرار پر انکار نہیں کر سکتی۔

راسخ نے اپنا عندیہ پیش کیا۔

یہ تو ٹھیک ہے ____ بات دل کو لگتی ہے۔

یاقوت نے بالوں کو درست کیا۔

چند لمحے دونوں خاموش رہے ___ پھر یاقوت نے سکوت کو توڑا۔

کیا سوچنے لگے۔

میں سوچ رہا ہوں کہ انصار علی اچھا آدمی ہے ___ اس سے بات اگر کی جائے تو ____

کیا وہ Unmarried ہے۔ (غیر شادی شدہ)

یاقوت ایک دم سے چونک گئی۔

ہاں ___ لگتا تو ایسا ہی ہے ___ پوچھ لیں گے۔

راسخ نے شانے جھٹکے ____

دیکھ لو ___ کوشش کر کے دیکھ لو۔

یاقوت تو سامنے آتے بیرا کو دیکھتی رہی جو چائے کی طشتری اٹھائے ان کی جانب

www.pdfbooksfree.pk

ہی آرہا تھا۔

لیجئے سرکار۔

بیرا چائے رکھنے کے بعد پلٹ گیا۔

سورج مغرب کی آتشیں گود میں چھپنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹھنڈی دلفریہ چل رہی تھی۔ باغ کا کونہ کونہ مہک اٹھا تھا ____ گل لالہ اور بنفشہ کے پھولو شام کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا تھا۔ خراماں خراماں ٹھہر ٹھہر کر چلنے والی ہوا لبھا دینے والا نظارہ پیش کر رہی تھی۔

یاقوت ____

راسخ نے راہ چلتے چلتے یاقوت کو قریب کر لیا۔

کیا بات ہے۔

اب شادی کر لو تو بہتر ہے۔

راسخ مرا جا رہا تھا۔

شادی کیسے ہو ____ جب تک باجی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ____ شاید ہو سکتی۔ یاقوت نے بڑی نا امیدی سے کہا۔

اچھا ____ دیکھیں گے۔

دونوں چلتے ہوئے گولڈن باغ سے باہر آگئے۔

باہر گاڑی کھڑی تھی ____ راسخ نے یاقوت کو بٹھایا ____ اور شام ہی اسے اس کے گھر چھوڑا ____ دروازے سے باہر شفقت علی کھڑے تھے۔ کو دیکھ کر وہ ٹھٹھر سی گئی۔ لیکن اب چھپنے کا فائدہ؟ وہ قریب سے ہوتی ہوئی اند دی۔

اور راسخ پھنس گیا۔

اندر نہیں آؤ گے۔

شفقت میاں نے کہا۔

جی نہیں شکریہ ____ کام بہت ہے ماموں جان ____

راسخ نے جان چھڑانے کی کوشش کی ____

ایسا نہیں بیٹا ____ اب آئے ہو تو بیٹھو چائے پی کر جاؤ۔

وہ زبردستی اسے ڈرائنگ روم میں لے گئے۔

یاقوت بہت تھکی ہو گی ____ قنوت بیٹی ____

جی بابا ____

اپنے کمرے سے یاقوت نے آواز دی۔

جلدی آؤ ____ مہمان کے لئے چائے بناؤ۔

شفقت میاں کی طنز پر راسخ سیخ پا ہو گیا ___ لیکن بولا نہیں۔

آپ مجھے اجازت ہی دیجئے۔

وہ ایک دم اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا۔

ارے نہیں بیٹھو ____ بیٹا۔

شفقت میاں نے پلٹ کر کہا۔

جی نہیں ____ وہ ایک لمحے کو رکا اور دروازہ سے نکل گیا۔

خبیث ____ ہنہ ____

نفرت سے شفقت میاں نے شانے جھٹکے اور ڈرائنگ روم سے باہر نکل آئے۔

وہ بہن سے دو ٹوک بات کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے صلح کی تھی اس نے۔ میرے گھر کو بدامنی کی آگ میں جھونک دیا۔ اس سے تو بہتر تھا ساری عمر کو غائب اور لا علم ہی رہتے تو بہتر تھا۔ خاک ایسی ملاقات کا مزا جس میں جذبات لہو لہو ہو گئے ہوں۔ اک لٹ جائے اور اک بس جائے ____ نہیں نہیں ____ میں ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گا۔ میں اپنی قنوت کے ارمانوں کا کبھی خون نہیں ہونے دوں گا۔

اور

ادھر بات ہی اور تھی

www.pdfbooksfree.pk

رابعہ بیگم عجیب قسم کے مخمصے میں پھنس گئی تھیں۔ راسخ نے شرم و حجاب
پردہ الٹ کر اصلی صورت برسرعام لاکھڑی کی تھی۔ وہ ایک ہی بات پر اڑا ہوا تھا۔ ا
کا اصلی چہرہ سامنے آگیا تھا۔

اب تو یاقوت سے شادی ہو کر رہے گی ____ بس یہ میرا اٹل فیصلہ ہے۔

قالین پر بھاری بوٹ میں بند پاؤں مار کر بولا۔

آخر کس لئے ____ کون سے سرخاب کے پر لگ گئے ہیں یاقوت

____ قنوت ہزار درجہ خوبصورت بھی اور شرم والی بھی ____

بس رہنے دیجئے ____ جاہلوں والی شرم ____

وہ بڑی کراہت سے ہونٹ سکیڑ کر بولا۔

اچھا ____ عورت کی شرم اس کا زیور ہے۔

رابعہ بیگم نے دلیلیں دے کر اسے قائل کرنے کی کوشش کی ____ لیکن
بے سود ____ آپ نے ماموں کا رویہ دیکھا ____ جیسے میں ملازم ہوں ان لوگوں
کا۔ مجھ سے اس طرح بات کرتے ہیں ____ جیسے میری کوئی حیثیت ہی نہیں
____ میں نوکر ہوں ان کا ____

وہ غصے میں پاگل ہو رہا تھا۔

ارے بیٹا ____ جس مقام پر وہ کھڑے ہیں ____ ذرا ایک لمحے
لئے خود کو محسوس کرو۔

چھوڑیں امی جان ____ آپ جائیں تو سہی ____

وہ ماں کی بات کو ٹال گیا۔

چنانچہ دوسرے دن رابعہ بیگم شفقت میاں سے ملنے ان کے پاس پہنچ گئیں۔

آؤ آؤ ____ میری بہن کیسے آئی ہو۔ تمہیں فرصت تو ملی۔

شفقت میاں کے لہجے کی چبھن وہ سمجھ چکی تھی ____ جس کرب سے وہ گز
رہے تھے۔ واقعی ایک تکلیف دہ بات تھی۔

آپ کے پاس آنے میں مجھے کسی فرصت کی ضرورت نہیں ____ میرے بھائی
کا گھر ہے۔ جب جی چاہے گا آجاؤں گی۔

رابعہ بیگم کھسیانی سی مسکراہٹ کے ساتھ شفقت میاں کے قریب ہی بیٹھ گئیں۔ چند
لمحوں کی تاخیر کے بعد زینت بیگم چائے لے آئیں۔

اس کی کیا ضرورت تھی۔

رابعہ بیگم نے تکلف کیا۔

ہاں، ہاں! اس کی کیا ضرورت تھی ____ تم جب چاہو بیرے کو حکم دو ____
کے تیار ____ شفقت میاں بھرپور طنز سے بولے۔

وہ چونک گئیں ____ شفقت میاں کے طیش کا مطلب جان چکی تھیں
____ آج مسئلے کا حل تلاش کرنے آئیں تھیں۔

میں آپ کی خفگی کا مطلب سمجھتی ہوں۔

پھر بھی تم نے آکر نہیں پوچھا کہ میں کس حال میں ہوں۔

شفقت میاں چائے کی چسکی لیتے ہوئے بولے۔

کیا کرتی ____ شرمندگی کے مارے آنکھ نہیں اٹھا سکتی۔

رابعہ بیگم زمین میں گڑھی جا رہی تھیں۔

تم تو شرم میں رہ گئی ____ اور ہم ____

شفقت میاں آگے بات نہ کر سکے ____ جیسے قوت گویائی ساتھ چھوڑ گئی ہو۔

بھائی میں اسی مسئلے پر بات کرنے آئی ہوں کہ اب کیا کیا جائے۔

وہ بولیں۔

تم بتاؤ ____ اب کیا کریں ____ میری معصوم بچی کے جذبات کو ٹھیس

شفقت میاں بولے۔

اور زینت بیگم منہ میں بددعائیں ____ (سارا قصور آپ کی بیٹی کا ہے) وہ دل

www.pdfbooksfree.pk

میں کہہ گئیں۔

جی شفقت بھائی قنوت کے جذبات کو بری طرح ٹھیس پہنچائی ہے۔ وہ
کے گھر میں سب سے اچھی تھی۔

ان کا بہت دل چاہا کہ ایک ایک بات منظر عام پر لے آئیں جو ان کی
کرتی پھرتی ہے۔ جب اسے بہن کا دکھ نہیں تو میرا بیٹا کیوں پریشان ہو ___
اس وقت وہ خاموش رہیں۔ وہ زیادہ بحث مباحثے میں بھائی کو اور پریشان کرنا
تھیں۔

بھائی جان ___ ایک التجا ہے میری ___ اگر آپ مان لیں تو
گڑگڑاتے ہوئے بولیں۔

کیا ___

شفقت میاں چونک گئے ___ زینت بیگم نے بھی کان کھڑے کئے

آپ اپنی ضد سے باز آجائیں ___ راسخ اور یاقوت کی شادی ہونے دیجئے
بڑے دل گردے کے ساتھ کہہ گئیں۔

ہیں ___ یہ تم کہہ رہی ہو ___ ایک کے ارمانوں کا خون کر
دوسری کا گھر آباد کر دوں ___ یہ کس طرح ہو سکتا ہے ___

وہ عالم کرب میں جیسے سسک اٹھے۔ قنوت کی بربادی انہیں لے ڈوبی
ہی وہ بے ماں کے پروان چڑھی تھی۔ بچپن لڑکپن محرومیوں کا شکار رہا اور
میں اگر تھوڑی سی خوشیاں اسے میسر آنے لگیں تو راسخ اور یاقوت نے
لیں۔ چند لمحے سوچوں کے عمیق غار میں اترتے چلے گئے۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں بھائی ___ اسی میں دونوں خاندانوں کا
___ آگے میں کیا کہوں ___ میرا تو مقصد آپ کو مشورہ دینا تھا ___
کیا معلوم کہ میں نے راسخ اور یاقوت کو کس طرح سمجھایا ___ بلکہ
سرزنش بھی کیا۔ وہ دونوں اتنے آگے بڑھ چکے ہیں کہ اب ان کا اصل مقا

نا بہت مشکل ہے۔ زینت بیگم یاقوت کی بجائے اپنے آپ کو مجرم تصور کر رہی تھیں
ور یہ بات ہے بھی درست کہ اگر یاقوت نے ان کی کوکھ سے جنم نہ لیا ہوتا تو ایسا نہ
ہوتیں ___ اب مسئلہ صرف یہ تھا کہ قنوت کو بھی انہوں نے بیٹی جیسا پیار دیا تھا
___ اور وہ اس کی حق تلفی بھی نہیں کرنا چاہتی تھیں ___ وہ شوہر کے سامنے اپنے
آپ کو ہمیشہ گناہ گار کی حیثیت سے لے کر آتیں۔ گو شفقت میاں نے کبھی ایسی بات
کی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ قنوت کی پرورش میں زینت نے کوئی دقیقہ فروگذاشت
ہیں کیا ___ پھر وہ اسے مجرم ٹھہرا کر اس کو افسردہ کرنا نہ چاہتے تھے ___ وہ تو
ود ہی شرمندہ شرمندہ سی رہتی تھی۔ قنوت سے یوں بات کرتی جیسے مدتوں پہلے اس کی
رم ہو ___ اس کی تباہی و بربادی کی ذمہ دار ہو ___

ڈرائنگ روم کا ماحول خاصا سوگوار تھا ___ ٹن سے کلاک نے سہ پہر کے
ین بجا دیئے تھے ___ اس کے ساتھ ہی کال بل پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا۔

میرا خیال ہے قنوت بیٹی آگئی ہے۔

زینت بیگم کہتے ہوئے اٹھیں۔

اسلام و علیکم امی ___

قنوت محبت سے ماں کے رخسار پر پپی لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

چل ہٹ شریر ___

وہ محبت سے اسے دیکھتی ہوئی دروازہ بند کر کے پلٹ آئیں۔

کھانا گرم کر دوں بیٹی ___

نہیں امی ___ آج کچھ نہیں کھانا۔

وہ بالکونی پر کھڑے ہو کر ماں سے بولی۔

کیوں؟

زینت حیرانی سے بولیں۔

آپ کو نہیں معلوم ___ آج پارٹی تھی نا ___ نویں جماعت نے دسویں کو

www.pdfbooksfree.pk

دی تھی ___ قنوت نے ماں کو یاد دلایا۔

اچھا اچھا ___ الوداعی پارٹی۔

ہوں ___ وہ مسکراتی ہوئی واپس کمرے میں آ گئی ___ اور زینت
ڈرائنگ روم میں چلی گئیں۔

قنوت آئی ہے۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

جی ہاں ___ قنوت بیٹی ہے ___ پارٹی تھی نا آج سکول میں ___
رہی ہے کچھ نہیں کھانا ___ زینت ہنس دیں اور اس کے ساتھ شفقت میاں
رابعہ بیگم بھی ہنس دیں ___ اس نے بڑا کچھ کھا لیا ہو گا ___ کومل سا وجود
___ میری بیٹی کا ___ شفقت میاں نے کہا۔

اچھا ___ بھائی ___ آپ اس بارے میں سوچیے ___ دو
خاندانوں کی عزت بچ جائے گی۔ رابعہ بیگم نے چادر اوڑھ لی۔

ارے ارے ___ پھوپھو جان کہاں جا رہی ہیں آپ ___ ر
___ زینہ اترتے ہوئے قنوت نے کہا۔

ہاں بیٹی ___ اب جاؤں کب کی تو آئی ہوئی ہوں۔

زینت بیگم کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے رابعہ بیگم نے قنوت کو ساتھ لگا لیا۔
اس کے دراز بال کولہوں تک لٹکے ہوئے انہیں بہت ہی اچھے لگے۔

آپ کا مسئلہ حل ہو گیا۔

وہ زینت بیگم کے منہ کو دیکھ کر بولی۔

مسئلہ ___ کونسا مسئلہ بیٹی ___ زینت بیگم نے کہا ___

ہاں امی جان ___ میں اس گھر کے شکستہ گھٹے گھٹے ماحول کو بخوبی دیکھ
ہوں ___ اور میں یہ جانتی ہوں کہ پھوپھو جان ہفتے عشرے کس گتھی کو سلجھانے
ہیں۔ یہ گتھی سلجھی ہوئی ہے ___ اس میں اب کوئی الجھن نہیں ہے ___ میں

اپنی بہن کو راسخ کی ڈولی میں بٹھاؤں گی ___ یاقوت بخوشی راسخ کی دلہن بنے مجھے
کوئی اعتراض نہیں ہے ___ آپ نے اس بات کو اتنا طول کیوں دیا ہے۔ یہ کوئی
انہونی بات تو نہیں ___ تو پھر میرا راسخ کے ساتھ کونسا نکاح ہوا تھا ___ میرا
اس کے ساتھ کوئی اٹوٹ رشتہ نہیں ہے۔ نہ تھا۔ ایک منگنی تھی ___ ٹوٹ گئی
___ منگنیاں تو ٹوٹتی ہی رہتی ہیں۔ جائیے آپ تیاری کیجئے۔

بیٹی ___ یہ تم ___

زینت بیگم تو ہکا بکا اس کا منہ دیکھتی رہ گئیں، اور رابعہ بیگم گویا ہوئیں۔ ہاں
پھوپھو جان تیاری کیجئے ___ کوئی دن اچھا دیکھ کر تاریخ مقرر کر لیجئے۔ وہ دل کھول کر
وسیع النظری کا ثبوت دے رہی تھی۔

میری بچی ___ اللہ تمہیں خوش رکھے ___

رابعہ بیگم اور زینت بیگم نے ایک ساتھ قنوت کو گلے لگا لیا ___

تمہیں اس رشتے پر کوئی غم تو نہیں۔

رابعہ بیگم نے اس کے معصوم حسین چہرے کو دیکھ کر کہا۔

غم کس بات کا پھوپھو جان ___ یاقوت میری بہن ہے ___ مجھے اس کی
خوشی ہر حال میں عزیز ہے۔

وہ کس قدر وسیع القلبی کا ثبوت دے رہی تھی۔

اچھا ___

وہ قنوت کو پوری طاقت سے سینے کے ساتھ بھینچتے ہوئے بولیں۔

ہاں، ہاں ___ امی آپ کیوں حیران ہیں ___ میں بہت خوش ہوں ___

قنوت نے سر ہلا کر زینت بیگم کو جیسے راسخ سے لاتعلقی کا یقین دلایا۔

کون جانے یہ تعلق ٹوٹا تھا کہ نہیں ___ محبت کا روحانی رشتہ اس کی نس نس
میں سما چکا تھا ___ راسخ کی محبت اس کے جسم میں گردش کرتے خون کی طرح تھی
___ لیکن وہ اس گھر کو بچانا چاہتی تھی ___ پریشانیوں سے دکھوں سے حسرتوں اور

www.pdfbooksfree.pk

پیاس بھری زندگی سے ___ وہ چہرے پر دکھ کی پرچھائیں پھیلا کر والدین کو ہمیشہ کے لئے اداس کرنا نہ چاہتی ___ اس کا باپ تو پہلے ہی اس کی مسکراہٹ دیکھنے کے لئے ترپتا رہتا تھا۔ اب اس نے ہمیشہ کے لئے اداس چہرے کو خیرباد کر دیا تھا ___ وہ زندہ رہے گی ___ ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ ___ وہ طلوع سے غروب کے درمیان کا فاصلہ طے کرے گی۔ یہ سفر بڑا صبر آزما تھا۔ طلاطم خیر طوفانوں کو روکنا تھا ___ بہاروں کو نوچ کر خزاں میں بسانا تھا ___ تیز آندھیوں میں لرزتے پتے کے ساتھ تھا۔

10

حالات سے سمجھوتہ تو اس نے کر لیا تھا۔ لیکن اس کے اندر کی ویرانی کم نہ ہو سکی۔ درد فراق نے اس کے اندر کی عمارت کو نوچنا شروع کر دیا۔ لیکن اس نے آہ نہ کی ___ اس وار کو بھی وہ بڑی آسانی سے سہہ گئی ___ چند دنوں کے بعد یاقوت اور راسخ کی شادی ہو گئی ___ بڑی بہن بن کر اس نے یاقوت کو ڈولی میں بٹھایا ___ راسخ کے گلے میں دو ہزار کا ہار ڈال کر اس نے اپنے صبر کا امتحان پاس کر لیا تھا ___ رخصتی کے وقت بہن کو گلے لگا کر جب وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تو یوں احساس ہوا جیسے ساری کائنات ان آنسوؤں کے سیلاب میں بہہ کر پیوند خاک ہو جائے گی۔ وہ اپنے وجود کو جیسے فضا میں تحلیل کرنا چاہتی تھی ___ اور جب اس نے یاقوت کو راسخ کے پہلو میں کھڑا کیا تو اس نے کہا ___ تمہیں یاقوت مبارک ہو راسخ ___

راسخ نے جھکے ہوئے سر کو ایک لمحہ کے لئے اوپر اٹھایا۔ چار نظروں کا تصادم کتنا قیامت خیز تھا۔ یہ مبارک نہ تھی۔ ہزاروں من وزنی آہنی گولا تھا۔ جو اس نے راسخ کے احساس پر پھینکا تھا۔ اس نے دیکھا وہ بڑی تر و تازہ اور نکھری نکھری سی لگ رہی تھی ___ کیا اسے دکھ نہیں ہوا۔ وہ دل میں بڑ بڑا کر رہ گیا۔ ایک کھسیانی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی ___ اس نے پلٹ کر قنوت پھر دیکھنا چاہا ___ لیکن وہ کسی عورت کے بلانے پر جا چکی تھی' یاقوت کے چلے جانے سے ماحول اداس سا ہو گیا تھا۔

زینت بیگم اور شفقت میاں چپ چپ سے رہنے لگے تھے ___ یا عالی کے ساتھ تھوڑی بہت گفتگو کر لیتے۔ وہ بھی باقاعدہ سکول جانے لگی تھی۔ آج بھی سویرے سویرے ناشتے سے فارغ ہو کر وہ سکول روانہ ہو گئی۔ ابھی پہلا پریڈ شروع بھی نہیں ہوا تھا کہ میڈم کا بلاوا آ گیا۔

www.pdfbooksfree.pk

آ رہی ہوں۔

قنوت نے پرس اٹھایا اور نائب قاصد کے ساتھ ہی چل دی۔

اجازت ہے میڈم۔

قنوت نے آفس کے دبیز پردے کو سرکاتے ہوئے کہا۔

ہاں' ہاں آؤ قنوت ____ تم سے چند باتیں کرنا تھیں۔

میڈم بہت خوش دلی سے بولی۔

قنوت سامنے کرسی پر دراز ہو گئی۔

ذاتی سا سوال ہے ___ پلیز مائنڈ نہ کرنا ____

میڈم نے آداب گفتگو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہا۔

آپ بے تکلف پوچھیں ____ میری ذاتیات پر آپ کو اختیار ہے۔

وہ فراخ دلی سے مسکرائی۔

شکریہ _ میڈم نے کہا۔

اچھا سب سے پہلے تو تمہیں مبارک ہو ____ تمہیں بی ایڈ گریڈ مل گیا ہے۔

اوہ میڈم ____ بہت اچھا ____ لیکن کس سکول میں ___

مسرت سے وہ جھوم اٹھی ____

اسی میں ____ مسز نصرت کی جگہ پر ____ وہ بغیر تنخواہ لمبی چھٹی پر چلی گئی ہیں۔ یہ تو بہت اچھا ہوا میڈم ___ اس کے لئے میں آپ کی شکر گزار ہوں۔

وہ احسان مند نظروں سے دیکھنے لگی۔

تمہارا حق بنتا تھا ____ کسی شکریہ کی ضرورت نہیں۔

میڈم نے وسیع القلبی کا ثبوت دیا۔

چند منٹ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں ____ ایک دم میڈم نے بات رخ بدلا۔

قنوت سنا ہے تم نے اپنے منگیتر سے اپنی چھوٹی بہن کی شادی کر دی۔

میڈم کا انداز سوالیہ اور حیرت ناک تھا۔

جی ہاں میڈم ____ اسی میں میرے خاندان کی عافیت تھی۔

قنوت نے مختصر سا جواب دیا۔

لیکن تم دونوں تو ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔

جی ہاں ____ کرتے تھے ____ لیکن وقت کے بعد اس کی پسند کا معیار بدل گیا۔

اس کے انداز میں حد درجہ مایوسی پائی گئی تھی۔ لیکن وہ مضبوط اعصاب کی مالک تھی۔ کیسا وقت؟

میڈم کی حیرت عروج تک پہنچ گئی۔

یہی ___ کہ جو وہ چاہتا تھا ____ مجھ میں نہیں حاصل ہو سکا ____ اور بس ___ وہ بات کو مختصر کر کے صرف اتنا ہی کہہ سکی۔

ہوں _____

میڈم نے آئندہ اور کوئی بات کرنا مناسب نہ سمجھا ____ کیونکہ جب بہن کا معاملہ آجاتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اندر کوئی بات ہو گی۔ جو وہ منظر عام پر لانا پسند نہیں کرتی تھی۔ اسی بحث میں 12 بج چکے تھے۔

اجازت ہے۔

قنوت نے کہا۔

بالکل ____ میڈم نے مسکرا کر کہا۔

وہ کمرے سے نکل گئی۔

بہت عظیم ہو تم ____ Very Good

میڈم خود سے تحسین آمیز جملے بول کر خاموش ہو گئی۔

سکول بند ہونے کے بعد وہ گھر پہنچی۔ آج راسخ اور یاقوت آئے ہوئے تھے ___ زینت بیگم نے معہ لوازمات کے چائے پیش کر دی تھی۔ ہنسی مذاق ہو رہا تھا

www.pdfbooksfree.pk

___ لیکن شفقت میاں خاموش کرسی پر بیٹھے حقے کا کش پہ کش لے رہے تھے ___ ویسے بھی کئی دنوں سے طبیعت خراب تھی اور اپنے کمرے میں ہی صاحب فراش تھے۔

راہ داری کو عبور کر کے وہ اپنے کمرے میں ہی چلی گئی۔

باجی نہیں آئی۔

یاقوت بولی ___ وہ دراصل اپنی ماں کے گوش گزار کرنا چاہتی تھی۔

سکول سے آئی ہے ___ تھکی ہوئی جو ہے۔

زینت بیگم نے بات کو ختم کرنا چاہا۔

بہت دیر دونوں بیٹھے رہے ___ قنوت نے راسخ کا سامنا کرنا مناسب نہ سمجھا۔ شام ہوتے ہی دونوں اپنے گھر روانہ ہو گئے۔

تین ماہ گزر گئے ___ یاقوت نے ہسپتال پھر جوائن کر لیا تھا۔ وہ ہی صبح جانا اور شام کو واپس گھر آنا ___ پھر وہ امید سے بھی تھی۔

سردیوں کی یخ بستہ رات تھی ___ سائیں سائیں کرتی تاریک رات ___ دل نگل جانے والا سناٹا ___ چاروں جانب ہو کا عالم ___ آج کوٹھی کے باہر والی بتی بھی غائب تھی ___ گاڑی سے اترتے راسخ نے سٹریٹ لائٹ میں رسٹ واچ دیکھی ___ شب کے نو بج چکے تھے۔ اپنی دانست میں تو وہ کراچی سے بہت جلد لوٹ آیا تھا۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا ___ سلام صاحب۔

وہ بہت بڑے رئیسوں کی طرح سر ہلا کر کوری ڈور سے ہوتا ہوا ہال میں پہنچ گیا ___ جہاں صرف رابعہ بیگم نماز کے بعد وظائف میں مشغول تھیں۔

آپ اکیلی ___ یاقوت نہیں آئی ہسپتال سے _

وہ چاروں جانب دیکھ کر بولا۔

نہیں بیٹا ___ ابھی تک تو نہیں آئی۔

وہ پھر پڑھنے میں مصروف ہو گئیں۔

وہ پلٹ کر ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔

نہیں ہیں ___ کب لوٹیں گی۔

وہ شدید طیش میں آگیا ___ خون ابل کر کانوں کے رستے جیسے رسنے لگا ہو۔

معلوم نہیں ___ وثوق سے کہہ نہیں سکتا۔

چوکیدار نے فون رکھ دیا۔

کیوں بیٹا ___ آرہی ہے یاقوت ___

نہیں امی ___ وہ ڈاکٹر احمد کے ساتھ کسی دعوت میں گئی ہے۔

اچھا ___

رابعہ بیگم بیٹے کا موڈ دیکھ کر اور کچھ کہنے کی بجائے خاموش ہو گئیں۔

وہ عالم اضطراب میں ٹہلتا رہا۔

تم آرام سے کھانا کھا لو ___ ملازم میز پر لگا گیا ہے ___ وہ آجائے گی ___ رابعہ بیگم تو ہمیشہ سے یاقوت کو ناپسند کرتی تھیں ___ لیکن بیٹے نے ان کی ایک نہ چلنے دی۔

ارے آپ . . . جاگ رہے ہیں ابھی تک

اندر داخل ہوتے یاقوت نے حیرانی سے کہا۔

ہاں ___ تمہارا مطلب کہ تمہیں بھول کر سو جاؤں ___ تاکہ تم جب جی چاہے آؤ ___ اور جب جی چاہے چلی جاؤ۔

وہ ہاتھوں کو نچا کر زبردست غصے میں بولا۔

راسخ ___ تمہیں کیا ہو گیا ہے ___ ارے بابا ___ میری جاب ہی ایسی ہے۔ وہ بڑے ٹھنڈے لہجے میں جوڑے کی پنیں نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔

تمہاری جاب سے مجھے اختلاف نہیں ہے۔

وہ شانہ جھٹک کر بولا۔

www.pdfbooksfree.pk

توکس بات سے اختلاف ہے۔

وہ پھر گویا ہوئی۔

تمہارا ڈاکٹر احمد کے ساتھ اس طرح دعوتوں میں جانا۔

وہ سچی بات کہہ گیا۔

او ہو ____ مرد ہو نا ____ اسی لئے شکی مزاج ہو ____

وہ صوفے پر بڑے سکون سے بیٹھتے ہوئے بولی۔

کہو تو ملازمت چھوڑ دوں ____

یاقوت نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔

نہیں ____ ایسی بھی کوئی بات نہیں ____ بہرحال تم ذرا جلد گھر آیا کرو۔

وہ پلٹ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ دولت اس کی کمزوری تھی ____ چار پانچ ہزار اس کی تنخواہ تھی تین ہزار کے لگ بھگ وہ لے رہی تھی۔ مل جل کے بہت اچھا گزارہ ہو رہا ____ ایک دو ملازم بھی رکھ لئے تھے ____ یاقوت ایک میڈیکل سٹور بھی چلا رہی تھی۔ وہ ملازمت کیسے چھڑوا سکتا تھا۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود یاقوت کا حلقہ احباب کم نہ ہوا۔ وہ کسی ڈاکٹر کو راسخ کی ہدایت کے مطابق نہ چھوڑ سکی۔ ڈاکٹر احمد یاقوت کے زیادہ قریب تھا غیر شادی شدہ تھا لیکن یاقوت کو زیادہ پسند کرتا تھا ____ اس کے خلوص میں اتنی کشش تھی کہ وہ کبھی بھی انکار نہ کر سکتی تھی ____ اس نے کئی بار سوچا کہ ڈاکٹر احمد سے باجی کی شادی کر دی جائے ____ لیکن قنوت نے تو جیسے شادی نہ کرنے کی قسم کھا لی تھی _ اس سلسلے میں اس نے زینت بیگم سے بات کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔

امی بہت اچھا آدمی ہے ____ بڑا معصوم ____ آپ باجی کی کہیں تو شادی کریں گے نا۔ وہ لجاتے ہوئے بولی۔

شادی تو ہو گی ____ کوئی معقول رشتہ ملے بھی۔

آپ ابو کو ساتھ لے کر ڈاکٹر احمد سے ملئے ____ یقین جانئے آپ کو معلوم

ہو جائے گا کہ وہ کتنا سویٹ انسان ہے۔

گھر بار دیکھا اس کا ____

زینت بیگم نے کہا۔

نہیں گھر تو نہیں دیکھا اس کا ____

یاقوت نے لا علمی کا اظہار کیا۔

اچھا ____ میں چلتی ہوں ____ آپ ضرور باجی سے بات کریں۔

وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

تمہیں میری شادی کی اتنی تشویش کیوں ہے؟

عین زینہ اترتے قنوت نے کہا۔

وہ ایک دم سے ٹھٹک گئی ____ یاقوت کی دانست میں کہ قنوت ابھی سکول میں ہے۔

باجی تم ____ سکول سے آ گئیں۔

وہ حیرانی سے بولی۔

جی ہاں ____ آ گئی ہوں اور تمہاری گفتگو بھی سن لی ہے۔

قنوت کو اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا۔

میں نے کوئی بری بات نہیں کی۔

یاقوت نے آرام سے کہا۔

تم ہر بات کے موضوع کو اپنے تک محدود رکھا کرو۔

انتہائی رکیک لہجہ یاقوت سے برداشت نہ ہو سکا۔

لیکن کیوں ____ تم میری بہن نہیں۔

یاقوت تلملا اٹھی۔

ہوں ____ دنیا داری کے حوالے سے ____

قنوت نے زبردست زہر بھرا نشتر یاقوت کے سینے میں گھونپ دیا۔

www.pdfbooksfree.pk

امی ____

یاقوت ہاتھوں پر سر رکھے سسک اٹھی۔

بیٹی ____ تم تو بڑے حوصلے والی تھی۔

زینت بیگم نے محبت سے قنوت کی پشت پر ہاتھ رکھا۔

بہن کو اس طرح سسکتے دیکھ کر قنوت موم کی طرح پگھل گئی۔

ارے ____ معاف کر دو ____ میری ننھی منی بہن ____ دراصل کبھ
کبھی پیانہ چھلک اٹھتا ہے۔

قنوت نے فوراً" اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

باجی ____ تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔

وہ سسکیوں کے درمیان بولی۔

یہ تمہارا گناہ نہیں تھا ____ مقدر کی بات ہے پگلی ____ یہ ضروری ت
نہیں کہ ہر چاہنے والا پکے بیر کی طرح ہماری جھولی میں گر جائے۔

دونوں طرف مکمل خاموشی رہی ____

لیکن سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا ____ یاقوت دنیا کی باتوں سے تنگ بھی آ گ
تھی ____ اس کے لئے اس نے رابعہ بیگم کو تیار کیا۔

پھوپھو آپ باجی کو سمجھائیں ____ کہ وہ کہیں تو شادی کے لئے مان جا
____ آخر امی ابا کب تک زندہ رہیں گے ____ ابو کا تو حال ہی بہت برا ہ
____ آئے دن کوئی نہ کوئی بیماری لاحق رہتی ہے۔

اچھا بیٹی ____ بھائی سے بات کروں گی۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

اور ایک دن وہ چلی ہی گئیں۔

میں تو اس دن کے لئے ترس گیا ہوں ____ لیکن وہ نہیں مانتی ____
کہتی ہیں۔

شفقت میاں معذوری ظاہر کرتے ہوئے بولے۔

میں سمجھاتی ہوں۔

رابعہ بیگم نے کہا۔

تم کہہ کے دیکھ لو۔

زینت بیگم نے کہا۔

اتنی دیر میں قنوت بھی سکول سے لوٹ آئی تھی۔

رابعہ بیگم نے غور سے دیکھا ____ کچھ کمزور لگنے لگتی تھی۔

آداب پھوپھو جان ____

وہ ان کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے بولی۔

کیسی ہو میری بچی ____

ٹھیک ہوں ____ آپ سنائیں۔

خدا کا شکر ہے۔

رابعہ بیگم نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

تم سے کچھ کہنا تھا بیٹی۔

کہئے ____ میں جانتی ہوں ____ کیا کہنا ہے آپ نے ____ آج کل
ب گھر والوں پر ایک ہی بھوت سوار ہے ____

قنوت ہنس کر بولی۔

ٹھیک تو ہے میری بچی ____ یہ چاند سا مکھڑا گھونگھٹ میں کتنا بھلا لگے _

رابعہ بیگم نے قنوت کو ساتھ لپٹا لیا اور اس کی سفید روشن پیشانی کو چوم کر
لیں۔

مجھے نہیں کرنا شادی پھوپھو جان ____

وہ بڑی بیزاری سے بولی۔

دیکھو، میری بچی! ____ انسان صرف اپنے لئے ہی نہیں جیتا۔ اردگرد کے

www.pdfbooksfree.pk

لوگوں کا بھی اس کی زندگی پر حق ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو ہمارے اپنے ہیں۔ جن کی خوشیاں اور سکھ ہمیں عزیز ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہمیں وہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ جو ہمیں پسند نہیں ہوتا۔ لیکن دوسروں کو پسند ہوتا ہے۔ اپنے باپ کی خاطر تمہیں شادی کرنا پڑے گی۔ کیا معلوم جو شخص تمہاری زندگی میں ہے۔ کتنا اچھا ہو۔۔۔۔

رابعہ بیگم چند ثانئے خاموش ہو گئیں ____

شفقت میاں لاٹھی کا سہارا لئے باہر صحن میں ہی آگئے۔

ابو جی ____ مجھے کہا ہوتا ____

قنوت نے اپنے دائیں بازو کو شفقت میاں کی کمر میں حائل کیا اور صحن لے آئی۔

تیرا باپ تیری خوشی دیکھنا چاہتا ہے۔

رابعہ بیگم نے بغور قنوت کی طرف دیکھا۔

مان جاؤ ____ میری بچی ____ ہم کب تک زندہ رہیں گے ____

باپ کی گڑگڑاہٹ اس سے دیکھی نہ گئی۔

ٹھیک ہے پھوپھو ____ جیسے آپ چاہیں ____

وہ اپنے کمرے کا زینہ چڑھ گئی ____ اور جب دوسرے دن یہ بات یاقوت ڈاکٹر احمد کو سنائی تو اس کے چہرے پر کوئی خاص تاثرات نہ تھے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنی بڑی خوشی آپ کو سنائی ____ اور آپ خوش نہیں ہوئے ____ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

ارے بیٹھو تو سہی ____ وہ اسے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

آپ اس بات سے خوش کیوں نہیں ہوئے۔

یاقوت نے کہا۔

دراصل یہ خوشی میری ماں کی ہے۔

ڈاکٹر احمد نے سکون سے کہا۔

آپ کو کیوں نہیں؟

وہ حیران رہ گئی۔

دراصل مجھے شادی سے کوئی دلچسپی نہیں۔

ڈاکٹر احمد سنجیدہ ہوتا جا رہا تھا۔

اس کی وجہ؟

یاقوت ہنس دی۔

میں اپنے آپ کو آزاد رکھنا چاہتا ہوں۔

یہ تو بڑی اچھی سوچ ہے۔

سسٹر آپ کا فون ____

ایک عورت نے آکر یاقوت کو کہا۔

آگئی ـ

تمہارے صاحب کا ہو گا ____ اور کس کا ___

احمد نے چھیڑا۔

وہ مسکرا کر ریسور کی طرف بڑھ گئی۔

دونوں گھروں کا آنا جانا شروع ہو چکا تھا۔ احمد کی والدہ کو قنوت اس قدر پسند آئی کہ اللہ توبہ ____ وہ آج سارا دن ادھر ہی بیٹھی رہیں ____ شام چار بجے جب قنوت آئی تو خوشی سے ان کی باچھیں کھل اٹھیں۔

آداب خالہ جان۔

جیتی رہو ____ میری بچی ____ خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے ___

وہ قنوت کو ساتھ لپٹاتے ہوئے بولیں۔ محبت سے قنوت کی پیشانی چوم لی۔ شام گھر واپس آگئیں ____

ڈرائنگ روم میں احمد ماں کا منتظر تھا ____ ماں کو دیکھا۔

www.pdfbooksfree.pk

ہنس دیا ۔

میرا خیال ہے اماں اپنی ہونے والی بہو کے گھر سے آرہی ہیں۔

ہاں بیٹے ____ اللہ جلد اس گھر میں چاند اتارے ____

وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بولیں۔

چاند؟

وہ حیران رہ گیا۔

ہاں بیٹے ____ قنوت تو چاند ہے چاند ____ سرخ و سفید چہرہ ____ لمبے بال ____ دبلا بدن اور نرم و نازک نقش و نگار ____

وہ بہو کی تعریف کرتے پھولی نہ سما رہی تھیں۔

لیکن وہ اداس ہو گیا ____ ماں سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا۔ نہ جانے وہ ما ارمان پورے کر بھی سکے گا کہ نہیں۔ اگر وہ ماں کو سب کچھ بتا دے تو ماں سنتے ہو جائے۔

یا الٰہی میں کیا کروں ____

وہ سر کو صوفے کی پشت پر ٹکا کر آنکھیں موند کر دل سے ہی بول پڑا۔

کیا ہوا بیٹے ____ ماں نے تڑپ کر کہا۔

کچھ نہیں امی ____ سر میں بڑا درد ہے۔

وہ ماں کو تسلی دینے کے موڈ میں تھا ____ وہ چاہتا تھا کہ ماں پر اس کا آشکار نہ ہو۔

تو کیوں نہیں ڈاکٹر کو دکھاتا ____ اکثر تیرے سر میں درد رہتا ہے ____ ماں نے کہا۔ مسز ہارون ایک خوش شکل ضعیف خاتون تھیں۔ اس کے بال بالکل سفید، چہرہ کشادہ اور آنکھیں نیلی تھیں۔

معمولی درد ہے ____ آرام آجائے گا۔

وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور ماں گھر کے دوسرے کاموں میں لگ گئی۔

11

احمد کی خواہش کے مطابق شادی بڑے سکون سے ہونی چاہئے۔ احمد انتہائی ت مند باپ کا لخت جگر تھا۔ مسٹر ہارون ایک بیٹے کو ڈاکٹر دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن ت نے ان کو مہلت نہ دی اور ایک رات حرکت قلب بند ہو جانے سے اس دور سے دور جاودانی کی جانب روانہ ہو گئے۔ لیکن انہوں نے کروڑوں کی جائداد بیٹے نام چھوڑی تھی۔ مسٹر ہارون کو انتقال کئے پندرہ سال کا طویل عرصہ گزر گیا تھا۔ زہارون بڑی مضبوط عورت تھیں۔ جب تک حامد اور احمد اپنے قدموں پر کھڑے ں ہوئے وہ پوری طرح جائداد کے کام سنبھالتی رہیں ____ منشی فضل دین ایماندار سچا انسان تھا ۔ وہ مسز ہارون کے ساتھ بہت بہتر طریقے سے تعاون کرتا رہا۔ حامد تعلیم کے لئے باہر چلا گیا جبکہ احمد ڈاکٹر بن گیا ____ تو مسز ہارون نے منشی کو کام بھی سونپ دیئے ____ یا ہفتے عشرے احمد زمینوں پر چلا جاتا ۔ لیکن وہ شدید سر کے باعث زیادہ کوفت برداشت نہیں کر سکتا تھا ____ وہ کئی مرتبہ جھنجلا کر ماں کو دیتا۔

امی، بھائی کو بلا لو ____ مجھ سے جائداد کے کام نہیں ہوتے۔

وہ جیسے تھک سا گیا ہو۔

کوئی بات نہیں بیٹے ____ یہ تعلیم مکمل کر لے بیٹا ____ میرے ہوتے ئے تمہیں کیوں پریشانی ہے۔ میں کام دیکھ لیا کروں گی ____

احمد چپ سا رہا۔

چلو اب موڈ درست کرو ____ کل تمہارے سسرال بھی جانا ہے۔

ٹھیک ہے ____ آپ جائیں ____ لیکن سوائے لڑکی کے ہم جہیز میں کوئی یں لیں گے۔ احمد کا متفقہ فیصلہ تھا۔

ٹھیک ہے بیٹے ____ ہمیں جہیز کی ضرورت بھی کیا ہے ____ یہ ساری جائداد

www.pdfbooksfree.pk

تمہارے دونوں بھائیوں کے لئے تو ہے۔

وہ خاموش رہا ____ ماں کو کتنی آرزو تھی ___ اس کی شادی کی

لیکن وہ درست نہیں ہے ____ اس کے سر میں درد اتنی شدت سے کیوں ہو

____ وہ ڈاکٹر ہے ____ اور اپنی تشخیص خود کیوں نہیں کر سکتا اور شادی ہو

ہے ___ کیا وہ لڑکی مجھ سے خوش رہ سکے گی ____ وہ انہی سوچوں میں الجھا

____ اور رات کھانے پر ملازمہ نے اطلاع دی۔

چھوٹے صاحب کھانا تیار ہے۔

آرہا ہوں ____

وہ ڈرائنگ ہال میں چلا گیا۔

دوسرے دن کئی عدد فروٹ اور مٹھائیوں کے ٹوکروں کے ساتھ دو ملازمین

ہمراہ گاڑی شفقت میاں کے گھر کے سامنے رکی۔

دستک ہوئی۔

زینت بیگم نے دروازہ کھولا۔

آیئے ____ کس سے ملنا ہے آپ کو ____

وہ ازراہ اخلاق بولیں۔ لیکن لہجہ انتہائی تعجب خیز تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے

ہارون نے صرف اپنے گھر میں یاقوت سے بات کی تھی ____ اس طرف آ

ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی۔ ابھی تک بات یاقوت کی زبانی چل رہی تھی۔

مجھے قنوت کی والدہ سے ملنا ہے۔

وہ بڑی خوش خلقی سے آگے بڑھ گئیں ____ ملازمین ابھی دروازے

ہی ٹھہرے رہے۔

قنوت کی والدہ تو میں ہی ہوں ____

زینت بیگم ہکا بکا رہ گئیں۔

مسز ہارون کا رعب و جلال ___ اور باوقار شخصیت ___ کسی تعارف

محتاج نہ تھی۔

چند لمحے سکوت رہا ____ کہ اچانک زینت بیگم ہنس دیں۔

آیئے آیئے ___ اندر آجایئے نا ____

زینت بیگم مسز ہارون کو ڈرائنگ روم کی طرف لے جاتے ہوئے بولیں۔

شکریہ ___ باہر ملازم لوگ ہیں۔

وہ پلٹ کر بولیں۔

آپ ان کو بھی بلالیں ___ میں دوسری طرف کا دروازہ کھول دیتی ہوں۔ وہ

بڑی برق رفتاری سے ساتھ والا دروازہ کھولنے چل دیں۔

آپ نے کس لئے ملنا ہے ____ زینت بیگم آتے آتے بولیں۔

آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں ___ یاقوت نے ذکر نہیں کیا ___ وہ چہرے کو

سوالیہ انداز میں جھکا کر بولیں۔

اچھا اچھا ___ آپ احمد کی والدہ ہیں۔

زینت بیگم نے قیاس آرائی کی۔

جی ہاں ____

قربان جاؤں ____ کیسی ہیں آپ ____

زینت بیگم نے انتہائی خوش خلقی سے مسز ہارون کو گلے لگا لیا۔

سچ پوچھیں تو بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔

مسز ہارون علیحدہ ہوتے بولیں۔

زینت بیگم بھی مسکرا دیں۔

ملازمین نے ٹوکرے صحن میں رکھ دیئے۔

یہ کیا کیا آپ نے۔

زینت بیگم مروت سے بولیں۔

کوئی بات نہیں ____ بچوں کے لئے ہے __

www.pdfbooksfree.pk

وہ سادگی سے بولیں۔

آپ بیٹھئے بہن ____ میں چائے لے آؤں ____

اجی چھوڑیئے آپ چائے کو ____ پہلے بات مکمل کرلیں ____ آپ یا قوت کے والد صاحب کو بھی بلالیں تو بہتر ہو گا۔

مسزہارون با اصول عورت تھیں۔

بہتر ____

زینت بیگم باہر نکل گئیں۔

تھوڑی دیر کے بعد نحیف شخصیت لاٹھی ٹیکتے ہوئے کمرے میں زینت بیگم کے ساتھ داخل ہوئی۔

آداب بھائی صاحب ____

مسزہارون نے کہا۔

آداب ____ بیٹھئے ____ تشریف رکھئے آپ ____

وہ مؤدب کہتے ہوئے صوفے پر دراز ہو گئے ____ ان کے قریب ہی زینت بیگم بیٹھ گئیں اور مسزہارون سامنے صوفے پر بیٹھی تھیں۔

جی بہن جی ____ فرمایئے ____

شفقت میاں بولے۔

بھائی صاحب آپ کو یاقوت نے سب کچھ ہمارے بارے میں بتا دیا ہو گا۔

مسزہارون نے دوپٹہ درست کرتے کہا۔

جی ہاں ____ یاقوت نے بات تو کی تھی۔

وہ ذرا نرم لہجے میں گویا ہوئے۔

پھر آپ نے سوچا۔

مسزہارون پہلو بدل کر بولیں۔

جی ہاں بہت سوچا ____ دراصل ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں۔

کونسی پوزیشن؟

وہ شاید مطلب نہ سمجھ پائی تھیں۔

یہی کہ ابھی چند ماہ ہوئے ہیں ہم نے یاقوت کی شادی کی ہے ____ وہ سمجھاتے ہوئے کہنے لگے۔

آپ قنوت کے بارے میں پریشان نہ ہوں ____ ہمیں جہیز کی قطعی ضرورت نہیں۔ ان کے الفاظ میں پختگی پائی گئی تھی۔

جی ____ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ جہیز کے بغیر تو کوئی لڑکی اپنانے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا۔

شفقت میاں حیرت زدہ سے بولے۔

اور زینت بیگم بھی ورطہ حیرت میں ڈوب گئیں۔

ہاں' ہاں ____ بھائی صاحب ہم لوگ جہیز کے خواہش مند نہیں ____ دیکھئے نا جس نے جگر کا ٹکڑا دے دیا ____ اور کمی کیا رہ گئی۔

وہ مسکرائے ____ عجیب ہی خیالات ہیں آپ کے۔

ورنہ آج کل تو لوگ پہلے جہیز کی بات کرتے ہیں۔

زینت بیگم بھی ہنس دیں۔

آپ پہلے احمد سے تو بات کرلیں۔

زینت بیگم نے کہا۔

آپ بے فکر رہیں ____ اللہ کا دیا ____ احمد کے پاس بہت کچھ ہے ____ اسے جہیز کی ضرورت نہیں ہے ____ ہمیں تو صرف قنوت چاہئے۔

کتنی سچائی اور حقیقت تھی مسزہارون کے الفاظ میں۔

اچھا ____ جیسے آپ کہیں ____ زینت بیگم تذبذب کے عالم میں بولیں۔

بہن جی ____ بعد میں کوئی جھگڑا کھڑا نہ ہو ____ میری بیٹی بڑی حساس ہے ____ وہ کسی قسم کی بات ایسی ویسی پسند نہیں کرتی۔

www.pdfbooksfree.pk

شفقت میاں قنوت کی طبیعت کے حوالے سے بولے۔

نہیں نہیں ____ بھائی صاحب آپ بے فکر رہیں ____ انشاء اللہ قنوت
پسند بات کوئی بھی نہ ہو گی۔

وہ بڑے وثوق سے بولیں ____ ویسے بھی انہیں اپنے بچوں کی طبیعت
تھا کہ کس قسم کے ہیں۔

ٹھیک ہے ____ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ____ جیسا آپ چاہیں۔

شفقت میاں قنوت کے مقدر پر بہت خوش ہوئے ____ کیا ہوا اگر راز
ٹھکرا دیا تو ____ اس سے بھی لاکھوں درجے اچھا گھر مل گیا ان کی بیٹی کو۔

زینت بیگم بھی بہت خوش ہوئیں۔

دن کے سہ پہر ہونے کو آئے تھے ____ قنوت ابھی نہیں آئی تھی ____
ہارون نے بہت دیر انتظار کیا ____ لیکن قنوت نہیں آئی ____ تو وہ اٹھ ک
ہوئیں۔

اچھا جی ____ میں چلتی ہوں۔ قنوت سے ملنے کو دل تو بہت کرتا تھا ____
بڑی مایوسی سے بولیں۔

معلوم نہیں ____ آج تو قنوت نے بہت دیر کر دی۔

زینت بیگم نے باہر والے دروازے کی طرف دیکھا۔ عین اس وقت بیل ہوئی
آ گئی میرا خیال ہے۔

زینت بیگم نے چونک کر بڑی تیز رفتاری سے دروازہ کھول دیا۔

ادھر ہی آجاؤ بیٹی ____

وہ بیگ کاندھے پر جھولاتے ہوئے ڈرائنگ روم میں ہی آ گئی۔

آداب ____

مسز ہارون ____ دیکھتی رہ گئیں ____ وہ حسن میں واقعی یکتا تھی ____
یاقوت کیا تھی اس کے مقابلے میں ____ کچھ بھی نہیں ____

تھی۔ پچیس سالہ، حسین قنوت رنگ و روپ اور خد و خال سے اس دنیا کی مخلوق
لگتی تھی۔ وہ آسمانی پرنٹڈ سوٹ میں بالکل فردوسی نظر آ رہی تھی۔ رنگ برنگے
ریشم کی طرح سنہری دراز گیسو اب بے ترتیبی سے شانوں سے لے کر کولہوں تک
ہوئے تھے۔ اس تھکاوٹ اور کام کی زیادتی سے چہرہ ستا اور رخسار شعلہ بنے
تھے۔ مسز ہارون نے کئی بار ہوش میں آنے کی کوشش کی لیکن وارفتگی کم نہ

یہ قنوت ہے آپ کی ____ وہ اس ملکوتی حسن کو دیکھ کر اپنی غلط فہمی دور
چاہتی تھیں۔

زینت بیگم نے جیسے انہیں چونکا دیا ہو۔

ہاں ____ اچھا اچھا ____ میری بچی ____ وہ ایک دم سے اٹھیں اور
س کو چمٹا لیا۔

جیسے مسز ہارون کی چوری پکڑی گئی ہو۔

شفقت میاں ان کی گھبراہٹ پر مسکرا دیئے۔

ایک طویل بوسہ پیشانی پر لینے کے بعد انہوں نے جانے کی اجازت چاہی۔

اور بیٹھیں نا بہن جی۔

زینت بیگم نے کہا ____ شفقت میاں بھی کھڑے ہو گئے۔

اچھا جی ____ خدا آپ سب کو خوش رکھے ____ آپ تاریخ جلد منتخب
یں ____

بیٹی ____ اللہ تجھے ہمیشہ سکھی رکھے۔

وہ دروازے کی طرف آ گئیں ____ اور گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر روانہ ہو
یں۔

شام کے ملگجی سائے پھیل رہے تھے ____ گیراج کا دروازہ کھلا تھا ____
ی کو دیکھ کر انہوں نے اندازہ لگایا کہ احمد گھر پر موجود ہے ____ وہ سیدھی

www.pdfbooksfree.pk

ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئیں ___ ڈرائنگ روم میں شائد احمد کے دوست ب
تھے۔ چائے کا دور چل رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی جانب ہی بڑھ گئیں۔ لباس تب
کرنے کے بعد وہ کچن میں چل دیں ___ شرفو ___ کھانا پکانے میں مصروف تھا

شرفو ___

جی بیگم صاحبہ ___

وہ ڈوئی کو باہر نکالتے ہوئے بولا۔

کوئی مہمان ہیں۔

جی بیگم صاحبہ۔

کون لوگ ہیں۔

وہ حیران ہو گئیں۔

اجی وہ ___ راسخ میاں نہیں ___ ان کا اور ان کے ساتھ چند لوگوا
کھانا ہے۔ شرفو ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔

ارے اچھا اچھا ___

لیکن مجھے کیوں خبر نہیں۔

وہ اس اچانک دعوت پر حیران رہ گئیں۔

یہ تو نہیں معلوم بیگم صاحبہ ___

شرفو لاعلمی کا اظہار کرتے بولا۔

اچھا ذرا احمد کو بھیجو۔

وہ احمد کے کمرے کی طرف ہی چل دیا۔

چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ احمد اندر داخل ہوا ___

امی آ گئیں آپ ___ میرا تو خیال تھا کہ ہونے والی بہو کے ساتھ ہی ر
گی آپ۔ وہ مسکراتا ہوا ماں کے گلے میں باہیں حائل کرتا ہوا بولا۔

ارے نہیں بیٹا ایسی تو کوئی بات نہیں ___ خدا تمہاری عمر دراز کر

میری بہو تو لاکھوں میں ایک ہو گی۔

وہ خوش ہوتے ہوئے بولیں۔

اچھا جی ___ یہ بات ہے ___ ہم تو گئے۔

احمد خود ہنس دیا۔

اچھا یہ دعوت کس سلسلے میں۔

وہ ایک دم یاد آتے بولیں۔

سلسلہ وسلہ کچھ نہیں ___ آپ راسخ کی عادت کو تو جانتی ہیں نا ___

یاقوت کا شوہر ___

ہاں ہاں ___

وہ چونک کر بولیں۔

باتوں باتوں میں دعوت کا ذکر چل نکلا ___ میں نے ہاں کر دی ___ وہ
راضی ہو گیا۔

بہت پیٹو ہے وہ ___ وہ بولیں۔

دونوں ماں بیٹا ہنس دیئے۔

اور ہاں ___ میرے چاند ___ بہو دیکھ آئی ہوں ___ یقین جانو۔ چاند کا
ٹکڑا ہے۔ وہ قنوت سے کافی متاثر ہوئی تھیں۔

واہ جی واہ امی جان ___ آپ تو تعریف کرتے نہیں تھکتی۔

وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

ایسا ہی ہے ___ تم خود دیکھو تو حیران ہو جاؤ ___ اس کے سنہری دراز
بال قابل دید ہیں۔ وہ جیسے کھو سی گئیں۔

آرہا ہوں ___

احمد سامنے ملازم کے اشارے پر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ادھر ادھر سے فارغ ہو کر مسز ہارون تو اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ ہیلن

www.pdfbooksfree.pk

تمام رات اس حسن لازوال کے خواب دیکھتا رہا۔ صبح سویرے بیدار ہو کر وہ نماز سے فارغ ہوتے تیار ہو کر ہسپتال کے لئے تیار ہو گیا ____ خوبصورت ڈنر سوٹ میں ملبوس اس کے ہمرنگ نکٹائی ____ سرخ و سفید چہرہ نہایت ہی سیڈول ڈیل ڈول قد و قامت اور خدوخال جیسے کوئی تاج محل ___ مردانہ وجاہت کی احمد میں ساری خوبیاں موجود تھیں۔

خدا حافظ امی جان _____

وہ کہتا ہوا باہر پورچ میں آگیا۔

خدا تیرا نگہبان ___

ماں نے کہا۔

سٹیرنگ کی سیٹ پر بیٹھتے ہی وہ ہسپتال چل دیا ___

آج قدرے تر و تازہ محسوس ہو رہا تھا ____ اردگرد کا ماحول بھی فرحت بخش لگ رہا تھا۔ سارا دن ہسپتال میں گزارہ ____ یاقوت جلد گھر لوٹ گئی تھی _____ اس کے ہاں دوسرے بچے کی ولادت تھی ____ تعطیل زچگی پر وہ عنقریب جانے والی تھی۔ آج اس نے ایک دو آپریشن بھی کئے تھے ____ شام تک مصروف رہا ___ ایک دم گھڑی کو دیکھ کر چونکا __ شب کے سات بج چکے تھے ____ وہ فوراً" اٹھا ____

گاڑی ہال روڈ پر چھوڑ دی ____ وہ تیز رفتاری کو پسند کرتا تھا ____ لیکن ایک دم اس کے ہاتھ بریک پر چلے گئے۔

دو لڑکیاں اس کی گاڑی کے نیچے آتی آتی بچیں۔

دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

خودکشی کرنے کے لئے میری گاڑی رہ گئی ہے ___ محترمات _

وہ بڑے جوش سے مگر طنزاً" لہجے میں بولا۔

ہم سڑک پار کرنا چاہتی تھیں ____ اور آپ کی گاڑی سامنے آگئی ___ لڑکی تیز طرار دکھائی دیتی تھی ____ لیکن دوسری خاموش ایک طرف ہو گئی۔

بائی دی وے ____ کہاں جانا ہے آپ نے ____

احمد نے اس ویرانے میں دو نوجوان لڑکیوں کو تنہا چھوڑنا مناسب نہ سمجھا۔

شادی سے واپس آرہے ہیں __ ظاہر ہے اپنے گھر ہی جائیں گے۔

وہ پھر تیزی سے گویا ہوئی۔ دوسری پھر خاموش تھی۔

احمد کو اب دوسری لڑکی کی خاموشی چبھنے لگی تھی۔

یہ گونگی ہے کیا۔

وہ افسوس ناک لہجے میں بولا۔

جی ہاں ___ بدقسمتی سے _____

اف اللہ _____

اس کے ساتھ ہی خاموش لڑکی نے تیز طرار کے چٹکی کاٹ لی۔ تیز طرار لڑکی طرح اچھلی۔

اوہو ____ Very Sad

احمد کو بہت افسوس ہوا۔

اچھا آپ میری گاڑی میں بیٹھ جائیں ____ میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں ___

مردانہ انداز میں بولا۔

جی ____

تیز طرار لڑکی ایک دم سے پریشان ہو گئی۔

ہاں، ہاں ___ میں شریف آدمی ہوں ___ اگر کہیں تو اپنا کارڈ دے دوں۔

وہ جیبیں ٹٹولنے لگا۔

نہیں، نہیں ___ اس کی ضرورت نہیں۔

وہ تیز طرار لڑکی بولی۔

تو آئیے میں آپ کو ڈراپ کر دوں۔

www.pdfbooksfree.pk

بادل نخواستہ دونوں پچھلی طرف سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

مجھے پہلے چھوڑیئے گا ـــ ـــ بس ادھر ــــ پہلے موڑ پر ـــ وہ ایک طویل سڑک پر تیز رفتاری سے گاڑی بھگاتے ہوئے احمد سے بولی۔

جی بہتر ــــــ

اور ایک زور دار جھٹکے سے گاڑی پہلے موڑ پر گلی کے نکڑ پر رکی۔

اچھا ـــ قنوت ــــ خدا حافظ ـــ

قنوت ــــ احمد کے کان کھڑے ہو گئے ـــ مگر وہ انجان بیٹھا رہا۔

خدا حافظ ـــ

قنوت نے آہستگی سے کہا۔

اور وہ اپنے گلی کی طرف چل دی ــــ

اس لڑکی کے جانے کے بعد جس کا نام ثوبیہ تھا ــــ قنوت کچھ خوفزدہ ہو گئی ـــ تاریکی بڑھتی جا رہی تھی ــــ اور اس تنہائی میں ایک نوجوان کا ساتھ ـــ وہ بہت گھبرا رہی تھی۔

آپ گاڑی سٹارٹ کیجئے نا ــــ

وہ بڑے دھیمے لہجے میں بولی۔

ارے آپ بول سکتی ہیں ـــ

احمد نے پلٹ کر بغور قنوت کے چہرے کی طرف دیکھا ــــ لیکن چہرہ نظر نہیں آیا۔

مجبوراً" اسے بٹن دبا کر لائٹ کرنا پڑی ـــ

کہاں جائیں گی آپ ـــ

قنوت نے خوفزدہ لرزاں لرزاں آنکھیں جھپکائیں۔

میں اپنے گھر جاؤں گی ــــ اور کہاں۔

وہ جھلا اٹھی ـــ

احمد نے بغور دیکھا ــــ واقعی قنوت حسن میں لاجواب تھی ــــ ماں بالکل ٹھیک تعریف کر رہی تھی۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی اور لڑکی ہو۔

اسی سوچ کے ساتھ احمد نے پلٹ کر قنوت کی طرف دیکھا اور پچھلی طرف جھکا۔

آپ آگے آجائیں۔

جی نہیں ــــ شکریہ ــــ میں ٹھیک ہوں۔

وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

آپ ٹھیک تو ہیں ـــ لیکن گاڑی کا بیلنس درست نہیں۔

وہ مزاحیہ انداز میں بولا۔

لیکن وہ سیخ پا ہو گئی۔

آپ گاڑی چلا رہے ہیں یا تانگہ ــــ میں نہیں آؤں گی ـــ

وہ بضد ہو گئی۔

اچھا ـــ جیسے آپ کی مرضی ــــ

مجبوراً" احمد کو گاڑی چلانا پڑی۔

تقریباً" دس منٹ کے بعد ایک وسیع و عریض سڑک پر رکتے ہوئے قنوت نے کہا۔

بس رک جائیے ــــــ

وہ چونک سی گئی ــــ

اور گاڑی ایک خوبصورت چھوٹے سے مکان کے برآمدے کے قریب رکی ـــ

شفقت میاں مکان نمبر422 ـــ

وہ بورڈ پر پڑھ کر مطمئن ہو گیا۔

وہ آہستہ سے اتری ـــ اور گھر کی جانب چل دی۔ جیسے بہت بڑی مصیبت سے ٹلی ہو۔

www.pdfbooksfree.pk

نہ شکریہ نہ سلام ____

وہ ہاتھ ہلا کر خود سے بڑبڑایا۔

اور گاڑی موڑ لی ____

بیٹی اتنی دیر لگا دی۔

زینت بیگم نے کنڈی کھول کر کہا۔

بس امی دیر ہو ہی گئی ____ برات تو اب بھی نہیں گئی تھی ____ میں اور ثوبیہ تو آ گئیں۔

وہ ماں سے بولی۔

اچھا کیا ____ رات بھی بہت ہو گئی ہے۔

زینت بیگم واپس پلٹ گئیں ____ اور وہ اپنے کمرے کا زینہ چڑھ گئی۔

بہت دن ہو گئے تھے ____ وہ موہنی صورت اس کے حواس پر چھائی ہوئی تھی۔ وہ ماں سے قنوت کا حدود اربعہ معلوم کر چکا تھا ____ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں بطور بی ایڈ معلمہ کام کر رہی ہے۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو ظاہر نہ کرنے کی قسم کھائی تھی ____ وہ قنوت کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو چکا تھا ____ حالانکہ صرف ملاقات چند ثانیئے ہوئی تھی ____ اور یہ چند لمحے اس کی زندگی کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ غیر ارادی طور پر وہ گاڑی میں بیٹھا اور سکول کی جانب گاڑی چھوڑ دی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ انجانے میں اس نے گاڑی سکول کے گیٹ سے ذرا آگے روک لی اور چھٹی ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

دوپہر کے دو بجے اور بل کی آواز آئی۔ وہ منتظر نظر ارد گرد گھمانے کے انداز میں گاڑی کے اندر ہی بیٹھ گیا ____ بچے نکل گئے تھے ____ چند ایک معلمات بھی اس کے قریب سے گزر گئی تھیں کہ اچانک سفید چادر میں لپٹی وہ پاس سے گزری۔

قنوت ____

احمد نے بے ساختہ پکارا۔

وہ چونک گئی۔

آپ ___ یہاں ____ لیکن کیوں۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی گھبرا اٹھی۔

آئیے بیٹھئے نا ____ میں کب سے انتظار کر رہا تھا۔

وہ بڑے عاجزانہ لہجے میں دروازہ کھول کر بولا۔

میں نے آپ کو وقت دیا تھا ____ کہ آپ میرا انتظار کریں۔

وہ بڑے سخت لہجے میں بولی۔

کیا کرتی ہیں آپ ____ لوگ کیا کہیں گے ____ بیٹھئے تو سہی ___ مجبوری
بڑی۔ احمد نے بڑے بے تکلف انداز میں قنوت کے ہاتھ سے پرس اور ننھی منی
ڈائری پکڑ کر اپنے پاس رکھ لی۔

جھنجلا اٹھی ____ لیکن اب اس کے سوا اور کوئی چارا نہ تھا کہ خاموش احمد
ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ جائے۔

پچھلی طرف سے بازو بڑھا کر احمد نے دروازہ بند کر دیا۔

دھڑکتے دل کے ساتھ وہ سکون کے ساتھ بیٹھ گئی ___ گاڑی تیز رفتاری سے
ٹ ہوئی اور شہر کی چوڑی چکلی کھلی کشادہ سڑک پر دوڑنے لگی ____ وہ سہمی سہمی
ن بیٹھی تھی۔

قنوت ____

وہ ایک خوبصورت ہوٹل کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے بولا۔

آپ میری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ____ لیکن میں جان سے
ئزت سمجھتی ہوں۔

وہ شدید غصیلے انداز میں بولی۔

www.pdfbooksfree.pk

باہر تو آؤ ___ تمہاری عزت مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

احمد نے ہاتھ بڑھایا۔

ہٹیے ____

قنوت احمد کے ہاتھ کو جھٹک دیا اور گاڑی سے باہر نکل آئی۔

کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کرنا ___ میرے دوست کا ہوٹل ہے ___ لوگ غلط نہ سمجھ لیں۔

اچھا ____

نگاہوں میں اقرار کی پرچھائیں دیکھ کر احمد ہنس دیا۔

دونوں ایک کیبن میں چلے گئے ___ درمیان میں میز تھا اور دونوں آ
سامنے بیٹھ گئے۔

قنوت ____ میں شریف آدمی ہوں ___ تمہیں یقین کیوں نہیں آتا۔

وہ آگے کو جھک کر بولا۔

میں نے آپ کو شرافت کی سند دینی ہے کیا ____

وہ روٹھی روٹھی سی بیٹھی رہی۔

احمد ساری جان سے فدا ہو گیا ___ وہ اس معصوم حسن پر بری طرح فدا ہو چکا تھا۔ چند لمحے گزرنے کے بعد ویٹر چائے معہ لوازمات کے لئے آیا۔

آپ چائے بنائیں گی۔

وہ ٹرے کو قنوت کی جانب کھسکاتے ہوئے بولا۔

خاموش انداز میں قنوت نے ٹرے اپنی طرف کھسکا لی۔

سب سے پہلے ایک کپ بنا کر اس نے احمد کے سامنے رکھ دیا ___ اس کے بعد دوسرا کپ خود لے لیا۔

شکریہ ___ احمد نے ہونٹوں سے کپ لگانے سے پہلے کہا۔

کوئی بات کرو نا ____

وہ کپ کو واپس میز پر رکھتے ہوئے بولا۔

میں کیا بات کروں آپ سے ___ خواہ مخواہ میرے پیچھے پڑ گئے ہیں ___ میں تو سیدھی سادھی لڑکی ہوں ___ ان باتوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں ___ وہ آہستہ مگر بڑے جوشیلے انداز میں بولی۔

ارے واہ اچھی تقریر کرتی ہیں آپ۔

احمد نے ہنس کر کہا۔

اور قنوت نے چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے ___ اچھا بھلا پڑھا لکھا آدمی ہے ___ نہ جانے ___ وہ خود سے بڑبڑائی ___

جی کیا کہا آپ نے۔

احمد نے دلکش مسکراہٹ بکھیر دی۔

کچھ نہیں ___

وہ کھٹ سے کپ پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی۔

چند سیکنڈ ماحول پر سکون رہا ___ آخر احمد نے ہی لب کشائی کی۔

کتنی تنخواہ ملتی ہے۔

نصف لینا چاہتے ہیں۔

وہ جھلا گئی _

ہنہ ___ بالکل میں تمہاری نوکری کے ہی خلاف ہوں۔

وہ بڑی محبت سے نیم باز نظر قنوت کے روشن چہرے پر ڈالتے ہوئے بولا۔

گھبرا کر قنوت نے نظریں نیچی کر لیں ___ وہ اس تصادم سے تھرا سی گئی تھی۔ یوں محسوس ہوا جیسے اس کے حواس پر برق سی گری ہو ___ وہ لرز سی گئی ___

چلئے گھر ___

وہ منت بھرے انداز میں بولی۔

ایک شرط پر ___

www.pdfbooksfree.pk

وہ بضد ہو گیا۔

جی ___ شرط ___ قنوت حیران رہ گئی۔

جی ہاں ___ جب تک آپ میری بات نہیں مانیں گی ___ میں آپ کو نہ

چھٹی دوں گا ___ وہ بے تکلف ہو گیا۔

جلدی بولیں ___ کونسی شرط ہے۔

وہ بڑی کوفت محسوس کر رہی تھی۔

بس یہی کہ دوبارہ کب ملو گی ___

وہ بے تکلف ہو گیا _

کوئی علم نہیں۔

وہ چہرہ دوسری طرف کرتے بولی۔

تو ٹھیک ہے ___ یہاں سے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وہ کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

قنوت بڑی مصیبت میں پھنس گئی ___ اس نے سوچا چلو وعدہ کرنے میں

حرج ہے۔

اچھا ملوں گی ___

کب؟

وہ چونکا _

جب آپ کہیں۔

قنوت نے کہا۔

ٹھیک ہے ___ جمعرات کو میں خود تمہیں لینے آؤں گا ___ سکول کے

___

احمد بولا۔

آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں ___ میری تو شادی ہونے والی ہے۔

قنوت کو یاد آگیا۔

کوئی بات نہیں ___ شادی تو میری بھی ہونے والی ہے۔

احمد ہنس دیا۔

آپ کو شرم نہیں آتی ___ غیر لڑکیوں سے ملاقات کا ٹائم لیتے ہوئے ___

قسم اللہ کی اگر علم ہو جائے ناکہ کس بدبخت کے پلے بندھ رہے ہیں آپ کی تو ساری

قلعی کھول دوں ___ وہ دانت پیس کر بولی۔

ارے نہیں نہیں ___ وہ خوش بخت ہے ___ اسے کچھ نہ کہنا ___

احمد نے قنوت کے یاقوتی ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

چلیے ___

چلیے سرکار ___

دونوں ہوٹل کے گیٹ سے باہر نکلے ___

چار بج رہے تھے ___

احمد نے قنوت کو اس کے گھر کی سڑک پر چھوڑا اور خدا حافظ کہتا ہوا پلٹ گیا۔

دروازہ کھلا تھا ___

صحن میں صرف شفقت میاں بیٹھے تھے۔

آداب ابو ___

آگئی ___ دیر لگا دی بیٹا۔

وہ بولے۔

ہاں ابو ___ کام تھا ___ وہ زینہ چڑھتے چڑھتے پلٹی۔

اچھا ___

شفقت میاں کہنے لگے۔

امی کہاں ہیں ___

www.pdfbooksfree.pk

ہوں ___ عالی کو کسی سپیشلسٹ کو دکھانا ہوگا۔

وہ اپنے کمرے میں چل دی۔

اور شفقت میاں بیٹی کے نقش قدم کو دیکھتے رہے ___ اور خدا کے حض
سجدہ ریز بھی تھے کہ راسخ سے کہیں اچھا لڑکا انہیں داماد کے روپ میں مل گیا
___ انہیں امید تھی کہ قنوت جیسی ہمدرد اور اچھی خوبیوں کی مالک بیٹی کو احمد
ہی بے لوث شوہر چاہیے۔ دونوں باپ بیٹی کے خیالات ایک ہی نوعیت کے تھے۔

نہ جانے احمد قنوت کے ذہن سے کیوں نہیں نکل رہا تھا ___ اتنا تو اس
راسخ کو بھی نہیں یاد رکھا تھا ___ جتنا وہ اسے قدم قدم پر یاد آتا ہے۔ ایک با
محبت و چاہت میں ڈوبی ہوئی تھی ___ اگر میں کہتی ہوں کہ میری شادی ہونے
ہے تو اس پر بھی اس نے سنجیدگی سے نوٹس نہیں لیا ___ میرا خیال ہے بگڑا ہوا
نوجوان ہے۔ قنوت نے کسی اہم سوچ کے ساتھ کروٹ بدل لی ___ بھوک تو کو
دور تھی ___ لیکن احمد ہر روپ میں اس کے سامنے جلوہ گر تھا ___ ساری رات
گئی ___ وہ کسی طور بھی انجام تک نہ پہنچی ___ لیکن اتنا ضرور تھا کہ وہ احمد
بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی ___ اس کی ہر ادا میں شرافت اور سا
جھلکتی تھی ___ یوں لگتا جیتے وہ چکر باز نہیں ہے ___ کیوں اس کی ہر ا
بات حقیقت پر مبنی تھی ___ لیکن وہ اس سے اب ملاقات نہیں کرے گی۔
جمعرات کو سکول ہی نہیں جاؤں گی۔ وہ نہایت پریشانی میں اس سوچ کے لئے تیار
اور جمعرات کو اس نے مکمل چھٹی کر لی۔

بیٹی آج سکول جانے کا ارادہ نہیں۔

زینت بیگم نے اسے چولہے کے پاس بیٹھے بڑے آرام سے چائے پیتے دیکھ
کہا۔

نہیں امی ___ طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

وہ دراز بالوں کو ایک طرف سمیٹتے ہوئے بولی۔

اچھا ___ ٹھیک ہے پھر ___ تم گھر پر رہنا ___

زینت بیگم نے پر سکون انداز میں کہا۔

کیا مطلب امی □

آج مسز ہارون نے ہم لوگوں کو دعوت دی ہے۔

کھانا ___

دعوت بیٹی ___ دعوت کی ہے انہوں نے ___

زینت بیگم نے اس کی بات کو آسان کر دیا۔

اچھا ___

وہ مسکرا دی۔

چنانچہ سب لوگ تیار ہو کر کاشانہ ہارون پہنچ گئے ___ فراز اس کی بیوی
___ اور یاقوت اس کا شوہر راسخ اور بھی کئی لوگ اس تقریب میں مدعو کئے گئے تھے
___ راسخ جو ہمیشہ سے دولت پرست انسان تھا ___ اتنی بڑی کوٹھی ___ اعلیٰ
یمانے کا کھانا دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹ گئیں ___ اور اسے قنوت کی قسمت پر
رشک آنے لگا ___ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اتنے امیر کبیر گھرانے میں قنوت کی
بت طے پائے گی ___ اندر ہی اندر سے وہ قنوت کے اعلیٰ مقدر پر جلنے لگا۔ وہ دل
ے نہیں چاہتا تھا کہ قنوت کو اس سے بہتر شوہر ملے۔ کیونکہ اس سے اس کی توہین
ھی ___ اپنی انا کی تسکین کے لئے وہ یہی پسند کرتا تھا کہ قنوت کی شادی اس سے
م درجے حیثیت کے آدمی سے ہو لیکن مقدر کسی کا محتاج نہیں ___ نہ خدا پوچھ
ے نصیب بناتا ہے۔

شام چار پانچ بجے تک دعوت و طعام کا سلسلہ چلتا رہا۔

ایک دم مسز ہارون کو کچھ یاد آیا۔

دلبری ___

انہوں نے ملازمہ کو پکارا۔

جی بیگم صاحبہ ___

دلبری ہاتھ صاف کرتی آ گئی۔

سب لوگوں نے کھانا کھا لیا ___ ڈرائنگ روم میں ادھر احمد کے ر

والوں نے ___

جی ہاں بیگم صاحبہ ___

دیکھنا کوئی شکایت نہ ہو۔

وہ مسکرا کر سامنے بیٹھی یاقوت کو دیکھ کر بولیں۔

جی نہیں بیگم شکایت کیسی ___

دلبری نے زینت بیگم کی طرف دیکھا۔

بہن شرمندہ تو نہ کریں ___

زینت بیگم بھی پر تکلف جملے بولنے لگیں۔

خدا نہ کرے ___ میں آپ کو شرمندہ کروں ___ دراصل بات ی

___ اکیلی جان ہوں ___ سمجھ نہیں آتا ___ کیا کروں۔

مسز ہارون لجاتے ہوئے بولیں۔

دلبری جانے کے لئے پلٹی۔

ٹھہرو جا کہاں رہی ہو۔

دلبری پلٹی ___ جی ___

ایسا کرو ___ خانساماں کو ساتھ لے جاؤ ___ قنوت کا کھانا دے آؤ ___

جی اچھا ___ دلبری پلٹی ___ کچن کی طرف چل دی۔

بیٹی تم کھانا نکالو ___ میں احمد میاں سے کہہ کے گاڑی نکالتی ہوں۔

ڈرائیور ہمیں چھوڑ آئے گا۔

اچھا ___ دلبری الماری میں کھانے والی بڑی ہاٹ کیس اور ٹیفن نکالنے

بوڑھا خانساماں ڈرائنگ روم کی طرف چل دیا۔

صاحب جی ___ ذرا باہر آیئے۔

وہ احمد کے کان میں کہتا ہوا جھکا ___ کیونکہ احمد دوست احباب میں بات

ت کر رہا تھا۔ بوڑھے خانساماں کے کہنے پر وہ باہر آگیا۔

صاحب جی ڈرائیور کہاں ہے ___ قنوت بی بی کا کھانا دینے جانا ہے۔

ہوں ___ وہ سوچ میں کھو گیا۔

بابا ___ تم اور دلبری اپنے اپنے کواٹروں میں جاؤ ___ قنوت بی بی کو کھانا

دے آتا ہوں۔

جی ___ دلبری اور خانساماں ایک ساتھ بولے ___

ہاں ___ بابا سمجھا کرو نا ___

احمد نے بوڑھے خانساماں کا شانہ دبایا ___ بوڑھا ساری بات سمجھ گیا۔

ٹھیک ہے ___

وہ دلبری سے بولا ___ آؤ ___ اپنے اپنے گھر چلیں ___ بیگم صاحبہ کو

نہ ہو ___ دلبری کی طرف بوڑھے نے معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

دلبری ___

احمد نے جیب سے ایک ہزار کا نوٹ نکالا۔

جی صاحب جی ___

یہ لو ___ پانچ پانچ سو لے لینا ___ اچھا ___

اچھا جی ___ خدا آپ کی عمر دراز کرے ___ اندھے کو کیا چاہیئے دو

ئیں۔ پانچ پانچ سو کے نوٹ لے کر دونوں اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے ___

احمد کھانا لے کر سیدھا قنوت کے ہاں پہنچا۔

آج ملاقات کا بہت اچھا موقع تھا ___ سب لوگ تو یہاں آئے ہوئے تھے۔

ئے قنوت کے اور کوئی نہیں تھا۔ مسرت و انبساط کے جھولے میں جھولتا گاڑی میں

بڑی تیز رفتاری سے قنوت کے پاس پہنچ گیا۔

www.pdfbooksfree.pk

گاڑی کو کھٹاک سے دروازے کے ساتھ روکا اور ساتھ ہی کال بل پر انگلی رکھ

دی۔ ہلکہ شدید انداز میں انگلی رکھتے رکھتے کئی منٹ گزار دیئے۔

اف توبہ ____

بڑے جوش کے ساتھ قنوت نے دروازہ کھولا ____ اور ہکا بکا رہ گئی۔

یہ لیجئے اپنا کھانا ____

وہ بڑا سا ٹیفن قنوت کے دونوں ہاتھوں میں رکھ کر خود اندر چلا گیا۔

وہ حیرانی اور سراسیمگی کے عالم میں پلٹ آئی ____ ٹیفن اس نے

چارپائی پر رکھ دیا اور خود حیران کن انداز میں احمد سے بولی۔

آپ کہاں سے ٹپک پڑے ____ اس کی چھٹی حس بیدار ہو چکی تھی۔

اللہ کی مرضی ____ خدا نے بھیجا سو آگیا ____

احمد نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ہے آپ کا ____

میں کسی محفوظ کمرے میں جانا چاہتا ہوں ____ محترمہ ____

احمد بڑے ہی دلکش انداز میں قنوت کی طرف جھک کر بولا۔

ڈرائنگ روم میں آجائیں ____

وہ ڈرائنگ روم کی طرف جاتے جاتے بولی ____ اس کے ساتھ احمد

جی فرمایئے ____ اس سے زیادہ اور کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے ____

قنوت نے انداز دلربائی سے کہا۔

آؤ ____

احمد نے نہایت بے تکلفی اور اپنائیت سے قنوت کے مرمریں ہاتھ کو تھام

چھوڑیئے نا ____

وہ کسمساتے ہوئے شرم سے دوہری ہو گئی ____ لیکن بہرحال احمد کی

تھی۔

یہ ہاتھ میں نے چھوڑنے کے لئے نہیں تھاما ____

وہ قنوت کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحے قنوت سوچ کے بڑے طویل فاصلے طے کر گئی ____ اول سے آخر

ارے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے فلم کی مانند گھومنے لگے۔

قنوت ____ کیا سوچنے لگی۔

وہ آہستہ سے ٹھوکا مارتے بولا۔

جی ____ ہاں ____

وہ ایک دم سے چونک گئی ____ بہت کوشش کے باوجود ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن

ے سود۔ کسی سوچ کو اپنے ذہن میں جگہ نہ دو ____ میری طرف دیکھو ____ احمد

نے پیار کے لازوال جذبے کے تحت قنوت کا حسین چہرہ اپنی طرف کیا۔

میں نے آپ کو دیکھا ہے ____ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ہم کس رشتے

ں منسلک ہونے والے ہیں۔ وہ بڑی محبت سے احمد کے قریب ہو گئی ____ نہ جانے

یں احمد کی قربت میں اسے زندگی کی آسودگی کیوں محسوس ہوئی ____ وہ قرار سکون

اغ کی قربت میں نہ تھا ____ وہ تو جب بھی ملتا تھا دولت کی باتیں کرتا تھا ____

ے انسانوں سے زیادہ روپیہ پیسے اور دنیاوی آسائشوں کی زیادہ ضرورت تھی۔

قنوت حسن و خوبصورتی کے ساتھ وفا کی بھی دیوی تھی ____ صرف اسے ایسا

سان نہیں ملا تھا ____ جو اس کی قدر و قیمت جان سکے ____ نہ جانے احمد میں

سی کونسی خاص بات ہے جو اس کی چاہت قلب و جگر میں اترتی جا رہی ہے۔

چائے نہیں پلاؤ گی۔

وہ بڑی اپنائیت سے صوفے پر بیٹھتے بولا۔

کیوں نہیں ____ میں ابھی لائی ____

وہ ایک دم پلٹی ____

www.pdfbooksfree.pk

ارے نہیں نہیں ___ دور کرو چائے کو ___ یہ لمحے بہت مہنگے ہیں

جھک کر امجد نے قنوت کی کلائی تھام لی۔

دو منٹ کی تو بات تھی۔

وہ احمد کے قریب ہی بیٹھ گئی ___ وہ اسے اپنا اپنا سا لگتا تھا ___

تمہارے ساتھ بیتے ہوئے یہ دو منٹ میری کئی سالوں کی ریاضت سے بڑھ کر ہیں۔

وہ جھکا ___ اور بے حد محبت سے اس نے قنوت کی سفید روشن پیشانی پر مہر محبت ثبت کر دی ___ وہ کسمسا کر خود سپردگی کے عالم میں احمد کے ساتھ ہی لپٹ گئی ___ اس کا یہ انداز خود سپردگی احمد پر وجد طاری کر گیا ___ چند لمحے وہ دونوں ایک دوسرے کے سہارے بیٹھے رہے ___

وہ لوگ تو ابھی نہیں آئے ___

قنوت نے کہا۔

مجھے اب چلنا چاہئے۔

احمد کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

قنوت بھی خاموش کھڑی ہو گئی۔

کھانا کھا لینا _

وہ بڑی چاہت سے بولا۔

کھاؤں گی ___

وہ ہنس دی _

اچھا خدا حافظ _

احمد دروازے سے نکل گیا اور وہ اس کے حسین خیالوں میں کھو گئی۔ اسے یوں لگا جیسے اس کی زندگی میں راسخ ایک تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے۔ احمد ایک گراں قدر سرمائے کی طرح اس کی زندگی کا اکاؤنٹ تھا۔ اس کی چاہت جسے وہ جان سے زیادہ عزیز سمجھتی تھی۔

13

وہ بندھن جو دل کی عبادت گاہوں میں بندھ جائے۔

نہایت چپکے سے ___ چپ چپاتے ___ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کبھی تو خود کو بھی خبر نہیں ہوتی ___ انسان کسی انجانے بندھن میں بندھ جاتا ہے ___ اور وہ بندھن جی جان سے عزیز ہوتا ہے _ یہی کیفیت بالکل قنوت کی تھی ___ اس نے احمد کے خیال کو دل کی پنہائیوں میں چھپا لیا تھا۔

احمد ___ وہ اپنے آپ سے ہمکلام تھی _ تم میری زندگی ہو ___ میں نے زخم زخم احساسات جوڑ کر اس زندگی کو جلا بخشی ہے ___ وہ گزرتے ہوئے ظالم لمحے اپنی زندگی میں پیوست نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جو چند گھڑیاں راسخ کے ساتھ گزریں ایک بھیانک خواب تھا ___ جس کی تعبیر بے وفائی کی صورت میں آج اس کے سامنے تھی۔ وہ ان سب دل جلا دینے والی باتوں کو بھول جانا چاہتی تھی ___ اس نے سوائے احمد کے کسی سے واسطہ رکھا ہی نہیں ___ احمد ہی اس کا سب کچھ ہے ___ اور تھا۔ ان حسین خیالات کے ساتھ ہی اس نے کروٹ لی تو دروازہ کھلا۔

باجی آجاؤں ___

یاقوت اور راسخ اندر داخل ہوئے ___

بڑی کراہت سے اس نے منہ سکیڑا ___ لیکن از راہ مجبوری مسکرا دی۔

آؤ یاقوت ___ آؤ ___

وہ اٹھتے ہوئے یاقوت کے لئے جگہ بناتے بولی۔

یاقوت اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ البتہ راسخ کھڑا رہا۔

راسخ کو بیٹھنے کے لئے نہیں کہو گی باجی ___

یاقوت نے شوخی سے کہا۔

کیوں نہیں ___ کرسی ہے بیٹھ جائیں۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ انداز لاتعلقی پیدا کرتے ہوئے بولی۔

راسخ آرام کرسی پر براجمان ہو گیا۔

چائے بناؤں آپ دونوں کے لئے ____

وہ اٹھتے اٹھتے بولی۔

نہیں نہیں ____ چائے کی ضرورت نہیں ____ بس راسخ نے چند باتیں کرنا ہیں۔

یاقوت نے کہا۔

مجھ سے ____

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے سے کو کھینچ کر بولی۔

راسخ ابھی تک خاموش تھا __ قوت گویائی ساتھ نہ دے رہی تھی۔

جی ہاں ____ آپ سے ہی کرنا ہے بات ____

راسخ ایک دم تیز لہجے میں بولا۔

ایسی کون سی بات ہے جو میرے ساتھ کرنا ضروری تھی۔

وہ اپنی نشست پر بیٹھ گئی ____ راسخ اس کے سامنے بیٹھا تھا ____ اسے اس کا وجود زہر لگ رہا تھا۔

ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ گزشتہ دنوں ہو گیا ____ اسے فراموش کر دیا جا __ راسخ مٹی ڈالنا چاہتا تھا۔

فراموش تو ہو چکا۔

قنوت نے کہا۔

نہیں ہوا نا ____ تم ہمارے ساتھ بات نہیں کرتی ____ ہنستی بولتی نہیں ہو۔

یاقوت نے بلند آواز سے کہا۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

وہ جل ہی تو گئی ____ جذبات کا خون ہو گیا ____ ان کے لئے بات ہی کوئی نہیں۔

راسخ نے بغور اس کی طرف دیکھا۔

بہت فرق پڑتا ہے ____ ماحول کا الجھاؤ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

راسخ نے کہا۔

آپ لوگ مطمئن رہیں ____ آپ کسی ماحول کی بات نہ کریں ____ اور نہ ہی ماحول الجھا ہوا محسوس کریں۔

قنوت نے کراہت سے چہرہ پھیر لیا۔

اور تم جو نفرت سے منہ پھیر لیتی ہو ____ اس کا کیا مطلب ہے۔

یاقوت اپنے شوہر کا راستہ صاف کرنا چاہتی تھی۔

تو پھر کیا کروں ____ بتا دیجئے۔

وہ سٹ پٹاتے ہوئے بولی۔

باجی تم سمجھتی کیوں نہیں ہو ____ ہم چاہتے ہیں گزشتہ تلخیاں بھول کر تم یوں محسوس کرو جیسے کچھ بھی نہیں ہوا ____

یاقوت نے کہا۔

ہاں ____ قنوت ____ میں تمہارا گناہ گار ہوں ____ اگر تم نے قصہ غم نہ سنا تو کون سنے گا۔

راسخ کافی سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

آپ کسی قسم کا غم نہ کریں ____ میرے دل میں کوئی بات نہیں ____ میں بہت خوش ہوں۔ قنوت نے مسکرا کر کہا۔

(چلو احمد کا صدقہ تم لوگوں کو معاف کیا) وہ دل میں سوچنے لگی۔ واقعی اب اسے کوئی غم نہیں تھا ____ احمد نے اس کی زندگی میں خوشیاں بکھیر دی تھیں۔ وہ تنہائی میں گنگنانے لگی تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

باجی ____

یاقوت نے دیکھا وہ کہیں کھو گئی تھی۔

ہوں ____

وہ مسکرا کر بولی۔

اچھا باجی ____ اب تمہارا دل صاف ہے نا ____

بالکل صاف ____ سچ میرا دل آئینے کی طرح صاف ہے ____ آپ بھی راسخ صاحب میرے لئے پریشان ہونا چھوڑ دیجئے ____ مجھے کبھی آپ اور نہ آپ لوگوں سے متعلقہ کسی قسم کے رد عمل کا خیال تک نہیں آیا۔

وہ بالوں کو پشت کی جانب جھٹک کر حقیقت آمیز انداز میں بولی۔

شکر ہے خدایا۔

راسخ مسکرایا اور یاقوت نے بہن کے ہاتھ تھام لئے اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

قنوت کچھ کچھ سمجھ چکی تھی۔ راسخ خود غرض انسان تھا ____ ہو سکتا ہے یہ بھی کسی خود پرستی کا پیش خیمہ ہو ____ ورنہ راسخ ٹوٹ تو سکتا تھا لیکن جھک نہیں سکتا تھا اور یہ وہم قنوت کا غلط نہیں تھا۔ دونوں میاں بیوی اس بات پر پہنچے کہ احمد سے دوستی رکھی جائے۔ وہ زمیندار رئیس آدمی ہے اور اس سے فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے ____ اور قنوت کی وساطت سے بہت فائدے حاصل ہو سکتے ہیں اور پھر بچوں کے ذریعے سے تو ہزاروں کام نکالے جا سکتے تھے۔ ویسے بھی یاقوت ایک بیٹا اور دو بیٹیوں کی ماں بن چکی تھی ____ ان کی شادی کو چار سال کا عرصہ بیت چکا تھا ____ بڑا بیٹا تقریباً" چار سال اور منجھلی بیٹی تین سال کی سب سے چھوٹی بیٹی ایک سال کی تھی۔

بچوں کو سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا ____ رابعہ بیگم مستقل بیمار رہنے لگیں تھیں ____ اب وہ بچوں کی نگہداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ ایک دن مجبور ہو کر انہوں نے یاقوت کو کہہ ہی دیا۔

بیٹی ____ بچوں کے لئے کوئی ملازمہ تلاش کرو۔

کیوں امی ____

وہ چونک کر بولی۔

اس لئے کہ ماشاء اللہ تین بچے مجھ سے نہیں سنبھالے جاتے۔

وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

تو مہروبی کس مقصد کے لئے ہے۔ اس کا مقصد گھریلو ملازمہ کی طرف تھا۔

یاقوت نے کہا۔

بیٹی مہروبی اگر بچے سنبھالے تو گھر کا دوسرا کام نہیں کر سکتی۔

رابعہ بیگم نے صاف گوئی سے کام لیا۔

ٹھیک ہے میں ملازمت چھوڑ دوں گی ____ اس مہنگائی کے دور میں دو دو ملازمین تو نہیں رکھے جا سکتے ____ مہروبی چھ سو روپیہ لیتی ہے ____ اور بچوں کو سنبھالنے کے لئے تو -/1000 روپیہ ماہوار چاہئے ____

یہ تمہاری مرضی ہے بیٹی ____ مجھ میں اب اتنا دم خم نہیں رہا ____ جگر کی مستقل مریض ہوں ____ دو قدم چلوں تو سانس پھول جاتا ہے۔

اچھا امی کر لیں بندوبست ____

وہ نہایت جلے کٹے انداز میں چیخ کر بولی۔

کیا پرابلم ہے ____ بھئی ____ کس بات کی بحث چل رہی ہے ____

اندر آتے ایک راسخ بولا۔

ماں تو خاموش رہی ___

میں نوکری چھوڑ رہی ہوں ___

وہ جل کر بولی۔

کیوں؟

راسخ نے پہلے ماں کو دیکھا پھر بیوی سے دریافت کیا۔

امی جان سے پوچھئے

www.pdfbooksfree.pk

وہ طنزیہ رابعہ بیگم کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

کیا ہوا امی ____

راسخ نرم لہجے میں بولا۔

بیٹے میں نے تو کوئی بری بات نہیں کی ____ صرف اتنا کہہ رہی تھی کہ اب بچے مجھ سے نہیں سنبھالے جاتے ____ مہروبی گھر کا کام کرتی ہے ____

یہ تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ____

وہ مسکرا کر بیوی کی جانب دیکھنے لگا۔

رکھ لیں کوئی ہزار روپیہ پر ملازمہ ___ ورنہ میں نوکری چھوڑ دوں گی ___

یاقوت ایک دم کھڑی ہو گئی ____ جیسے لڑنے مارنے پر تلی ہو ____ تو کوئی بات نہیں ____ ملازمہ رکھ لیں گے ____ بلکہ اچھی ملازمہ ____ پڑھی لکھی ____ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

جی ____ پڑھی لکھی ____

ہاں ____ یاقوت تمہیں نوکری چھوڑنے کی ضرورت نہیں ____ آخر احمد تمہارا ہونے والا بہنوئی ہے ____ اس کی نوکروں کی فوج کس کام آئے گی ___

ان میں کوئی عورت بھی تو ہو گی ____ ہزار نہ لے گی آٹھ سو روپیہ بھی نہ مانے گی ___ رابعہ بیگم خاموش تکے جا رہی تھیں۔

ارے واقعی ____ راسخ ____ آپ درست کہہ رہے ہیں ___ پھینکو ہاتھ ___

ٹھیک ہے یاقوت نے ہاتھ پھینکا ___ اس کے ساتھ ایک قہقہ بلند ہوا ___

Very Good ____

یاقوت نے کہا۔

امی جان ____

رابعہ بیگم کو جاتے جاتے دیکھ کر راسخ نے پکارا۔

جاؤں اب بیٹا ____ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

اٹھو ____ ماں سے معافی مانگو۔

راسخ نے یاقوت کو آنکھ کا اشارہ کیا۔

امی جان ____ آیئے بیٹھئے ـ

یاقوت شوہر کی بات مانتے ہوئے ساس کے پاس چل دی۔

جاؤں اب نماز پڑھنی ہے۔

میں چائے بناتی ہوں پھر آپ جائیں ____ ایسے نہیں جانے دوں گی ___

یاقوت ماں کو واپس لاتے بولی۔

یہاں بیٹھئے ____ راسخ نے ماں کو اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔

جاؤ تم چائے بناؤ ____

وہ یاقوت سے بولا۔

ابھی لائی ____ اور یاقوت کچن میں چلی گئی۔

امی برا نہ منایئے گا ____ زبان کی تیز ہے ____ لیکن دل کی بری نہیں ___ وہ بیوی کی طرف داری کرتے بولا ____ مرتا کیا نہ کرتا ____ چار پانچ ہزار روپیہ تنخواہ تھی ___ ویسے بھی دوسرے وقت کلینک کھول رکھا تھا ____ دس بارہ ہزار ماہوار کمالیتی تھی ____ نوٹ چھاپنے والی مشین تھی وہ ____ کس طرح نہ اس سے نبھا کے رکھے ____ بے شک چند ایک کوتاہیوں پر اسے قنوت کو چھوڑنے کا بہت افسوس تھا ____ اور وہ اکثر تنہائی میں کف دست ملتا رہتا تھا __ اور اب جبکہ احمد سے اس کے رشتہ کی بات چلی تو اس نے احمد کی دوستی میں اس کی دولت بٹورنا چاہی بے شک ابھی تک وہ صحیح کردار ادا نہیں کر سکا تھا ____ وہ کسی موقعہ کی تلاش میں تھا۔ وہ احمد کی دوستی سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا ____ یا وہ قنوت کی شادی کا منتظر تھا۔ پھر بے تکلفی بڑھ سکتی تھی ____ وہ اکثر تنہائی میں بڑی دور کی سوچیں سوچتا رہتا تھا ____ زمانہ سازی میں اس کا جواب نہ تھا ___ یاقوت سے شادی کا مسئلہ

www.pdfbooksfree.pk

بھی صرف یہی تھا کہ ایک معلمہ کی تنخواہ نرس کی تنخواہ سے دوگنا کم ___ اس لئے اس نے قنوت پر یاقوت کو ترجیح دی ___ شادی ہوتے ہی بچے ہو گئے ورنہ شائد چند تلخیوں میں معاملہ صاف ہو جاتا ___

ماں خاموش بیٹھی تھی ___ وہ چائے لے کر آ گئی تھی ___

راسخ نے درمیان پر ٹرے پکڑ کر رکھ لی ___

پہلے امی کے لئے بناؤ ___

یاقوت نے ایک کپ ماں کو دوسرا راسخ کو پیش کیا اور تیسرا خود لے کر بیٹھ گئی ___ ایک پلیٹ میں تازہ پیٹنز رکھے تھے۔

لیجئے امی ___

راسخ نے ماں کی پلیٹ میں ایک پیٹنز رکھ دیا۔

رابعہ بیگم چائے پینے کے بعد اٹھ گئیں۔

ماں کے جاتے ہی اس نے یاقوت سے کہا۔

ماں کے ساتھ اس قدر تلخ رویہ مجھے پسند نہیں ہے۔

میں نے تو امی کو کچھ نہیں کہا۔

وہ صفائی پیش کرتے بولی۔

ٹھیک ہے ___ لیکن اس قدر بلند آواز سے بولتے تو میں نے سن لیا تھا ___ وہ ماں ہے ___ اس کا احترام ہم سب پر واجب ہے ___ آئندہ ایسا مت کرنا ___ ٹھیک ہے ___

وہ آہستہ سے چائے پینے لگی ___

کچھ دیر پہلے جو تلخی تھی وہ ختم ہو گئی ___

بہت دن ہو گئے امی کے ہاں نہ چلیں۔

ضرور ___

راسخ نے کہا۔

چنانچہ بچوں کو لئے ماں سے اجازت لے کر سب زینت بیگم کے ہاں چل دیئے۔ شفقت میاں اب زیادہ ہی بیمار رہنے لگے تھے ___ اکثر صاحب فراش رہتے ___ زیادہ اٹھنا بیٹھنا ان کے لئے دوبھر تھا۔

ایک دم بچوں نے ہلہ بول دیا۔

زینت بیگم صحن میں کھڑی تھیں۔

ارے میرے لاڈلے آ گئے ___ میری چندا ___ زینت بیگم نے یاقوت کی بیٹی چندا کو ساتھ لگا لیا ___ اور لڑکا عمران شفقت میاں کے پاس چلا گیا۔ ان کی آوازیں سن کر قنوت بھی اتر آئی ___ جیسے آسمان سے اتری حور ___ سیاہ پرنٹڈ لباس میں وہ انتہائی جاذب نظر لگ رہی تھی ___ سنہرے بال کھلے تھے۔ راسخ دیکھتا رہ گیا۔

یاقوت نے دیکھا ___ وہ ہمیشہ کی طرح آج پھر قنوت کے حسن میں کھویا ہوا تھا ___ آیئے ابو کو مل لیں۔ یاقوت نے راسخ کو چونکا دیا۔

چلو ___ اور قنوت ان کے لئے چائے کا بندوبست کرنے لگی۔

www.pdfbooksfree.pk

آج جمعرات تھی ___ بچوں کے سالانہ پرچے ہو رہے تھے ___ مارچ ک
دلکش دوپہر تھی ___ سیاہ بدلیاں چاروں جانب امڈی ہوئی تھیں ___ ٹھنڈی ہ
حزیں کو چھیڑتی ہوئی پھولوں سے مس ہوتی معطر ہوا چل رہی تھی۔ کھلا کھلا اور فرح
بخش ماحول تھا ___ تقریباً" سردی بھاگ گئی تھی ___ اس کی جگہ ڈھیلے ڈھال
لباس نے لے لی تھی ___ وہ بھی پورے بارہ بجے سکول سے نکلی ___ ہمیشہ ک
طرح وعدے کے مطابق احمد کی گاڑی کہیں نظر نہ آئی ___ وہ سوچتی ہوئی گھر تک
پہنچ گئی۔ لیکن دوسرے دن ___ تیسرے دن ___ اور پھر چوتھے دن ___ اس
کوئی ٹیلی فون اور نہ اس کی اطلاع ___ ورنہ احمد ___ وہ تو ایک دن بھی صبر
نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ جب تک قنوت کو دیکھ نہ لے یا اس کی ٹیلی فون میں آواز نہ س
لے ___ یاقوت کے گھر اس نے جانا نہیں تھا ___ اور وہ دونوں بھی کئی دنوں
شہر سے باہر تفریح کے لئے گئے ہوئے تھے ___ اسی سوچ و بچار میں ایک ہفتہ گز
گیا ___ احمد کی اسے کوئی اطلاع نہیں مل رہی تھی ___ یا الٰہی وہ خود سے کی
معلوم کرے ___ شرم و حجاب کی زنجیر اس کے قدموں میں پڑی تھی۔ وہ رواجا
کے بند سلاسل میں بند تھی ___ بڑی بے چینی اور اضطراب میں دن گزر ر
تھے۔ اگر وہ مضطرب تھی تو احمد کو سکون کب تھا۔

ایک ہفتہ شدید بخار اور شدید سردرد کے بعد جب اسے کچھ سکون و آفاقہ ملا

اس نے بہت سوچ بچار کے ماں سے بات کی۔

امی ایک درخواست تھی آپ سے۔

کیا بات میرے بچے ___ ویسے تمہارے کہنے کے مطابق میں نے کسی
نہیں بتایا کہ تم بیمار ہو ___

بہت اچھا کیا آپ نے ___ بیمار پرسی کرنے والے میرا سکون لوٹ لیتے ؟

اسی وجہ سے میری جان ___ میں نے ملازموں کو بھی ہدایت دے رکھی تھی
کہ جو بھی فون آئے یا کوئی احمد کا پوچھے ___ یہی کہو کراچی گیا ہوا ہے۔

احمد ماں کی بات پر ہنس دیا۔

امی ایک شخص کی کمی بہت محسوس ہو رہی ہے۔

وہ کون بیٹے ___

آپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔

احمد اٹھتے ہوئے بولا ___ لیکن نقاہت کے باعث پھر لیٹ گیا۔

وہ کون بیٹے ___ تم بتاؤ تو سہی میرے بچے ___

وہ احمد کو شانوں سے پکڑ کر بٹھاتے ہوئے بولیں۔

اگر قنوت آجائے نا کسی طرح ___ نہ جانے اس کو خبر ہے کہ نہیں ___

احمد کے انداز میں حد درجہ مایوسیت اور خواہش دیدار محسوس کرتے مسز ہارون تڑپ
اٹھیں۔

میرے بچے ___ وہ تمہاری منگیتر ہے ___ تم نے پہلے کیوں نہیں بلایا
___

مسز ہارون کے لہجے میں پچھتاوہ جھلک رہا تھا۔

امی ___ کچھ تو بڑی شرم محسوس ہوتی ہے ___ کچھ میں جھجک گیا تھا
آپ سے ___ وہ زبان دباتے ہوئے بولا۔

اچھا ___ میں فون کرتی ہوں ___

مسز ہارون نے کلاک کی طرف دیکھا۔

ایک بج رہا ہے ___ چھٹی کا وقت تو نہیں۔

مسز ہارون نے کہا۔

اس وقت چھٹی ہو جاتی ہے ___ قدیر کو بھیجیں ___ گاڑی میں لے

www.pdfbooksfree.pk

آئے اسے ____ وہ بڑا بیتاب نظر آ رہا تھا۔

نہ جانے کیوں احمد کی کوئی خواہش وہ رد نہیں کر سکتی تھیں۔

تم آرام کرو ____ میں بھیجتی ہوں ____

وہ کمرے سے نکل گئیں۔

گلشن ____

جی مالکن ____

ملازمہ قریب آ گئی۔

دیکھو ____ قدیر کہاں ہے ____ اگر ملے تو فوراً بھیجو۔

جی بہت بہتر ____

گلشن بھاگنے کے انداز میں گراج میں پہنچ گئی ____ جہاں قدیر گاڑ
صفائی کر رہا تھا۔

قد ___ قدیر ____ وہ ہانپتے ہوئے بولی۔

ارے کیا ہے ____ سیلاب آ گیا ____

نہیں نہیں ____ بیگم صاحبہ جلدی بلا رہی ہیں تمہیں ___ سیلاب
آیا۔

وہ سادگی سے سانس درست کرتے بولی ____ اور ہنس بھی دی۔

چل آیا ____

قدیر گلشن کے ساتھ ہی ان کے کمرے میں پہنچ گیا۔

جی مالکن _

قدیر نے کہا۔

قنوت بی بی کے سکول کا پتہ ہے تمہیں ___

ہاں جی ____ بھلا وہ بھول تھوڑی سکتا ہے۔

قدیر نے ایک لمحے کے لئے دیکھا ___ ایک دن میں احمد بابو کے ساتھ

اچھا ____ ٹھیک ہے ___ یہ لو رقعہ ___ اسے دینا ____ اور فوراً گاڑی
بٹھا کر لے آنا۔

بہت بہتر مالکن۔

قدیر نے مودب انداز میں رقعہ پکڑا اور گیٹ کی جانب چل دیا۔

معلوم نہیں امی وہ آئے یا نہ آئے ____

احمد نے کہا۔

کیوں نہیں آئے گی بیٹے ____ وہ تیری ہونے والی بیوی ہے ____

اس کو شرم نے مار لیا ہے اماں ____

وہ خود سے بولا جیسے وہ تصور میں کھڑی ہو۔

شرم تو مشرقی عورت کا زیور ہے ____ بے حجاب عورت کس کام کی۔

مسز ہارون بہت خوش تھیں قنوت سے۔ پھر انہیں بیٹے کی خوشی چاہئے تھی۔

اچھا بیٹے ___ تم لیٹو ____ میں ابھی آئی __

ٹھیک ہے امی ____

وہ خوبصورت ایرانی گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا ___ آنکھیں موند لیں
سر کو پلنگ کے پشت پر ٹکا دیا۔ چند لمحے اس نے محسوس کیا جیسے وہ خواب دیکھ
___ ماں کی آواز نے حقیقت کا روپ دھار لیا۔

ماں کہہ رہی تھی۔

آؤ آجاؤ ____ شاباش ____ آؤ میری بچی ___ وہ ڈری سہمی خوفزدہ قنوت کو
کے کمرے میں لے آئیں۔

احمد نے آنکھیں کھولیں ____ گوہر مقصود کو اپنے قریب دیکھ کر جیسے صدیوں
ں بجھ گئی ____

آ گئی تم ___ قنوت ____

www.pdfbooksfree.pk

وہ چونک کر بولا۔

جی ____ آپ ____ وہ آگے بات نہ کر سکی ____ جیسے گویائی سلب ہو۔

وہ سہمی سہمی سی احمد کے قریب بچھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

بیٹی تیرا اپنا گھر ہے ____ بلکہ تو مالکن ہے اس گھر کی۔

مسز ہارون نے قنوت کی پیشانی چوم لی۔

وہ بھی مسکرا کر مسز ہارون سے لپٹ گئی۔

اچھا تم لوگ بیٹھو ____ میں باورچی کو چائے کا کہہ کر آتی ہوں ____

امی شامی کباب بھی ____ قنوت کو بہت پسند ہیں۔

ہاں بیٹے ____

وہ کمرے سے نکل گئیں۔

آپ کو کیسے معلوم کہ مجھے شامی کباب پسند ہیں۔

قنوت نے بغور احمد کے چہرے کو دیکھا۔

مجھے معلوم ہے ____ کیونکہ جب بھی تمہارے ہاں دعوت کھائی شامی ہوتے تھے۔

ہوں ____

وہ منہ نیچا کئے ہوں پر زور دے کر بولی۔

وہ تھکے تھکے انداز میں پھر پلنگ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

سر دبا دوں ____

وہ پریشان سی احمد کے قریب ہی بیٹھ گئی ____ اور اپنے نرم نرم ہاتھوں دبانے لگی۔

وہ سکون جس سے صدیوں ترستا رہا ____ آج نصیب ہوا تھا۔

نیند آگئی ہے۔

وہ جھک کر بولی۔

جب تم پاس ہو تو کس کافر کو نیند نہ آئے گی۔

وہ خواب آگئیں آنکھیں کھول کر بولا۔

چھوڑیئے جی۔

وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی۔

قنوت ____

احمد نے اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا۔

جی ____

میرے ساتھ چلو گی نا ____

کہاں؟

زیست کے طویل راستے پر ____ تمہارے بغیر میرا سفر مکمل نہیں ہو گا۔

احمد نے محبت پاش نظریں قنوت کے گلابی عارضوں پر ڈالیں ____ اور اس کے ہاتھ کی پشت کو چوم لیا اور وہ لرز گئی ____

قنوت تم میری بے قرار بے سکون زندگی میں پر سکون لمحے لے کر آئی ہو۔

قنوت نے بغور دیکھا۔ وہ کس قدر کمزور اور لاغر نظر آ رہا تھا۔

احمد ____ آپ ٹھیک نہیں ہیں ____ سیدھے لیٹ جایئے نا ____ وہ تکیہ درست کرتے بولی۔

تم میرے پاس رہو گی تو میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔

احمد کا انداز پیار کی شدت سے مغلوب تھا۔

میں کیسے رہ سکتی ہوں آپ کے ساتھ۔

قنوت نے مسکرا کر کہا۔

کیوں ____ کیوں نہیں رہ سکتی ____ میں تمہیں چھین کے لے آؤں گا

وہ جذباتی ہو گیا۔

www.pdfbooksfree.pk

بس بس ____ غصہ نہ کیجئے ____ میں تو آپ کی ہی ہوں۔

سچ کہنے میں اس نے کوئی عار نہ سمجھا۔

احمد ساری جان سے فریفتہ ہو گیا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

آجاؤ ____

احمد نے کہا۔

اس کی اجازت سے ملازم کمرے میں داخل ہوا۔

جناب کھانا تیار ہے ____ میز پہ لگا دوں یا ____

یہیں لے آؤ ____

احمد نے یا کے بعد بات کو کاٹ دیا۔

بہتر ____

ملازم گیا اور چند لمحوں کے بعد ٹرالی میں کھانا بڑے اہتمام کے ساتھ سوپ اور دلیہ دیکھ کر قنوت نے اندازہ لگا لیا کہ یہ احمد کے لئے ہے۔

تم جاؤ ____

احمد نے ملازم کو کہا۔

کھاؤ ____ قنوت ____ میرا خیال ہے امی نے تمہاری پسند کا ضرور رکھا ہو گا۔

وہ ہنس دی ____ میں تو سب کچھ کھا لیتی ہوں۔

ٹھیک ہے ____ یہ سب کچھ کھانا پڑے گا۔

Oh My God (او مائے گاڈ) یہ سب کچھ میں ____

وہ حیرت زدہ ہو سی ہو گئی۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ____ سب کچھ تمہارا ہے۔

احمد نے بغور قنوت کے چہرے کو دیکھا۔

اور وہ ہنس دی۔

پہلے آپ ____

وہ نیپکین احمد کے سینے پر رکھتے ہوئے بولی ____ اور دوسری طرف پلیٹ میں دلیہ ڈالنے لگی۔

قنوت تم لو نا ____ میں بعد میں کھا لوں گا ____

وہ نیپکین ہٹاتے ہوئے بولا۔

کیا کرتے ہیں آپ ____

وہ دوبارہ نیپکین پکڑتے ہوئے بولی۔

پھر ایک شرط پر۔

احمد نے قنوت کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر دباتے ہوئے کہا۔

کونسی شرط ____

وہ فراخدلانہ انداز میں بولی۔

اسی طرح ہر روز کھلانا پڑے گا۔

ٹھیک ہے ____ ارے نہیں نہیں ____ ہر روز نہیں میں آ سکتی ____ وہ دم سے بول پڑی۔

آنا پڑے گا تمہیں ____ میرے لئے ____ اپنے مریض کے لئے ____ احمد انداز میں التجا تھی ____

خدا نہ کرے کہ آپ مریض ہوں ____ خدا شفا بھی دے گا ____

وہ بڑی چاہت سے دلیہ کا چمچ احمد کے منہ میں ڈالنے لگی۔

آج تو یوں لگ رہا ہے کہ جیسے مجھے کوئی بیماری نہیں ____ میں ہمیشہ رست و توانا ہوں ____

وہ بڑے اداس لہجے میں بولا۔

تو آپ تندرست و توانا ہیں نا ____ کون کہتا ہے کہ آپ مریض ہیں ____

www.pdfbooksfree.pk

قنوت نے رومال سے احمد کا منہ صاف کیا ____ اور یہ جو ہر روز یا ہفتے عشرے
کا درد ہے ____ یہ جان لے لے گا میری ____ وہ جیسے اس درد سے بیزار ہو۔
آرام آجائے گا بابا ____ آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں ____ صرف
کمزوری ہے۔

وہ محبت سے احمد کے گھنگریالے بالوں سے کھیلنے لگی۔

تمہارے بال بھی تو بہت خوبصورت ہیں۔

قنوت کی وہ دراز چوٹی اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر بولا۔

بس ____ اب پیٹ میں گنجائش نہیں ہے ____ تم کھاؤ ____

احمد نے قنوت کے ہاتھ کو روک لیا۔

پانی پیجئے ____

وہ پانی کا گلاس پکڑاتے بولی۔

شکریہ ____

احمد نے پانی پی کر گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔

تم کھاؤ ____ میرا خیال کھانا گرم ہونا چاہئے۔

وہ ملازم کو آواز دینے لگا۔

نہیں نہیں گرم ہے کھانا ____ رہنے دیجئے ____ احمد ____ وہ پلیٹ میں
سالن نکالتے بولی۔

ٹن سے کلاک نے شام کے چار بجائے۔

چار بج گئے ____

چار بج گئے ____

وہ بھی چونکی ____ چار ____

کوئی بات نہیں ____ ڈرائیور چھوڑ آئے گا نا ____

احمد کی جیسے جان پر بن آئی۔ اس نے جانے کا نام کیا لیا۔ احمد کے حواس

ی گری۔

قنوت ____

وہ پکارا ____ جیسے بہت دور سے ____ کسی پہاڑ کی کھوہ سے ___

جی ____ وہ پلیٹ ایک طرف کر کے بولی۔

ایسی بات نہیں ہو سکتی کہ تم نہ جاؤ ____ میرے پاس ہی رہو ___

احمد کا لہجہ محبت آمیز تھا۔

ابھی نہیں ____ خدا وقت لے ہی آئے گا۔

قنوت نے دلاسا دیا۔

وہ سیدھا لیٹ گیا ____ قنوت کو بھیجنے کے لئے اس کا دل نہ چاہ رہا تھا۔ وقت
گزر رہا تھا ____ کلاک کی سوئی آگے سے آگے کھسکتی جا رہی تھی۔

مجھ سے تمہاری یہ رخصتی برداشت نہیں ہوتی ____

واقعی احمد کی آواز لرز رہی تھی ____

قنوت نے ہاتھ صاف کر کے ٹرالی پرے گھسیٹ دی۔

میں کل آنے کی کوشش کروں گی۔

وہ کپڑے سے احمد کا چہرہ صاف کرتی بولی۔

کل آؤ گی نا ____

اس کے انداز میں التجا تھی۔

کچھ کہہ نہیں سکتی۔

وہ جان بوجھ کے سادہ الفاظ میں بولی۔

دل جلانے والی باتیں تو نہ کرو۔

وہ سیدھا ہو گیا ____

ٹھیک ہے احمد ____ میں روز کیسے آؤں ____ لوگ کیا کہیں گے۔

وہ تو ازل سے ہی دنیا سے خوفزدہ تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

لوگوں کی بات نہ کرو ــــ اپنی بات کرو ــــ ڈرائیور تمہیں کب لے جائے ــــ جی نہیں سرکار ــــ میں ملازمت کرتی ہوں ــــ ہر روز گاڑی پر نہیں کر سکتی وہ دلربائی کے ساتھ احمد کے قریب ہی بیٹھ گئی۔

میری جان ــــ مجھے تیرے قرب میں جو سکون ملتا ہے ــــ وہ کہیں بھی نہیں ــــ تو میرے ویران نگر میں آبادی کا باعث ہے ــــ میں تمہیں دل و جان سے چاہتا ہوں۔ میری محبت میں دنیاوی کسی چیز کا گزر نہیں ہے ــــ مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے۔ صرف تمہاری۔

احمد نے نہایت عقیدت کے ساتھ قنوت کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا ــــ نگاہوں میں حد درجہ التجا سمٹ آئی ــــ جیسے وہ صدیوں پیاسا ہو ــــ

احمد ــــ میں آپ سے وابستہ ہوں ــــ میرا جینا مرنا آپ کے ساتھ ہے ــــ آپ کے بغیر میری زیست کا ایک لمحہ بھی فضول ہے ــــ اس کے ساتھ ہی وہ جھکی اور شدید محبت کے ساتھ اس نے جھک کر احمد کے ہاتھوں کی پشت چوم لی ــــ اور ایک کمرے سے نکل گئی۔

وہ مدہوش آنکھیں موندے لیٹا رہا۔

چند منٹ گزرے تو مسز ہارون داخل ہوئیں ــــ

ارے ــــ قنوت چلی گئی ــــ وہ حیرانی سے بولیں ــــ

ہاں امی ــــ

وہ جیسے نیند سے بیدار ہوا ہو۔

اچھا ــــ

وہ صرف اتنا ہی کہہ سکیں ــــ

دیر بہت ہو چکی تھی ــــ میں نے خود ہی اسے جانے دیا ــــ خیال تھا کہ ملازمین میں اس بات کا چرچا نہ ہو کہ اگر وہ آپ کے کمرے میں ملنے جاتی ــــ احمد نے درست خیال کیا تھا۔

ہاں بیٹے بات تو تمہاری درست ہے ــــ ہمارے ملازمین ایسے بھی گئے گزرے نہیں کہ معمولی معمولی باتیں لوگوں تک پہنچاتے پھریں گے۔

وہ خاموش رہا ــــ

تم بتاؤ ــــ تمہاری طبیعت کیسی ہے ــــ میرے بچے مجھے تو تمہاری بہت فکر ہے۔ نہ جانے کیوں تمہاری تکلیف دیکھ کر دل کو کیا ہو جاتا ہے۔

وہ نہایت افسردہ لہجے میں بولیں۔

اب تو میں ٹھیک ہوں ماں ــــ

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

آپ نے ان لوگوں سے شادی کی تاریخ نہیں مانگی ــــ

احمد کو جیسے کچھ یاد آ گیا۔

ہاں بیٹے میں نے کہا تھا ــــ

پھر انہوں نے کیا کہا۔

احمد ہمہ تن گوش ہو گیا۔

بھائی شفقت میاں نے کہا ہے کہ ہم کوئی بہت دولت مند لوگ نہیں ــــ چند چیزیں قنوت کی بن جائیں تو بات کریں گے۔

وہ بولیں ــــ ان کو بھی یہ بات پسند نہ تھی۔

ہمیں جہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ کیوں اصرار کرتے ہیں۔

احمد کا لہجہ ناگوار سا تھا۔

بیٹا ــــ میں نے کئی مرتبہ یہی کہا ہے ــــ لیکن وہ نہیں مانتے ــــ

تمہاری ہسپتال سے چھٹیاں ہیں ــــ ورنہ یاقوت سے بات کر لیتے ــــ

وہ تو فون کے ذریعے کر لوں گا ــــ یہ جہیز کا مسئلہ ختم ہونا چاہیے۔

خیر تم ذہن پر زور نہ دو ــــ میں پھر ان سے ایک مرتبہ بات کروں گی ــــ

وہ خاموش ہو گیا اور وہ باہر چلی گئیں۔

www.pdfbooksfree.pk

مسز ہارون بہت جلد احمد کی شادی کر دینا چاہتی تھیں۔ انہیں معلوم تھا کہ بڑے بیٹے نے یورپ میں کسی یورپین سے شادی کر لی ہے اور وہ حالات سے سمجھوتہ کر چکی تھیں۔ وہ کندہ نا تراش عورت نہ تھیں جو اس معمولی بات سے بیٹے عاق کر دیتیں ___ کیونکہ عظمت و جلال دولت و اقبال ان کی وراثت میں تھا ___ اور وہ اس شان کے ناتے ہر معاملے کو بڑے لطیف پیرائے میں حل کرنے کی عادی تھیں ___ انہوں نے ہمیشہ اولاد کی بہتری سوچی تھی ___ وہ احمد کی بے کلی اور مستقل سر درد کی بیماری سے اکثر خائف رہتی تھیں۔ بہت علاج معالج کرنے کے بعد بھی جب آفاقہ نہ ہوا تو وہ بیٹے کو اکثر باہر جانے کا مشورہ دیتیں۔

میرا تو خیال ہے بیٹے ___ تم چار پانچ ماہ کے لئے باہر چلے جاؤ۔

وہ خوبصورت لان میں سنگ مرمر کی آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

آپ درست کہتیں ہیں ___ لیکن میں تنہا جانا نہیں چاہتا۔

احمد نے ماں کے چہرے کو بغور دیکھا۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں اگر یاقوت کی بات مان جائیں تو تم قنوت کو ساتھ لے جا سکتے ہو۔

مسز ہارون نے بیٹے کے بالوں کو سلجھاتے ہوئے کہا۔

ہاں امی ___ قنوت کے بغیر کوئی مسئلہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ٹرن ٹرن ___ فون کی زور دار گھنٹی بجنے لگی۔

اس وقت فون ___ احمد نے کلائی کی گھڑی کو دیکھا ___ شام کے چھ بج رہے تھے ___ چاروں جانب دھندلے دھندلے سائے پھیلنے لگے تھے۔

مسز ہارون اٹھنے لگیں ___ لیکن اس سے پہلے ہی ملازم ریسور اور ٹیلی فون پکڑے لان میں ہی لے آیا۔

فوراً" احمد نے ریسور کان کو لگایا ___

ہیلو ___ ہیلو ___ میں احمد ___

اچھا احمد بھائی ___ کیسے ہیں آپ ___

خدا کا شکر ہے ___ اللہ کا فضل ہے۔

میں جاوید بول رہا ہوں ___ آپ کا ماموں زاد۔

دوسری طرف جاوید نے کہا۔

تمہاری آواز کون نہیں پہچان سکتا ___ سناؤ ممانی جان کا کیا حال ہے۔

احمد نے کہا۔

یہ سب حالات آپ کو معلوم ہو جائیں گے ___ کل چار بجے ایئرپورٹ پر آجایئے گا۔

اچھا ___ کیا اسلام آباد کا موسم پسند نہیں ___

احمد نے چوٹ کی۔

دوسری طرف زبردست قہقہے کی آواز آئی۔

میں انشاء اللہ کل ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا ___ اور اب بات کرو امی سے احمد نے ریسور ماں کو پکڑا دیا۔

وہ چند لمحے باتیں کرتی رہیں ___ پھر بڑے مسرت بھرے انداز میں سب کو آنے کی دعوت دی اور ریسور رکھ دیا۔

لو بیٹا ___ اب تمہارا دل بہل جائے گا ___ وہ بھائی کی اولاد کی آمد پر بڑی خوش تھیں۔

لیکن احمد جل کے خاک ہو گیا۔ وہ قنوت کی خاطر کسی کا وجود اپنے پاس پسند ہی نہیں کرتا تھا ___ بس وہ دونوں ہوں ___ اور کوئی نہ ہو ___ وہ چپ سا ہو گیا ___

کیوں بیٹا ___ کیا بات ہے۔ کچھ اداس ہو گئے ہو ___

مسز ہارون احمد کے اداس چہرے کو دیکھ کر حیرت سے بولیں۔

نہ جانے کیوں ہنگاموں سے دور بھاگنے لگا ہوں ___ جاوید، ثنا اور ریما انتا

www.pdfbooksfree.pk

ہی شوخ و شنگ لڑکیاں ہیں۔

ہاں یہ تو درست ہے بیٹا ____ اب کیا کیا جائے۔

مسز ہارون الجھی ہوئی لگ رہی تھیں ___ انہیں احمد کی طبیعت سے تشویش ہو رہی تھی۔

آپ محسوس نہ کریں ____ امی جان ____ میں نے ایسے ہی کہہ دیا۔

اسے بعد میں ماں کا خیال آیا۔

ارے نہیں بیٹا ____ میں سمجھتی ہوں ___ گو تمہاری چھٹی بہت پڑی ہے ___ لیکن اب ان کے ہوتے ہوئے تم باہر بھی نہیں جا سکتے۔

میرے جانے کو چھوڑیئے ____ اب تو رہنے کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔

احمد کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

مسز ہارون بیٹے کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے بس خاموش سی رہیں۔

دوسرے دن احمد کی طبیعت سنبھلی تو وہ ایئرپورٹ جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

ماں کے ساتھ وہ آج قدرے خوش نظر آ رہا تھا ___ نہ جانے ہر فنکشن میں ہر دعوت ہر کام پر وہ چاہتا کہ قنوت اس کے ساتھ ہو ____ وہ انہیں سوچوں میں مستغرق ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ ڈرائیور نے گاڑی پارک کی ____ جہاز فضا میں نظر آیا اور چند لمحوں میں ممانی ناصرہ بیگم جاوید اور ریما جہاز کے آخری زینے پر نظر آئے۔ دونوں جانب ہاتھ فضا میں لہرائے ____ اور بھاگم بھاگ جاوید نے احمد کو اس زور سے گلے لگایا کہ اللہ توبہ ____ چودہ پندرہ سال کی شوخ لڑکی تھی ____ اور ریما حد درجہ چست لڑکی باتوں باتوں میں بری کاٹ دینے والی ____ انتہا ہی تیز طرار اور ماڈرن ____ دور جدید کا بھرپور اشتہار ___ سب لوگ گاڑی میں گھس گئے ____ ہنستے شرارتیں کرتے گاڑی ہارون منزل کے بڑے گیٹ کے سامنے رکی۔ چوکیدار نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو گاڑی پورچ پر رکی ____ خوبصورت سرخ گیرو سڑک پر گاڑی ایک چرر کے ساتھ کھڑی ہو گئی ____ سب لوگ اترے۔

ناصرہ بیگم مسز ہارون کی سج دھج کو جانتی تھیں لیکن اس مرتبہ کوٹھی کی خوبصورتی کو چار چاند لگے دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

تمام لوگ وسیع و عریض ڈرائنگ ہال میں چلے گئے ____ چند لمحوں کے بعد ملازم طشتریوں میں انار اور سیب کا رس لے آئے۔ سب نے بڑی چاہت سے نوش کیا ___ احمد ایک صوفے پر دراز تھا ____ سیاہ ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا ___ انتہا ہی وجیہ سمارٹ ڈاکٹر احمد پر ریما چند لمحوں میں ہی نثار ہو گئی تھی ____ دراصل ناصرہ بیگم کے آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ دونوں میں سے کسی ایک بیٹی کا رشتہ طے ہو جائے۔ اس زمانے میں بیٹیوں کا یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے۔ کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ___ لیکن ناصرہ بیگم اور مسز ہارون بہت دیر تک باتیں کرتی رہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

15

احمد بھائی کہیں چلیں نا ____ بہت دن ہو گئے گھر میں بیٹھے ہوئے ___ ثنا نے احمد سے کہا۔

ارے بھئی باہر کیا رکھا ہے ____ گھر میں رہو ___ وی سی آر دیکھو ___ کھیلو کودو ___ وہ بھی ثنا کے ساتھ شریر ہو گیا۔

آپ ہمیں گھر سے باہر لے کر چلیں۔

ریما دوسری طرف احمد کے پاس بیٹھتے بولی ___ اتنی قریب کہ اس کے تیز پرفیوم کی خوشبو احمد آسانی سے محسوس کر سکتا تھا۔

ارے بیٹا ___ بچوں کو اپنے سسرال لے جاؤ ____ یعنی کہ یاقوت کے ہاں لے جاؤ ___ مسز ہارون نے کہا۔

لیکن ناصرہ بیگم پر جیسے گراں وزنی بم گرا ہو۔

سسرال؟

وہ حیران رہ گئیں۔

ہاں ____ ناصرہ ____ احمد کی منگنی کر دی ہے میں نے۔

مسز ہارون ناصرہ بیگم کا مطلب سمجھتے ہی بات کو گول کرنا چاہتی تھیں لیکن ناصرہ بیگم بڑی تیز طرار عورت تھی۔

لڑکے کی پسند تھی ____ پھر کیا کرتی۔ تمہیں پوچھنے کا موقعہ ہی نہیں دیا اس نے۔

مسز ہارون افسردہ ہو گئیں۔

تو کیا ہوا ____ منگنی ٹوٹ بھی سکتی ہے۔

ناصرہ بیگم کے لئے معمولی بات ____

لیکن مسز ہارون کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

منگنی توڑ دیں۔

وہ بولیں ___ انہیں شاید یہ بات اچھی نہ لگی۔

کوئی بات نہیں آپا ____ ان کو اطلاع دینے کی بھی ضرورت نہیں ____ دوسری منگنی بھی ہو سکتی ہے۔

یہ کس کی منگنی ہو رہی ہے۔

کمرے میں آتے ریما نے کہا۔

تم جاؤ بیٹی ____

ناصرہ بیگم نے آنکھ کا اشارہ کیا۔

ریما فوراً" کمرے سے نکل گئی۔

ناصرہ میں تمہاری بات سے متفق نہیں ہوں ____ یہ منگنی احمد کی پسند سے ہوئی ہے۔

مسز ہارون نے کہا۔

اوہو لڑکے کی پسند کا کیا ہے ____ جسے دیکھا پسند کر لیا ____

ناصرہ بیگم شانے جھٹک کر بولیں۔

اچھا چھوڑو اس قصے کو ____ پھر کسی وقت بات کریں گے۔ بچے آرہے ہیں۔

ناصرہ بیگم نے پلٹ کر دیکھا تو واقعی جاوید ریما ثنا اور احمد آرہے تھے۔

بہت انجوائے کیا آنٹی ____

ثنا گھاس پر لیٹتے ہوئے بولی۔

واقعی آج تو بہت تھک گئے ہم ____

جاوید اور ریما دھپ سے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

کوئی ٹیلی فون تو نہیں آیا ____

احمد لان کی خوبصورت سیڑھی اترتے اترتے بولا۔

نہیں تو ___ ویسے بھی قنوت کو کئی دن ہو گئے ہیں ____ آئی ہی نہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ خود بھی اداس لگ رہی تھیں۔

یہ قنوت کون ہے آنٹی۔

ثنا بال کی کھال اتارنے میں ماہر تھی۔

یہ احمد کی ہونے والی دلہن ہے بیٹی ۔

مسز ہارون نے کہا۔

پھر تو ملنا چاہیئے ان سے ______

کل یہاں بلا لوں گی ____ مل لینا ____ دیکھنا کس قدر پیاری ہے۔

ثنا ہنس دی ______ اور ریما جل کر سانپ کی طرح بل کھانے لگی۔

ارے واہ بلایئے _____ ہم بھی تو دیکھیں وہ چندے مہتاب ___

ریما کے انداز میں حد درجہ تکبر و نخوت پائی گئی تھی۔

لیکن یہ بات زیر غور تھی کہ اگر قنوت کو کاشانہ ہارون میں بلایا جائے تو ٹھیک رہے گا کیونکہ اگر ان لوگوں کو وہاں لے جایا گیا تو ہو سکتا ہے ریما کوئی بدتمیزی کرنے اور معاملہ خراب نہ ہو جائے۔

ابھی یہ لوگ یہ باتیں سوچ ہی رہے تھے کہ ٹیکسی اندر پورچ میں رکی۔

یہ کون آگیا۔

احمد نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔

یاقوت راسخ بچوں سمیت ادھر ہی آرہے تھے۔

آیئے آیئے _____ راسخ بھائی _____ بہت مدت کے بعد آپ کو ہماری یاد آئی ہے۔

احمد خوش دلی سے بولا۔

اور راسخ صرف ہنس کر رہ گیا ______

یاقوت بھی آنچل ایک طرف سے سنبھالتی کرسی پر بیٹھ گئی ____

ناصرہ بیگم بھی قریب بیٹھ گئیں _____

بہت دیر باتیں ہوتی رہیں ____ شام ہوتے ہی یاقوت اور راسخ اپنے گھر روانہ ہو گئے۔

آج موسم قدرے حسین تھا _____ چاروں طرف سیاہ بدلیاں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔ ٹھنڈی ہوا مردہ دلوں میں نئی زندگی ڈال رہی تھیں۔ جیسے نئی روح پھونک دی جائے ____ موسم گرما کی تعطیلات ہو چکی تھیں ____ اہل کاشانہ ہارون نے مری جانے کا پروگرام بنا لیا تھا _____ سب لوگ جانے کے لئے بضد تھے ____ اور ادھر مسز ہارون چاہتی تھیں کہ قنوت ضرور جائے ____ تاکہ احمد کا دل بھی بہلا رہے گا _____ چنانچہ انہوں نے ایک دن چپکے سے شفقت میاں کے ہاں ...ان سے بات کی۔

آپ درست فرماتی ہیں بہن جی _____ لیکن کچھ اچھا نہیں لگتا ___

شفقت ہمیشہ کی طرح دنیا سے ڈرتے تھے۔

دنیا کہاں کی کہاں پہنچ گئی ____ اور آپ ابھی تک ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

وہ ہنس کر بولیں۔

شفقت میاں بھی ہنس دیئے۔

آپ سمجھیں نا میری بات _____ کچھ معیوب لگ رہا ہے۔

رہنے بھی دیجئے _____ سمجھو تو سب کچھ ہے نہ سمجھو تو کچھ بھی نہیں ___

دے دیجئے نا اجازت ____ پھر وہ کونسے اکیلے ہوں گے۔

زینت بیگم نے حمایت کی ____ وہ اس معاملہ میں قنوت کی طرف دار تھیں۔ چاہتی تھیں کہ کسی طرح قنوت خوش رہے ____ کیونکہ ان کی اپنی بیٹی نے اس کی اجازت دی۔ اب وہ بھی سہاگن بن جائے _____ وہ اسی پر خوش تھیں۔

بولیئے نا بھائی ____ قنوت چلی جائے ہمارے ساتھ __

اچھا چلی جائے ___ لیکن _______

شفقت میاں رک سے گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

لیکن کیا ____؟

مسز ہارون نے کہا۔

کتنے دن لگ جائیں گے۔

وہ بولے۔

بھائی صاحب گرما کی تعطیلات ہیں۔ چار پانچ روز تو لگ ہی جائیں گے۔

پھر یاقوت کو بھی دعوت دیں گے ____ قنوت اکیلی نہ ہو گی ____ مسز ہارون نے
کی تسلی کر دی۔

اچھا‘ اچھا ____ پھر ٹھیک ہے۔

شفقت میاں اور زینت بیگم کو سکون سا ہو گیا۔

فراز اور اس کی بیوی نے انکار کر دیا تھا۔ یاقوت اور راسخ کو بھی اطلاع کر
تھی۔ یہ سب کچھ قنوت کی آسانی کے لئے ہو رہا تھا۔ لیکن جب خبر پہنچی ٹینا اور ر
تو وہ تیار ہو گئے ____ اچھا خاصا قافلہ بن گیا ____ سب بہت خوش تھے ____
سب موجود تھے سوائے قنوت کے۔

جمعہ کی صبح جانے کا پروگرام تھا۔ پورچ میں پانچ خوبصورت گاڑیاں کھڑی
____ سب سے اگلی گاڑی میں ڈرائیور‘ رمی‘ ٹینا اور جاوید ____ ٹینا کی سہیلی
دوسری میں یاقوت بچوں سمیت اس کی ملازمہ اور ڈرائیور‘ راسخ کو چھٹی نہ ملی
ہی رہا ____ تیسری میں احمد کے چند دوست ____ اور چوتھی میں احمد نے پلٹ
دیکھا ____ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

کہاں ہو تم سب لوگ۔

احمد نے کہا۔

ثنا تھرمس گلے میں لٹکائے لان کا زینہ چڑھ رہی تھی۔

احمد بھائی ____ جن لوگوں کا آپ کو انتظار تھا نا ____ وہ نہیں آرہے

کیا ____

احمد کو ایک دھچکا سا لگا ____ کیا قنوت نہیں آئی ____ اگر نہیں آئی تو کیوں
یں آئی وہ چند لمحے سوچ میں پڑ گیا۔

صبح تو ہو گئی ____

احمد نے کہا ____

کہا تھا نا آپ کو ____ رات پر ہی رکھیں پروگرام کو ____ پاکستانی پابندی
ت کا خیال نہیں رکھتے۔

ریما نے قریب سے چوٹ کی۔

آپ درست فرماتی ہیں ____ لیکن قنوت کے یہ مصرا صادق نہیں آتا۔

احمد کو اچھا نہیں لگا۔

کیا وہ پاکستانی نہیں ہے۔

ریما قریب آگئی۔

بالکل پاکستانی ہے۔

پھر کیا وجہ ہوئی _

ریما نے احمد کا موڈ دیکھ کر لہجہ بدل لیا۔

کیا معلوم ارادہ بدل لیا ہو۔

ریما پھر بول اٹھی ____ اسے اپنی زبان پر اختیار نہیں تھا۔

وہ ارادہ نہیں بدل سکتی ____ ضرور کوئی وجہ ہو گی۔

احمد وثوق سے بولا۔

اچھا ____ اتنا اختیار ہے آپ کو ان کے قول و فعل پر۔

جی ہاں ____ ایسا سمجھئے ____

احمد بھی برجستہ جواب دے رہا تھا۔

چند لمحے یوں ہی گزر گئے ____ وہ گاڑی دے کر ملازم کو قنوت کے ہاں
انہ کرنے ہی والا تھا کہ گیٹ کھلا اور ٹیکسی داخل ہوئی۔

www.pdfbooksfree.pk

صاحب قنوت بی بی آگئیں۔

ملازمہ خوشی سے بھاگتی ہوئی احمد کے پاس آئی۔

احمد کی خوشی انتہا تک پہنچ گئی۔

جلدی سامان گاڑی میں رکھواؤ۔

احمد نے کہا اور ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔

سیاہ شیفون کی ساڑھی میں ملبوس سرخ بلاوز نرم و نازک کومل بدن جیسے تراشیدہ مجسمہ ___ دراز بالوں کی چوٹی کولھوں پر پڑی آوارہ لٹ پیشانی پر جھولتی ہوئی سفید بے داغ چہرہ ___ وہ کس قدر حسین نظر آرہی تھی ___ احمد سے آج اس کا جلوہ دیکھا نہ جا رہا تھا ___ مسز ہارون بھی سو مرتبہ واری جا رہی تھیں۔

جاوید ___ ریما تا تو سب سکتے میں ہی آگئے۔

ناصرہ بیگم تو تعریف کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

واقعی آپا ___ لڑکی تو بلا کی حسین ہے ___ اتنا حسن میں نے کہیں نہیں دیکھا۔

مسز ہارون مسکرا دیں ___

ماشاء اللہ سگھڑ بھی بہت زیادہ ہے ___ خدا زندگی دے ___ اللہ نے خوب جوڑی بنائی ہے۔

وہ دل و جان سے فریفتہ تھیں۔

جوڑی ___ ہنہ ___

ناصرہ بیگم دل میں کہہ کے آگے بڑھ گئیں۔

اتنی دیر کیوں کر دی۔

احمد قریب جاتے بولا۔

میں تو جلدی آگئی ہوں ___ یہیں سے فون آیا تھا کہ نو بجے کا وقت ہے تھی۔

___ اور اب تو آٹھ ہی بجے ہوں گے۔

کس نے کیا تھا فون؟

احمد حیران کن لہجے میں بولا۔

کسی لڑکی کی آواز تھی۔

قنوت نے کہا۔

ہوں ___ میں سمجھ گیا۔

سامان رکھوا دیا ہے صاحب جی۔

ملازموں نے کہا ___

احمد نے بغور قنوت کو دیکھا ___ وہ کچھ خاموش خاموش سی نظر آرہی تھی۔

طبیعت ٹھیک ہے۔

احمد نے چاروں جانب دیکھ جب راستہ صاف دیکھا۔

ٹھیک ہوں ___ آپ کیسے ہیں۔

وہ دو قدم چل کر قریب آگئی۔

تمہیں دیکھ کر سب دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

احمد نے محبت پاش نظر قنوت کے سراپا پر ڈالیں۔

وہ صرف مسکرا دی۔

وہ سب لوگ آرہے ہیں ___ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

سامنے جاوید، رمی، ٹینا اور ریما خراماں خراماں چلے آرہے تھے۔

اتنی دیر میں سب لوگ قریب آگئے۔

اچھا ___ آپ قنوت ہیں۔

جاوید نے حیران کن انداز میں قنوت کے دلکش سراپا کو گھورا۔

وہ جھینپ سی گئی ___ جاوید کی برہنہ نظروں کا سامنا اس کے بس کی بات نہ

احمد نے محسوس کیا۔

www.pdfbooksfree.pk

یہ ریما ہے اور یہ ثنا اور رمی ٹینا کو تو تم جانتی ہو نا۔

جی ____

قنوت نے کسی فرمانبردار بچے کی طرح سر ہلا دیا۔

ویسے اچھی چوائس ہے احمد بھائی آپ کی۔

جاوید نے کہا۔

ریما نے گہری نظروں سے قنوت کو تاڑا اور پلٹ گئی۔

قنوت بیٹی ____ دیر کیوں کر دی۔

مسز ہارون نے کہا۔

قنوت کو وقت غلط بتایا گیا تھا امی جان ____

احمد نے بات سیدھے راستے پر ڈال دی۔

غلط ____ کیا مطلب ہے تمہارا ____

مسز ہارون ایک دم بولیں۔

صبح پانچ بجے کی بجائے دن کے نو بجے کا وقت بتایا گیا تھا۔

احمد نے سادگی سے کہا۔

اور یہ سنتے ہی ریما واپس چل دی۔

ٹھہرو ریما ____ جا کہاں رہی ہو ____

احمد نے کہا۔

نہیں احمد صاحب ____ اب جانے کا وقت ہے ____ گاڑی میں بیٹھتے ہیں۔

وہ جاتے جاتے بولی۔

لیکن قنوت لہجہ پہچان گئی تھی ____ ویسے تو احمد اس کے طرز عمل سے سمجھ گیا تھا کہ غلط فون کرنے والی یہی ہو سکتی ہے۔

لیکن جاوید کی نظروں میں قنوت ہی قنوت تھی۔ وہ اس کے حسن پر بری طرح مر مٹا تھا ____ جاوید نے آج تک بڑی بڑی لڑکیاں دیکھی تھیں۔ لیکن یہ حسن

سادگی کسی میں نہ تھی۔ اس کے سفید شیشے کی طرح چمکتے بدن پر سیاہ ساڑھی اور سرخ بلاؤز قیامت ڈھا رہا تھا۔ سب اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے ___ احمد کی گاڑی میں بیٹھنے کے لئے بہت لوگ منتظر تھے اور ادھر جاوید چاہتا تھا کہ وہ قنوت کے قریب بیٹھے۔ لیکن احمد سب کچھ سمجھتا تھا۔ وہ تو قنوت کا محافظ تھا۔ احمد گاڑی خود ڈرائیور کر رہا تھا اور قنوت اس کے ساتھ والی سیٹ پر تھی۔ ایک گاڑی میں کھانے پینے والی چیزوں کے ساتھ ملازمین بیٹھے تھے۔ دن کے دس بجے کاشانہ ہارون سے یہ قافلہ مری کے لئے روانہ ہو گیا۔ ہنستے کھیلتے ____ رکتے ٹھہرتے ____ گاتے گپیں ہانکتے۔

16

مری میں خوبصورت بنگلہ صاف کروایا گیا تھا۔ جو سیٹھ ہارون نے اپنی زندگی میں ہی تعمیر کروایا تھا۔ سب نے اپنے اپنے کمرے منتخب کر لئے تھے۔ مسز ہارون ناصرہ بیگم کو ایک ہی کمرہ دے دیا گیا تھا۔ جاوید تنہا رہنا مناسب سمجھتا لیکن رمی نے دوسری طرف اپنا بستر لگا لیا۔ ادھر ٹینا اور قنوت کو راہ داری میں کمرہ مل گیا تھا۔ یاقوت اور اس کے بچوں ملازمہ کو علیحدہ کمرہ دے دیا تھا۔ احمد نے سب کمروں سے دور پائیں باغ کے پاس اپنا مستقل کمرہ منتخب کر لیا تھا۔

سارے دن کے تھکے ہارے سب اپنے اپنے کمروں میں دبکے بیٹھے تھے ____ لیکن احمد کو چین نہیں آرہا تھا ____ آج کئی دن ہو گئے تھے اسے قنوت سے ملے ہوئے ____ وہ اس کے ساتھ آئی تھی لیکن پہلے سے بھی کہیں دور ہو گئی تھی۔

مجبوراً اٹھا اور قنوت کے دروازے پر دستک دی۔

دروازہ کھلا ہے آجائیے ____

نقرئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

اجازت ہے۔

احمد اندر داخل ہوتے مسکرایا۔

آپ ____ قنوت حیران رہ گئی۔

آپ سوئے نہیں۔

قنوت پلنگ پر سیدھی ہو گئی اور انگلش رسالہ جو وہ دیکھ رہی تھی ____ قریبی میز پر رکھ دیا۔

نیند میری آنکھوں سے کوسوں دور ہے۔

وہ قنوت کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

کیوں؟

قنوت نے جھک کر بڑی خوبصورتی سے کہا۔

تم جو میرے پاس نہیں ہو۔

وہ والہانہ انداز میں بولا۔

وہ صرف مسکرا کر رہ گئی۔

ٹینا کہاں ہے۔

احمد نے کہا۔

وہ ابھی ابھی باہر گئی ہے۔ معلوم نہیں کہاں ____

قنوت نے بالوں کو درست کرتے ہوئے کہا۔

آؤ باہر چلیں ____ بڑا خوبصورت موسم ہے ____ پھر چاند بھی جوبن پر ہے۔

احمد نے اٹھتے ہوئے قنوت کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

اگر کسی کو پتہ چل گیا تو ____

وہ سہم سی گئی۔

پگلی ____ ڈرتی ہو زمانے سے ____ جب ہم ایک ہیں ____ تو علیحدہ کیوں رہیں۔

احمد نے قنوت کا شانہ تھپتھپایا۔

وہ اٹھی چادر اوڑھے احمد کے ساتھ ہو لی۔

ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ فلیٹ سے بہت دور نکل آئے۔

آؤ یہاں بیٹھ جائیں۔

احمد ایک پتھر پر بیٹھ گیا ____ اور اپنے پاس جگہ بنا کر قنوت کو بٹھا لیا۔ ایک دوسرے کے سہارے بیٹھنے والے جینے مرنے کی قسمیں کھانے والے بہت دیر تک باتیں کرتے رہے۔

سچ پوچھو تو میں ایک لمحہ بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔

احمد نے قنوت کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔ وہ انداز خود سپردگی کے

www.pdfbooksfree.pk

عالم میں احمد سے لپٹ گئی ____ جیسے ہزاروں آفتوں سے محفوظ ہو گئی ہو۔

کتنا سکون ہے تمہارے قرب میں ____ میں بعض اوقات سوچتا ہوں کہ تمہارے بغیر گزشتہ زندگی میں نے کیسے گزار لی۔

احمد نے بغور قنوت کے چہرے کو دیکھا جو چاند کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

وہ صرف ہنس دی ____ اور احمد کے سینے میں ہی چہرہ چھپا لیا۔

وہ کس قدر مسرور و شاداں ہو رہا تھا ____ قنوت کی محبت میں تڑپ تڑپ کر وقت گزارتا تھا ____ آج اس کے پاس ہے۔ اس سحرزدہ ماحول میں وہ اپنے آپ کو یوں محسوس کر رہا تھا جیسے کسی جادوگرنی کے سحر سے قنوت کی سانسوں میں تحلیل ہو جائے گا۔ وہ اس کے وجود میں گردش کرتے خون کی طرح گھل مل گئی تھی۔

قنوت ____

وہ سرگوشیانہ انداز میں بولا۔

وہ ہنس دی۔

جی ____ آہستہ سے بولی۔

یہ جی ___ نہیں' ہاں جی کے علاوہ بھی کوئی بات آتی ہے کہ نہیں۔

احمد نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

وہ بھی ہنس دی۔

کہ اچانک انہیں اپنی پشت میں قہقہوں کی آواز آئی۔

لو ____ پھر مصیبتیں نازل ہو گئیں۔

احمد زبردست ناگواری کے عالم میں کھڑا ہو گیا۔

اچھا تو تم لوگ یہاں چاندنی کا مزہ لے رہے ہو۔

جاوید نے کہا ____ لیکن دل میں حسرت بری طرح اجاگر تھی کہ کاش قنوت اس کی ہوتی۔

تم لوگ تو اپنے اپنے کمروں میں تھے۔

احمد نے کہا۔

جی ہاں ____ اپنے کمروں میں ہی تھے ____

تو پھر میرا تعاقب کیوں کیا۔

بظاہر احمد مسکرا دیا ____

دراصل ہم اپنے گروپ کا کوئی فرد غائب نہیں دیکھ سکتے۔

ریما نے گہری نظروں سے قنوت کو دیکھا جو خاموش کھڑی تھی ____ صرف اس کے ہونٹوں پر تبسم کھیل رہا تھا۔

قنوت صاحبہ آپ نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔

جاوید نے چوٹ کی۔

جی نہیں روزہ نہیں ____ صرف فضول بکواس سے پرہیز ہے۔

احمد نے فوراً" برجستہ جواب دیا۔ وہ قنوت کی کسی قسم کی بھی توہین برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

سوال آپ سے نہیں کیا۔

ریما نے کہا۔

وہ بھی میری ذات کا حصہ ہے۔

احمد نے لازوال محبت کا نذرانہ قنوت پر نچھاور کر دیا۔

او Very Good ____ محبت ہو تو ایسی ہو ___

رمی نے تالی بجائی اور ہنسنے لگا۔

ارے چھوڑو یار ____ بات کا لطف ہی ختم کر دیا تم نے ____ جاوید کو نہ جانے اس بات سے غصہ کیوں آگیا۔

لیکن ٹینا کے ایک پتھر پر سے پھسل جانے سے ماحول گلزار ہو گیا۔ سب ہنسنے لگے۔ ٹینا جھینپتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو گئی۔ ابھی سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں پہنچے تھے کہ ناصرہ بیگم نے ریما کو بلا بھیجا۔

www.pdfbooksfree.pk

جی امی ______

ریما اندر داخل ہوتے بولی۔

آؤ تم سے بات کرنا ہے ____ کیونکہ مسز ہارون کہیں باہر گئیں ہیں۔

ناصرہ بیگم نے ریما کو اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔

آج دو دن ہو گئے ہیں آئے ہوئے _____ تم احمد کا دل نہیں جیت سکیں۔

ناصرہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔

کیسے دل جیت لوں ____ وہ خبیث اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتی۔

ریما زبردست مایوس نظر آ رہی تھی۔ اس کا قریبی عزیز رشتہ دار احمد اس کو چھوڑ کر کسی تیسری لڑکی کو پسند کرے ____ یہ اس کی توہین تھی۔

وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی ____ تم کوشش کرو کہ وہ تمہاری ذات میں دلچسپی لے۔

ناصرہ بیگم نے بیٹی کو وارننگ دی۔

میں اس کی ذات میں دلچسپی کس طرح لے سکتی ہوں۔

ریما سٹ پٹا سی گئی۔

کیوں؟

ناصرہ بیگم نے کیوں کو سخت لہجے میں ادا کیا۔

اس لئے کہ احمد کی ذات کا وہ حصہ ہے۔

ریما نے جل کر کہا۔

یہ احمد نے کہا ہے۔

ناصرہ بیگم بہت چالاک عورت تھیں ____ ریما کی ادائیگی سے وہ جان چکی تھیں کہ یہ لازمی احمد کے فقرے ہوں گے۔

جی ____

ریما قریب بیٹھ گئی۔

یہ میں جانتی ہوں کہ معاملہ سنگین ہے ___ لیکن ناممکن بھی نہیں ___

ناصرہ بیگم نے پلٹ کر ریما کو کہا۔

امی آپ درست کہتی ہیں _____ میں تو خود احمد کی شخصیت کو بے حد پسند کرتی ہوں۔ ریما کے انداز میں شکست خوردہ جواری کی طرح جھنجلاہٹ پائی گئی تھی۔

احمد کے ساتھ دولت بھی بے شمار _____ تم ذرا اس بارے میں سوچو __

ارے کیا سوچنا ہے ____ ہمیں بھی تو پتہ چلے ____

جاوید کمرے میں داخل ہوا _____ ماں بیٹی کو دیکھ کر وہ ہنس کر بولا۔

ارے بیٹا ____ میں چاہتی ہوں کہ احمد سے اس کا رشتہ طے ہو جائے۔

ناصرہ بیگم مایوسی سے بولیں۔

ارے ماما میں کیا بتاؤں _____ وہ آفت کی پڑیا تو اپن کو بھی لے ڈوبی ہے۔

جاوید بری طرح قنوت کے حسن میں کھو چکا تھا۔

تو کیا تم بھی ______

ناصرہ بیگم حیرانی سے بولیں۔

بالکل _____ میں قنوت کو پسند کرنے لگا ہوں ____

جاوید نے کہا۔

چل ہٹ ____ تجھے کیا مصیبت پڑی ہے استانی سے بیاہ کرنے کی ___ وہ زبردست نفرت سے رکیک لہجہ اپناتے ہوئے بولیں۔

اچھا چھوڑیئے ____ میں اس وقت احمد بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔ وہ کمرے سے نکل گیا۔

تمام لوگ ڈائننگ ہال میں موجود تھے ____ سب اپنی اپنی سیٹوں پر براجمان تھے لیکن قنوت کی سیٹ خالی تھی۔

بھئی واہ کمال کا پلاؤ ہے ____ جواب نہیں۔ شامی کبابوں کا ___

جاوید نے کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

ہاں آج تو خوشبو سے بھوک اور بڑھ رہی ہے۔

ریما نے پلیٹ میں پلاؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

ٹینا نے پلیٹ میں قورمہ ڈالتے بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

رمی اور باقی لوگ سب کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔ لیکن احمد خالی پلیٹ میں چمچ ہلائے جا رہا تھا۔

صابرہ ____

احمد نے میز پر سویٹ کا ڈونگا رکھتے ملازمہ کو کہا۔

جی صاحب ____

قنوت بی بی کہاں ہیں ____

کھیر بن گئی ہے صاحب جی ____ وہ آ ہی رہی ہیں ____

کیا مطلب ہے تمہارا ____

وہ گرج دار آواز سے بولا کہ ایک لمحہ کے لئے سب چونک اٹھے ____

خانساماں کو بہت تیز بخار تھا ____ قنوت بی بی نے کہا ____ کھانا وہ تیار کر لیں گی۔

صابرہ لرزتی ہوئی گویا ہوئی۔

اس طرح کہ یہ سب کچھ اس نے تیار کیا ہے۔

احمد شدید غصے میں بول رہا تھا۔

جی ہاں ____

صابرہ نے کہا ____

عین اس وقت وہ آنچل سے ہاتھ پونچھتی کمرے میں داخل ہوئی ____

خانساماں کو چھٹی کروا دو ____ اس کی کیا ضرورت ہے۔

احمد شدید غصیلے انداز میں بولا۔

سب خاموش کھانے میں مصروف تھے ____ جرات اظہار کسی میں نہ تھی۔

وہ ہنس دی ۔

دراصل بابا بہت بیمار تھا ____ احمد ____ مجھے بہت رحم آ گیا اس پر ____

وہ احمد کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

تم پر کسی نے رحم نہیں کھایا ____

وہ اس کے سراپا کو گھورتے ہوئے بولا۔

ریما پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

پھر کیا ہوا ____ میں تو عادی ہوں اتنا کام کرنے کی ____

قنوت نے خوبصورت مسکراہٹ یاقوتی ہونٹوں پر بکھیر دی ____ اور ہاتھ بڑھا کر ایک پلیٹ احمد کے سامنے رکھ دی ____ جو ابھی تک جوں کا توں بیٹھا تھا۔

میرے گھر میں ملازمہ بن کر نہیں مالکہ بن کر آؤ گی ____

احمد نے قنوت کے سامنے رکھی پلیٹ کو پرے سرکا دیا اور ایک چمچ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

سب لوگوں نے دیکھا ____ لیکن کسی نے بولنے کی جرات نہیں کی ____

ناصرہ بیگم نے بہت کوشش کی کہ کچھ کہیں لیکن وہ احمد کی تلخ طبیعت سے واقف تھی ____ اس لئے اندر ہی اندر چپ رہیں ____ اور زہر کے گھونٹ پیتی رہیں۔ مسز ہارون اپنے کمرے میں تھیں ____ انہیں کسی بات کا علم ہی نہ تھا۔

چنانچہ اسی ناخوشگوار ماحول میں کھانا ختم ہوا ____

ماما کھانے کے بعد قہوہ ضرور ہونا چاہئے ____

جاوید نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کرسی پچھلی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

صابرہ سے کہو ____ میں تو آگ کے پاس بیٹھنے والا کام نہیں کر سکتی ____

احمد اور قنوت خاموش کھانے میں مصروف رہے ____ ویسے بھی قنوت احمد کے سامنے بولنے کی سکت نہ رکھتی تھی ____ احمد کی تو بس یہی خواہش تھی کہ وہ اس کے سامنے بیٹھی رہے اور وہ اس کی پوجا کرتا رہے۔

www.pdfbooksfree.pk

ہاں ہاں صابرہ بنا لے گی چائے۔

احمد نے نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

ہنہ ____

ریما اور ناصرہ بیگم شانے جھٹک کر کمرے سے نکل گئیں ____ ٹینا اور رِی بھی چلے گئے ____ ڈائننگ ہال میں صرف احمد اور قنوت رہ گئے تھے۔

صابرہ کمرے میں داخل ہوئی۔

برتن اٹھا لوں بی بی ____

صابرہ نے قنوت سے کہا۔

صابرہ ____

احمد نے کہا۔

جی صاحب ____

صابرہ ٹھٹکی ____

تمہیں معلوم ہے یہ کون ہے ____

احمد نے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے قنوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

ہاں جی ____ کیوں نہیں ____ اللہ سہاگ سلامت رکھے ____ مالک ہیں ____ جی اس گھر کی ____

صابرہ نے احمد کے دل کی بات کہہ دی۔

سن لیا ____ آئندہ کوئی کام نہیں کرنا ____ بس ____

احمد نے قنوت سے کہا۔

وہ ہنس دی ____ سست ہو جاؤں گی ____

کوئی بات نہیں ____ بس میرے سامنے رہو ____ کیوں صابرہ ٹھیک؟

____ احمد نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں جی ٹھیک ہے ____ خدا صاحب جی کو زندگی دے ____ سہاگ قائم رہے صدیوں ____ صابرہ ٹوکری میں برتن سمیٹنے لگی۔

صابرہ قہوہ بنا لو گی۔

قنوت نے پوچھا ____

احمد ہاتھ دھونے بیسن کی طرف گیا تھا ____ اس کی نظر بچا کر صابرہ نے انکار میں سر ہلایا۔

صابرہ قنوت سے سیکھ لو ____ اور کچن میں خود بنا لو ____ نہیں اچھا بنتا تو نہ بنے ____ احمد نے صابرہ کا ہلتا سر دیکھ لیا تھا۔

ایک تو آپ کی چھٹی حس بیدار بڑی جلدی ہو جاتی ہے ____

قنوت اور صابرہ دونوں ہنس دیں۔

ہاں ____ لیکن تمہارے بارے میں تو میں بڑا محتاط رہتا ہوں ____ ایک تمہاری ہنسی نے تو جینے کا حق دیا ہے۔

احمد کو جذباتی دیکھ کر وہ برتن سمیٹ کر کمرے سے نکل گئی۔

آؤ ____

وہ قنوت کا ہاتھ تھامے اپنے کمرے میں چل دیا۔

سردی بڑھ رہی تھی ____ احمد نڈھال سا بستر پر لیٹ گیا ____ چند لمحوں میں وہ زرد سا ہو رہا تھا ____ ہاتھ سرد اور ماتھا برف کی طرح ٹھنڈا ____

وہ اپنے بستر پر لیٹ گیا ____

قنوت ____

وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔

جی ____

وہ احمد پر جھک گئی ____ کیا بات ہے ____ طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی ____ قنوت نے اپنے ہاتھ کو احمد کی پیشانی پر رکھتے ہوئے کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

ٹھیک ہوں ____ تم میرے پاس رہو ____ جانا نہیں کہیں ____ اس کی آواز میں تھرتھراہٹ تھی ____ جیسے ٹوٹنے کے خوف سے کانچ کا برتن سہم جائے۔

میری تو جان بھی آپ پر نثار ہے احمد ____ کوئی گولی لے لیجئے ____ وہ زبردست محبت بھرے انداز میں احمد کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولی ____ وہ

بیگ ____ دیکھو ____ احمد وہ سسک اٹھی ____ وہ شدید سر درد میں مبتلا تھ ____

ڈاکٹر ____

وہ دروازے کی طرف لپکی۔

رک جاؤ ____ سب پریشان ہوں گے ____

احمد نے اسے پوری طاقت سے اپنی طرف کھینچ لیا ____ وہ دیوانوں کی طرح سامنے پڑے بیگ میں سے گولیاں تلاش کرنے لگی۔

یہ ____

قنوت نے سبز رنگ کی شیشی دکھاتے ہوئے کہا۔

احمد نے سرہلایا ____ قنوت کی گویائی ساتھ نہ دے رہی تھی۔

قنوت نے بڑی برق رفتاری سے گولی نکال کر پانی کے ساتھ احمد کے گلے میں انڈیل دی ____ خدارا رحم کر ____ وہ بے قرار ہو گئی ____ گولی لیتے ہی چند لمحوں کے بعد وہ پرسکون نیند سونے لگا۔ لیکن شدید کرب کے آثار ابھی تک اس کے چہرے سے عیاں تھے ____

احمد بیٹے ____

اچانک دروازہ کھلا ____ مسز ہارون نے دیکھا قنوت اس کی پیشانی سے بال ہٹا رہی تھی۔

میرے بچے ____ وہ مامتا سے مجبور احمد پر جھکیں ____ اور پھر سسک اٹھیں ____ آنٹی ____ قنوت نے بڑی محبت سے مسز ہارون کو قریب کی کرسی پر بٹھا دیا۔

گھبرائیے نہیں ____ خدا کا شکر ہے ____ طبیعت ٹھیک ہے ____ وہ بڑی اپنائیت سے ان کے شانے سہلانے لگی ____

میں تو ادھر سے گزر رہی تھی ____ تمہارے منہ سے خدا رحم کر کے الفاظ زور سے نکلے تو میرے دل سے ہوک سی نکلی ____ الٰہی خیر ____ میرا بچہ ٹھیک ہو ____ مسز ہارون نے آنسو صاف کیے۔

گھبرائیے نہیں آنٹی ____ اب تو ٹھیک ہیں ____ پرسکون ہیں ____ قنوت نے دلاسہ دیا۔

وہ تو چہرے سے ہی عیاں ہے کہ کتنی اذیت اٹھاتا ہے یہ اس درد میں ____ مسز ہارون کا کلیجہ کٹ کر رہ گیا۔

اتنا شدید درد اٹھتا ہے ____ ڈاکٹر کو کیوں نہیں دکھاتے ____ قنوت نے حیران ہو کر کہا۔

میں نے بہت مرتبہ کہا ہے ____ آخر میں کندہ ناتراش نہیں ہوں ____ جو اس کی تڑپ سمجھ نہ سکوں ____ لیکن یہ مانتا نہیں۔

مسز ہارون عالم پریشانی میں بولیں ____ وہ شدید بے قرار اور مضطرب نظر آ رہی تھیں۔

سب لوگ کہاں ہیں ____

قنوت نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا ____

سب سیر کو نکل گئے ہیں ____ ادھر پہاڑوں میں ____ لیکن میں پریشان ادھر آ گئی ____

آپ بھی فکر نہ کریں ____ احمد اب سو رہے ہیں ____ اٹھیں گے تو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔

وہ خود کس قدر پریشان تھی ____ لیکن مسز ہارون کو اس نے افسردہ نہیں

www.pdfbooksfree.pk

ہونے دیا۔ یہ سر کا درد اس قدر شدید کیوں ہے ___ سمجھ نہیں آتا ___

قنوت نے حیران کن انداز میں احمد کو دیکھا۔

اتنی شدت تو پہلے کبھی نہیں ہوئی ___ صرف چکرا جاتا تھا ___ لیکن آج

انہوں نے سوالیہ انداز میں قنوت کو دیکھا۔

آج تو بلا کی شدت تھی ___ خدا کا شکر ہے گولی مل گئی ___

قنوت نے فوراً زبان روک لی _

اللہ تمہیں جزا دے بیٹی ___ نہ جانے کب وہ وقت آئے گا ___ جب تم اس گھر میں دلہن بن کر آؤ گی۔

مسز ہارون نے محبت کے لازوال جذبے کے تحت قنوت کے چہرے کو تھام کر اس کی پیشانی چوم لی۔

اچھا ___ میں چلتی ہوں ___ ہوش آئے تو اطلاع کرنا ___ نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

وہ اٹھتے اٹھتے بولیں۔

آپ بے فکر رہیں ___

قنوت نے کہا۔

اچھا ___ مسز ہارون کمرے سے نکل گئیں۔

وہ دروازہ بند کر کے قریب کی کرسی پر بیٹھ گئی ___ ایک گھنٹے کے بعد کلاک نے شام کے چار بجائے ___ پھر پانچ اور پھر چھ ___ یا الٰہی یہ گولی اس قدر نشہ آور ہے۔

وہ پریشان سی ہو گئی۔

چار گھنٹے ہوئے تھے احمد کو سوئے ہوئے ___ وہ خود کو تنہا تصور کر رہی تھی۔

شام کے دھندلکے پھیل گئے تھے ___ ویسے بھی ماحول پر سکون تھا ___ اللہ احمد کو بیدار کر دے ___ وہ پلٹ کر احمد پر جھکی۔

قنوت ___

اچانک اس نے دیکھا ___ احمد کے ہونٹوں سے اس کا نام تھرتھرایا ہو۔

میں آپ کے پاس ہوں احمد ___ اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔

قنوت نے شدید محبت سے احمد کی پیشانی پر ہاتھ رکھ دیا اور خود قریب بیٹھ گئی۔

میں زندہ ہوں ___

احمد مسکرایا ___

خدا آپ کو زندہ رکھے ___ میں آپ کے بغیر تنہا ہوں احمد ___ بالکل اکیلی ___ وہ احمد کے چہرے پر چہرہ رکھے سسک اٹھی ___ آپ میری کائنات ہیں ___ قنوت کے آنسو احمد کے چہرے پر گرتے رہے اور وہ خاموش آنکھیں بند کئے ت کے اس دیوتا کو دل ہی دل میں سلام کرتا رہا۔

احمد ___ اب ٹھیک ہیں نا ___

قنوت نے اپنے آنچل سے احمد کے چہرے کو صاف کیا۔

بالکل ٹھیک ___ تم جو میرے پاس ہو ___ پھر مجھے کیا ہو گا ___ وہ ھ بڑھا کر قنوت کے رخسار پر رکھ کر بولا۔

جسے قنوت نے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔

آپ کسی اچھے ڈاکٹر کو کیوں نہیں دکھاتے۔

وہ مصر سی ہو گئی۔

سر درد ہے ___ ٹھیک ہو جائے گا۔

احمد نے کہا۔

لیکن اس قدر شدید تکلیف ___ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔

قنوت نے دکھ بھری نظر سے دیکھا۔

نہیں ___ تمہیں ایسا محسوس ہوا ہے ___ ورنہ نہیں ___ وہ نہ نے کیا کیا چھپا رہا تھا ___ یا قنوت کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

اچھا اللہ نگہبان ہو آپ کا ______

وہ اسے اٹھتے دیکھ کر اس کی مدد کرنے لگی۔

ابھی اتنا لاغر تو نہیں ہوا۔

وہ ہنس کر بولا۔

اللہ رحم کرے ____ اچھی بات منہ سے نکالا کریں۔

قنوت نے احمد کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

چائے لاؤں ______

قنوت نے کہا۔

ہاں ____ ضرور ____ تم نے پی ____

احمد بولا۔

نہیں تو ____ آپ کے بغیر میرے حلق سے کچھ نہیں اتر سکتا۔

وہ اب بھی پریشان تھی۔

اچھا ____ لے آؤ ______

وہ بڑی اپنائیت سے بولا۔

وہ پلٹی _____

سنو ___ قنوت ______

احمد نے پکارا۔

جی _____

وہ پلٹ کر دروازہ ہاتھ میں پکڑے بولی۔

امی کو تو نہیں علم ____ وہ تو بہت پریشان ہو جاتی ہیں۔

نہیں _____

وہ ایک دم سے کہہ کے نکل گئی۔

وہ سیدھی مسز ہارون کے کمرے میں چلی گئی۔

آجاؤں آنٹی ______

ہاں ____ قنوت آؤ میری بچی ____ سناؤ ____ احمد بیدار ہوا۔

وہ بڑے کرب کے ساتھ بولیں ___ تسبیح کرتے ان کے ہاتھ بھی رک گئے۔

جی ہاں ____ اللہ کا شکر ہے ____ لیکن ان کو نہ پتہ چلے کہ آپ کو ان کی
یف کا علم ہے۔ وہ سمجھانے کے موڈ میں تھی۔

اچھا' اچھا ____ میں سمجھ گئی ____ تم فکر نہ کرو ____ وہ جوتا پہنے احمد کے
ے کی طرف چل دیں اور قنوت کچن میں چلی گئی۔

لیکن ان لوگوں کو یہ مسرت بھرے لمحات راس نہ آئے۔ اچانک ملازم ٹیلی
م پکڑے داخل ہوا ____ لیکن دوسرے ہی لمحے فون کی گھنٹی ٹرن ٹرن بجنے لگی۔

کون ____ بھاگ کر یاقوت نے ہی ریسور تھام لیا ____ دوسری طرف راسخ
ل رہا تھا ____

امی کی طبیعت شدید علیل ہے ___ فوراً پہنچو ____ دیر نہ کرو ____ لیکن
رام نے یہ بات واضح کر دی کہ رابعہ بیگم ملک عدم روانہ ہو گئی تھیں۔ یہ اطلاع
ی سب لوگ واپس جانے کی تیاریوں میں لگ گئے ____

اب کیا ہو گا _____ ماما _

ریما نے کہا۔

کیا ہو گا _____ واپس چلو ______

ناصرہ بیگم نے کہا۔

کتنا لطف آرہا تھا یہاں ____ رابعہ آنٹی نے یہی دن سلیکٹ کرنا تھا۔ قریب
اوید نے کہا۔

ہشت ____ زبان قابو میں رکھ ____ یاقوت نہ سن لے ____

ناصرہ بیگم نے ہنس کر کہا ______ اور جاوید خاموش ہو گیا۔

چنانچہ سب لوگ دوسرے دن رابعہ بیگم کے گھر پر تھے۔

www.pdfbooksfree.pk

تجہیز و تکفین کے بعد مہمان رخصت ہو گئے ____ اچھا خاصہ ہنگامہ ز

____ راسخ بے حد ملول و پریشان نظر آ رہا تھا۔

باجی ____

یاقوت نے قنوت کو ایک طرف کرسی پر بیٹھے دیکھ کر کہا۔

ہوں ____

قنوت نے سوگوار چہرہ اٹھایا ____ اسے رابعہ بیگم کی موت کا بہت افسوس تھ
____ وہ اس کے لئے ایک مشفق اور شفیق ماں کی طرح تھیں اور گزشتہ تلخیوں کی
تلافی اپنی ذات سے کرتی تھیں۔

اگر تم راسخ کے گھر آ ہی گئی ہو تو راسخ سے افسوس ہی کر لو ____ یہ ضروری
تو نہیں کہ راسخ کا گھر ہے ____ میری بہن کا گھر نہیں ہو سکتا ____ قنوت کا لہجہ تلخ
ہو گیا۔

تمہاری بات درست ہے ____ لیکن رشتے داری کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔

یاقوت نے کہا۔

مجھے کسی رشتہ داری کے تقاضوں سے سروکار نہیں۔

وہ کھڑی ہو گئی۔

کیا بات ہے ____ قنوت ____ تمہاری پیشانی پر شکن؟

اچانک دوسری طرف سے احمد پلٹ آیا۔

کچھ نہیں ____

قنوت نے بات الٹ دی۔

لیکن یاقوت نے احمد کو منصف ٹھہرا لیا۔

دیکھیں نا بھائی احمد ____ اتنا بڑا سانحہ ہو گیا ہے ____ لیکن باجی نے اپنے
بہنوئی سے ابھی تک اماں کا افسوس نہیں کیا۔

اس کی کوئی خاص وجہ؟

احمد نے گہری نظروں سے قنوت کے چہرے کو دیکھا۔

نہیں ____ وجہ تو کوئی نہیں ____ بس ویسے ہی ____

یاقوت ایک دم سے چونک گئی۔

تو چھوڑو اس بات کو ____ معمولی معمولی باتوں کو مسئلہ نہیں بناتے ____
ر نے قنوت کی خاصی مشکل حل کر دی ____ اور یاقوت بھی کسی عورت کی آواز
سری طرف چلی گئی۔

کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں جو حل نہ ہو سکے۔ اس لئے ذہن پر زور ڈالنے کی
ورت نہیں۔ احمد نے قنوت کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔

قنوت مسکرا دی۔

ٹھیک ہے ____ آؤ باہر چلیں۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر گیٹ کی طرف لے گیا ____

کہتے ہیں مصیبت تنہا نہیں آتی ____ اپنے ساتھ اور بھی دکھ سمیٹ لاتی ہے
____ رابعہ بیگم نے اس دنیا سے منہ کیا موڑا کہ شیرازہ حیات بکھر کر رہ گیا ____

تال سے واپسی پر ابھی اس نے یونی فارم تبدیل ہی نہیں کیا تھا کہ راسخ منہ لٹکائے
میں داخل ہوا۔

کیا ہوا۔

وہ تذبذب کے عالم میں بچی کو گود سے اتار کر بولی۔

کچھ نہیں۔

وہ قریب صوفے پر بیٹھ گیا۔

کچھ تو ہے جو یوں منہ بسورے چلے آ رہے ہیں۔

وہ مضطرب انداز میں بولی۔

کمپنی کا دیوالیہ ہو گیا ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

راسخ نے جرات اظہار پیدا کی۔

ماسٹرز کمپنی کا ____

جیسے یاقوت کو یقین نہ آیا ہو ____

ہاں یہی ماسٹرز کمپنی کا ____ بلکہ چند دنوں میں کوٹھی بھی خالی کرنا ہوگی۔"

ایک دم سے تکالیف کے پہاڑ گرا دینا چاہتا تھا۔

ہیں ____ اللہ یہ کیا ہوگیا۔

یاقوت بہت پریشان ہوگئی۔

تم تو حوصلہ کرو ____ خدا کوئی صورت نکال ہی دے گا ____ راسخ نے یاقوت کو سہارہ دیا۔

کیا صورت نکلے گی ____ ایسی اچھی نوکری پھر تو نہیں مل سکتی ____ اگر اس وقت ہی سرکاری ملازمت ہوتی تو ایسا تو نہ ہوتا۔

یاقوت کو گئے وقت کی تلافی کرنا تھی۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا تھا ____ اس مہنگائی کے دور میں پانچ بچوں کا ساتھ ____ ضروریات زندگی اور تعلیمی اخراجات آخر چار ہزار میں یہ سب کچھ نہیں ہو سکتا۔

اس کا مطلب کہ یہ فرنیچر یہ سامان یہ سب کچھ ____ وہ رک گئی۔

ہاں، ہاں ____ کمپنی کا ہے ____ ہمیں صرف اپنا ذاتی سامان لے کر جانا ہو گا۔ وہ یاقوت کے سوال و جواب سے جھنجلا اٹھا تھا۔

بہت برا ہوا ____ کاش ہم منزل تک پہنچنے کے لئے سمت کا تعین کر لیتے ____ یاقوت بڑے مایوسانہ انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی۔

بیگم صاحبہ ____ منا رو رہا ہے ____ لے لیجئے ذرا ____ میں گڑیا کو نہلا دے دوں۔

بوڑھی اماں نے کمرے میں آکر منے کو یاقوت کی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

یاقوت نے پونے دو سال کے گول مٹول منے کو گود میں بٹھا لیا ____ اور آنے والے بچے کے بارے میں سوچنے لگی۔

کیا بات ہے ____ کچھ سوچ رہی ہو۔

راسخ کو اب وحشت سی ہونے لگی۔

میری سوچیں لا محدود ہیں ____ کیا بتاؤں آپ کو ____

یاقوت کے انداز میں پچھتاوے کا عنصر غالب تھا۔

مجھ سے شادی کر کے پچھتا رہی ہو۔

راسخ نے کہا۔

اب کیا فائدہ ____ چھ بچوں کی ماں بننے والی ہوں ____ پچھتا بھی لوں گی تو لا حاصل ____ وہ آہستہ سے بڑبڑا کر رہ گئی۔

لیکن راسخ کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی تھی ـ راتوں رات امیر بننے کے جو اب اس نے دیکھے تھے وہ پورے ہوتے نظر نہیں آرہے تھے۔

دن رات انہیں سوچوں میں مستغرق رہتا ____ کوٹھی خالی کرنے میں صرف دو دن باقی تھے ____ اور ابھی تک کہیں کوئی مکان نہیں ملا تھا۔

کوئی مکان ہزار بارہ سو سے کم نہیں مل رہا ____ اب کیا ہو گا ____ وہ ردگی سے بولی۔

اماں کے ہاں چلے جاتے ہیں ____ آخر اس میں تمہارا بھی تو حصہ ہے۔

وہ خود غرضی پر اتر آیا۔

اس گھر میں ____ لوگ کیا کہیں گے ____ اور پھر گنجائش کہاں ہے وہاں ____ وہ باتوں میں انکار کرتے بولی۔

بہت گنجائش ہے ____ فراز تو اپنے گھر ہے ____ قنوت کے پاس اوپر والا ہے وہ بھی خالی ہو جائے گا ____ سارا مکان تو خالی ہے ____ اور کیا چاہئے ____ راسخ کی گفتگو زہر میں بجھے تیر کی طرح اس کے سینے میں پیوست ہو

www.pdfbooksfree.pk

سسرال کے گھر داماد کچھ زیب نہیں دیتا۔

یاقوت نے کہا۔

میں کونسا ان کی پائنتی لگا بیٹھا رہوں گا۔

وہ اپنے ارادے کی عریانیت چھپا نہ سکا۔

بھابی ___ جلدی کھانا چاہئے ______ جانا ہے ______

دونوں ایک دم چونک اٹھے ____

کہاں جانا ہے ____ جب بھی آتے ہو تمہیں جانے کی ہی جلدی ہوتی ہے

یاقوت جھلا کر بولی۔

تمہارا میٹرک کا امتحان ہے ______ محنت کرو گے تو پاس ہو گے ____

راسخ نے کہا۔

مجھے نہیں پڑھنا _____ میں تو کوئی کاروبار کروں گا۔

تبریز نے دھپ سے کرسی پر بیٹھ کر صاف انکار کر دیا۔

چلو ____ یہ بھی گیا _____

یاقوت طنزاً" بولی۔

کھانا تو دیں ____ بعد میں کہہ لیجئے گا جو کہنا ہے۔

وہ لاپرواہ سا بیٹھ گیا۔

جاؤ اماں سے کہو ____ تمہیں کھانا دے۔

راسخ بھائی کی حمایت میں بولا۔

یاقوت خود ہی اٹھ گئی ____ وہ بات کو طول دینا نہیں چاہتی تھی۔

چند منٹوں کے بعد وہ واپس آئی۔

میز پر کھانا لگا دیا ہے ___ کھا لو جا کر ____

یاقوت نے کہا۔

ٹھیک ہے۔

وہ منہ زور گھوڑے کی طرح اٹھا ____ پاؤں پٹختا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

وہ دیکھ رہی تھی جب سے رابعہ بیگم نے انتقال کیا تھا ____ تبریز کے طور رہتے اور ہو گئے تھے۔ وہ بہت لاڈلا بننے کی کوشش کر رہا تھا ____ جیب خرچ کی باند زیادہ ہو گئی تھی ____ اگر پوری نہ کی جاتی تو فساد کھڑا ہو جاتا _____ اور اس مورد الزام صرف یاقوت کو ٹھہرایا جاتا۔ راسخ بھی یہی کہتا کہ تم اسے اچھا نہیں تی۔ وہ تمہاری نظروں میں کھٹکتا ہے۔

یہ تم کہہ رہے ہو _____ جس کی ہر جائز و ناجائز خواہشات پوری کی ہیں میں

یاقوت سیخ پا ہو گئی۔

اصل موضوع سے ہٹنے کی کوشش نہ کرو _____ میں تبریز کی بات کر رہا ہوں

__ راسخ چلایا۔

سب جانتی ہوں ____ تبریز کی آڑ میں تم مجھے ___

وہ چلائی _____ لیکن راسخ نے اس کی بات کاٹ دی۔

بکواس بند کرو _____

بس اسی طرح ماحول خراب رہنے لگا ____ نہ مکان ملا ____ نہ وہ پہلے جیسی تیں۔ ملازمہ کو بھی چھٹی کروا دی تھی۔ ویسے بھی راسخ اور مکان لینے کے حق میں تا نہیں۔ آج شام کو بات کروا ای سے۔

راسخ نے کہا۔

میں نے کر لی تھی۔

پھر کیا کہا انہوں نے۔

راسخ چونک سا گیا۔

انہوں نے کہا اوپر تین کمرے ہیں ____ کہہ رہی تھیں آجاؤ ____ انکار رتی تھیں وہ۔

www.pdfbooksfree.pk

تو بس ٹھیک ہے ____ رہائش کا مسئلہ تو ختم ہو گیا ____ بلکہ حل ہو

___

امی کے پاس رہنے سے بہت سے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

یاقوت نے طنزاً" کہا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔

راسخ اچک کر بولا۔

مطلب یہ کہ بچوں کو سنبھالنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ مکان کا مسئلہ بھی ح
ہو گیا۔ گھر اکیلا ہے وہ بھی مسئلہ حل ہو گیا ___

بس بس ____ تقریر نہیں سننا چاہتا ____ تبریز کے لئے بھی کمرہ
چاہیے۔

وہ بڑی ڈھٹائی سے بولا۔

وہ گھر ہے مہمان خانہ نہیں ____

یاقوت کو بہت غصہ آگیا ____ اس سے اب راسخ کی خود غرضی برداشت نہ
ہو رہی تھی۔

تو کیا بھائی کو گھر سے باہر نکال دوں۔

راسخ بھی تلخ ہو گیا۔

گھر سے باہر نکالنے کی ضرورت نہیں ____ تین کمرے بہت ہیں ہمارے

___

یاقوت ہر ممکن گزارہ کرنا چاہتی تھی۔ ماضی کے حالات اسے آئندہ کوئی قد
اٹھانے نہیں دے رہے تھے ____ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ راسخ سے شادی
کے اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ راسخ واقعی قنوت جیسی سلجھی ہوئی سوبر لڑکی
لئے ٹھیک نہیں تھا ____ سو خدا نے راسخ کو ایک حادثہ کے ذریعے میرے نصیب
لکھ دیا ____ وہ ایسی زنجیر میں بندھ چکی تھی جس سے نکلنا سوائے موت کے ممکن

تھا ____ راسخ کے کردار و افعال کی بدلتی تصویر اسے اندیشوں وسوسوں کے سپرد کر
رہی تھی۔ لیکن پھر بھی سب مجبوریوں کے ساتھ اس نے حالات سے سمجھوتہ کرنا تھا
وہ کرے گی ____ چھ بچے اس کے راستے کی دیوار تھے۔ زینت بیگم اور شفقت
بہاں نے پھر بھی اس کا بہت ساتھ دیا۔ وہ اپنا مکمل سامان لے آئی تھی۔ اوپر تین
کمروں میں جس کے ساتھ چھوٹا سا کچن بھی تھا قنوت نے بڑی اچھی سیٹنگ کر دی
تھی۔

یاقوت ایک دم سے چونکی۔

جی ____

قنوت نے پکارا تھا۔

تبریز کہاں رہے گا۔

قنوت نے کہا۔

ادھر ہی ہمارے ساتھ۔

یاقوت نے شرمسار انداز میں کہا۔

پگلی ہو ____ تمہارے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے ____ اس کے لئے میرا کمرہ
خالی رہے گا ____ قنوت قربانیاں دینے کی عادی ہو چکی تھی۔

آپ کا ____ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔

ہاں ہاں ____ کوئی انوکھی بات نہیں ____ میں فراز کے کمرے میں شفٹ
ہو جاتی ہوں۔

باجی ____ میں کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔

یاقوت نے قنوت کے چہرے کو دیکھ کر کہا ____ اور بہن کی خاطر اس نے
یہ بھی قبول کر لیا ____ اور دوسرے دن اپنے سامان کو نیچے فراز کے کمرے میں لے
آئی ____ ویسے بھی راسخ سے آمنا سامنا اسے پسند ہی نہیں تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

آج موسم قدرے خوبصورت تھا ___ ننھی ننھی بدلیاں سیاہ وردی پہنے فوجیوں کی طرح ڈیرے ڈالے آگے پیچھے بھاگ رہی تھیں ___ ٹھنڈی تیز ہوا چل رہی تھی۔ شام پانچ کا عمل تھا ___ مسز ہارون نے ملازمہ کو لان میں ہی چائے لانے کو کہہ دیا تھا۔

جی بہتر___ ملازمہ پلٹ گئی۔

احمد کو کہنا لان میں ہی آجائے۔

وہ آرام کرسی پر بیٹھتے بیٹھتے بولیں۔

جی بہتر______

اور ملازمہ چلی گئی۔

چند لمحوں کے بعد ملازم خوبصورت ٹرے میں چائے لے آیا ____ اور اس کے فوراً بعد احمد بھی اُدھر ہی آگئے۔

وہ اس وقت غسل سے فارغ ہو کر لباس تبدیل کر کے اُدھر ہی آگئے تھے۔

آؤ بیٹا چائے پیو۔

مسز ہارون نے بڑی محبت سے خوش آمدید کہا۔

وہ بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیسی طبیعت ہے بیٹا۔

ماں نے محبت اور تشویش بھری گہری نظر ڈالی۔

خدا کا لاکھ شکر ہے امی ___ ویسے ڈاکٹر ولیم کے علاج سے سکون ملا ہے ___ احمد نے کہا۔

خدا شفا دے گا ___ اس کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔

ماں کے دل کو قرار سا مل گیا تھا ___ وہ مطمئن انداز میں چائے بنا

یے احمد کو کپ تھما کے دوسرا خود لے لیا۔

ت دن ہو گئے ___ قنوت کی کوئی خبر نہیں لی ___ اور نہ ادھر سے کوئی

مسز ہارون نے خود ہی احمد کی مشکل حل کر دی تھی ___ وہ اسی طرح لان
چاہتا تھا کہ قنوت کی کوئی بات ہو۔

آپ ہو آئیں نا جا کر ___ کیسی ہے وہ ___ ویسے راسخ کا رویہ اس سے
ہے۔ قنوت کے ساتھ یاقوت کی تلخی انہیں یاد آگئی ___ جو شوہر کی حمایت
رہی تھی۔

نہیں کیسے علم ہوا ___ ویسے قنوت تو بڑی سلجھی ہوئی لڑکی ہے ___ میں
سمجھتی کہ وہ جھگڑالو ہو۔

معلوم نہیں پھر کوئی جیلس وغیرہ کی چیز ہو گی۔

احمد نے اس بور ٹاپک کو ختم کرنا چاہا۔

ہاں امی ___ یاد آگیا ___ یاقوت بال بچوں سمیت والدین کے ہاں مقیم ہو
۔ احمد نے چونک کر کہا۔

وہ کیوں ___ اچھا بھلا گھر تھا اس کا۔

مسز ہارون کی حیرت عروج تک پہنچ گئی۔

راسخ آج ملا تھا ____ کہہ رہا تھا ____ ملازمت چھوڑ دی ہے۔

احمد کے انداز میں غیر اعتمادی کا عنصر تھا۔

کیوں؟ ___ نکال دیا ہو گا ___ وہ بہت تیز بھاگ رہا تھا ___ مسز
بڑی ہوشیار عورت تھیں۔

اچھا خیر ___ اس فضول بحث کو چھوڑو ___ میں چاہتی ہوں قنوت کو بہت
بنا کر لے آؤں۔

یہ اب ایک سال تک ممکن نہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

احمد کا لہجہ افسردہ تھا۔

وہ کیوں؟

اس لئے کہ رابعہ بیگم کو ابھی ایک سال نہیں ہوا ____ اور رابعہ بیگم
راسخ کی والدہ اور راسخ شفقت خاندان کا داماد ہے ۔

احمد نے آگے جھک کر ماں کو راسخ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

یہ تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو ____ لیکن اب وہاں قنوت کا رہنا مناسب
____ وہ بڑی پریشانیوں میں الجھ جائے گی۔

مسز ہارون سمجھ رہی تھیں کہ یاقوت کے آجانے سے قنوت کو ایک ملازمہ
طرح کام کرنا پڑ رہا تھا۔

دیکھ لیں آپ بات کر کے۔

احمد یاس بھرے انداز میں بولا۔

ابھی نہیں ____ اگلے ماہ بات کروں گی ____ اس وقت تین ماہ ہو جائیں
رابعہ بیگم کو ____

صاحب جی آپ کا فون ________

ملازم نے ریسور اور ٹیلی فون لان میں ہی احمد کے سامنے رکھ دیا۔

احمد ____ آپ کیسے ہیں ____

ارے قنوت تم ____ کہاں سے بول رہی ہو ____ میں تو ترس گیا تھا
آواز کو ____ اس نے ماں کی پرواہ نہ کی۔ احمد کی خوشی کی انتہا نہ رہی ____
کی آواز اس کے کانوں میں رس گھول گئی ____ میں آج کل فراز کے ہاں
ہوئی ہوں۔

اچھا ____ پھر تو بڑی موجیں ہوں گی ____ کوئی پابندی وغیرہ تو نہیں؟

احمد بھی خوش ہو گیا۔

جی ہاں ____ لیکن پابندی سے مطلب؟ ____

قنوت ایک دم حیرانی سے بولی۔

آنٹی کیسی ہیں ____

ٹھیک ہے ____ لو بات کرو ان سے ____

احمد نے ریسور مسز ہارون کو پکڑا دیا۔

ہیلو ____ قنوت بیٹی ____ آپ سنائیں۔

خدا کا شکر ہے ____ بہت دن ہوئے تم سے ملاقات نہیں ہوئی ____ آجاؤ
ی دن ____ مسز ہارون بیٹے کی زبان بول رہی تھیں۔

ادھر قنوت نے ہنس کر فون بند کر دیا۔

دوسرے دن دوپہر کے وقت وہ رکشے پہ بیٹھی اور احمد کے گھر پہنچ گئی۔ بہت
بھائی نے کہ ڈرائیور چھوڑ آئے گا ____ لیکن وہ بات کھولنا نہیں چاہتی تھی۔
ا اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے وہ حسب عادت سیدھی سفید ساڑھی کا پلو
لتی احمد کے کمرے میں ہی پہنچ گئی ____ قنوت نے آہستہ سے پردہ سرکا کر دیکھا
_ احمد کی دروازے کی طرف پشت تھی اور وہ پیانو کے پاس بیٹھا اپنی پسند کی
ا بجا رہا تھا۔ کمرے میں بیرونی کھڑکی سے چھن چھن کے روشنی آرہی تھی ____
و روغن کے ہم رنگ دبیز پردے گرے ہوئے تھے ____ بہت ہی خواب آگئیں
ں تھا۔

اسے شرارت سوجھی ____

وہ دبے پاؤں آہستہ آہستہ چلتی احمد کی پشت تک پہنچ گئی ____ اور نرم و
خوبصورت ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھ دیئے۔

ہوں ____ وہ ہی ہو ____ جس کا مجھے انتظار ہے۔

پیانوں سے انگلیاں ہٹاتے ہی اس نے فوراً" ہاتھ بڑھا کر قنوت کے ہاتھ تھام

میں تو فضاؤں میں تیرا وجود محسوس کر لیتا ہوں۔

www.pdfbooksfree.pk

احمد نے قنوت کو اپنے سامنے ہی بیٹھا لیا۔

کیسی طبیعت ہے۔

قنوت نے یونہی بیٹھے بیٹھے کہا۔

تم سامنے ہو تو بہت اچھا ہوتا ہوں ____ تیری عدم موجودگی میں شدید ____ وہ بڑا خوش نظر آرہا تھا۔

بتادوں آنٹی کو ____ کہ سارا فراڈ ہے ____ وہ کھل کھلا کر ہنس دی۔

موتیوں کی طرح سفید دانت یوں لگے جیسے مال ٹوٹ گئی ہو۔

ہاں لیکن ایک شرط پر۔

احمد نے قنوت کے دونوں ہاتھ ابھی تک پکڑے ہوئے تھے۔

کونسی شرط ____

ساڑھی کا پلو ڈھلک کر نیچے سرک گیا تھا۔

وہ اس کے تراشیدہ کندنی بدن کو دیکھ کر مدہوش ہو گیا۔

یہی کہ کہیں جانا نہیں۔

وہ اب اس کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔

کیا کروں احمد ____ مجھے خود آپ کا خیال ہے ____ آپ کو میری ضرورت ہے ____ میں سمجھتی ہوں ____

قنوت کو احمد پر رحم بھی بہت آتا تھا۔

تو تاخیر کس بات کی ہے۔

وہ جھنجلا کر بولا۔

ارے بھئی رابعہ پھوپھو کو کم از کم ایک سال ہونا چاہئے۔

ایک سال تک میں چاہے اللہ کو پیارا ____

احمد ____ کیسی باتیں کرتے ہیں آپ ____ قنوت تڑپ کر اس سے لپٹ ____ خدارا میں اب آپ کا کوئی صدمہ برداشت نہیں کر سکوں گی۔

احمد نے قنوت کو اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لے لیا ____ میری زندگی میرا سکون ____ تیری وجہ سے مجھے زندگی کی راحت نصیب ہوئی ہے۔

احمد ____

قنوت اس کے کالر سے کھیلتے ہوئے بولی۔

آج کے بعد کبھی موت کا ذکر نہیں کرنا آپ نے۔

نہیں کرتے سرکار ____ اور حکم ____

وہ والہانہ انداز میں بولا۔

اچانک دونوں چونک گئے۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

کون ____ احمد نے کہا ____

قدیر ہوں صاحب جی ____

قدیر جانتا تھا کہ قنوت اور احمد ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے ____

آجاؤ ____

قنوت اٹھ کر سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

قدیر نے اندر آتے ہی سلام کیا۔

کیا بات ہے۔

راسخ صاحب آئے ہیں ____

قدیر نے کہا۔

اف اللہ ____ اس شخص نے زندگی اجیرن کر دی ہے۔

احمد نے ماتھے پر ہاتھ مارا ____

کیا ہوا ____ کوئی کام ہو گا انہیں ____

قنوت نے آہستہ سے کہا۔

[illegible] ____ نوکری چھوڑ بیٹھا ہے ____ اب کاروبار کے لئے کچھ رقم مانگ

www.pdfbooksfree.pk

رہا ہے۔

رقم ______

قنوت نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

ہاں ______ تمہارے خیال میں کیا کرنا چاہئے۔

احمد نے کہا۔

آپ پہلے قدیر کو جواب دیں ______ قنوت نے قدیر کی طرف اشارہ کیا۔

ارے ہاں قدیر ______ تم نے میرا بتا دیا۔

جی نہیں ______ میں نے کہا کوٹھی کے اندر دیکھتا ہوں ______

شاباش ______ کافی سمجھدار آدمی ہو ______ کہہ دو میں گھر پہ نہیں ہوں

قنوت کے لئے وہ جھوٹ بولنے پر آمادہ ہو گیا۔

ٹھیک ہے صاحب میں کہہ دوں گا۔

ارے قدیر کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں گھر پہ نہیں __

قنوت کی بات سے احمد اور قنوت کھل کھلا کر ہنس دیئے۔

قدیر ہنستا ہوا چل دیا۔

جناب احمد صاحب تو گھر پہ نہیں ہے۔

اچھا ______

راسخ کھڑا ہو گیا۔

کب آئیں گے۔

راسخ ویران سا لگ رہا تھا۔

معلوم نہیں سرکار ______

قدیر سادگی سے بولا۔

کوئی وقت بتا کر نہیں گئے۔

راسخ نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

بادشاہ لوگ ہیں سرکار ______ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔

قدیر چاہتا تھا کہ وہ جلد جان چھوڑ جائے تو بہتر ہے۔

اچھا ______ میں چلتا ہوں ______ انہیں میرا بتا دینا۔

بہت بہتر ______

راسخ باہر نکل گیا اور قدیر پلٹ آیا۔

اچھا جی ______ پھر کوئی اور بات ______

احمد اٹھ کر قنوت کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

کچھ نہیں ______ ارے ہاں احمد مجھے یاد آیا ______ راسخ کتنا روپیہ مانگ رہا تھا۔

روپیہ تو بہت مانگ رہا ہے۔

احمد نے کہا۔

بہت مانگ رہا ہے ______ پھر بھی کتنا؟ ______

قنوت سیدھی ہو کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے بولی۔

کم از پانچ لاکھ ______

احمد نے ہاتھ کی پانچ انگلیوں کا اشارہ کیا۔

یہ تو بہت زیادہ ہے ______ ذرا سوچ سمجھ کر ______ ادھار محبت کی قینچی ہے ______ قنوت نے کہا۔

اس ادھار سے تیری میری محبت کو فرق نہیں پڑے گا۔

احمد حسب عادت فراخ دلی سے بولا۔

یہ بات نہیں ہے ______ لیکن پھر بھی آپ آنٹی سے مشورہ ضرور کر لیں۔

قنوت راسخ کی طبیعت سے واقف تھی۔

ہاں وہ تو میں امی سے پورا مشورہ کروں گا ______ امی بہت اچھی اور بہتر مشیر ہیں۔ بائی دی وے قنوت تمہیں علم ہو گا کہ راسخ نے ملازمت کیوں چھوڑی۔

www.pdfbooksfree.pk

مجھے نہیں معلوم۔

قنوت بات دبا گئی ____ وہ بہن کا پردہ چاک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اچھا چھوڑو ____ چائے پیو گی یا کافی ____

احمد نے محبت سے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا۔

جو آپ کا جی چاہے۔ میں وہی پسند کرتی ہوں۔

قنوت نے اپنی طبیعت کو بھی اس کی پسند پر چھوڑ دیا تھا۔

ٹھیک ہے پھر کافی چلے ____

احمد نے کہا ____ اور اس کے ساتھ ہی کال بل دبا دی۔

کافی پینے کے بعد دو محبت کے مارے بیٹھے رہے ____ عمر بھر ساتھ رہنے کی قسمیں' جینے مرنے کے وعدے' دو جسم تھے لیکن ایک قالب میں ڈھلے ہوئے تھے۔

18

ٹھیک ہے چراغ سے چراغ جلنے کا عمل جاری رہے۔

احمد نے راسخ کو اپنے کاروبار میں حصے دار بنا لیا تھا ____ بے شک اس کے پاس اس قدر روپیہ نہیں تھا لیکن احمد میں نیکی کرنے کا خدائی مشن تھا۔ اس نے راسخ کو پانچ لاکھ بطور ادھار دے کر اپنے حصہ دار ٹیم میں شامل کر لیا۔ اس طرح وہ ہر ماہ ایک مخصوص رقم سے منافع بھی لیتا رہے گا اور احمد کا ادھار بھی اتار لے گا۔

تمام حساب کتاب کرنے کے بعد راسخ مطمئن سا واپس چلا گیا ____ اور احمد نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی ____ وہ تھک سا گیا تھا ____ کہ فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔

صاحب ___ امجد صاحب ملنے آئے ہیں آپ سے۔

ملازم نے کہا۔

بلاؤ ____

احمد نے ایک دم کہا۔

جی بہتر ____ ملازم چلا گیا ____ اور چند لمحوں کے بعد امجد صاحب کمرے میں تشریف لائے۔

آیئے آیئے ____ ماشاء اللہ اس کرسی پر جچ رہے ہیں سرکار ____ امجد قدرے بذلہ سنج انسان تھا۔

ارے یار جانے دو ____ مکھن لگانے کی تمہیں عادت ہے۔

احمد خوب ہنستے ہوئے بولا۔

آ سکتی ہوں ____

وہ بری طرح چونک گیا ____ دروازے میں کسی آسیب کی طرح قنوت کی آواز۔

www.pdfbooksfree.pk

ارے قنوت تم ___ آؤ آؤ بیٹھو ___

وہ احترام" کھڑا ہو گیا ___ اس کے ساتھ امجد بھی کھڑا ہو گیا ___

شکریہ ___

قنوت سامنے ایک خوبصورت کرسی پر بیٹھ گئی۔

قنوت کے بیٹھتے دونوں بھی بیٹھ گئے۔

کیسے راستہ بھول پڑا تمہیں۔

احمد انتہائی اپنائیت اور دل لگی سے بولا۔

آج کام ہی نہیں تھا ___ چند دنوں میں رزلٹ بولنے والا ہے ___ چیکنگ ہو چکی ہے ___ اس لئے میں نے سوچا احمد صاحب کا نیا آفس تو دیکھ آؤں ___

Very Good ___ بہت اچھا کیا تم آ گئیں ___ لو دیکھو کارڈ بھی چھپ گئے ہیں ___ احمد نے ایک نکال کر قنوت کے سامنے رکھ دیا۔

قنوت اینڈ کمپنی لمیٹڈ _

احمد یہ کیا مذاق ہے۔

قنوت اتنا بڑا فیصلہ دیکھ کر حیرت زدہ سی رہ گئی بلکہ اس کی زبان گنگ ہو گئی۔

مذاق نہیں ہے یار ___ اس کی سیاہ سفید کی تم وارث ہو ___ احمد نے جھک کر اسے سمجھانا چاہا۔

مگر میں اس قدر زیادہ کی متحمل نہیں ہوں ___ تھوڑے پر قناعت کر لیتی ہوں ___ قنوت پریشان سی ہو چکی تھی۔

او ہو ___ ارے امجد یار سمجھاؤ اسے ___

احمد نے امجد کی طرف رخ کیا۔

مت گھبرائیے ___ یہ کمپنی آپ کی ہے ___ بلکہ احمد صاحب نے تو آپ کے نام ہی کر دی ہے۔

جی ___ ساکن سی ہو گئی ___ میں بہت خوش ہوں ___ اس بہت

کچھ ہے۔ بھلا اسے بھی کسی چیز کی طلب رہ جاتی ہے۔ جس کے پاس کسی اچھے انسان کی بخشی ہوئی قبولیت کی سند ہو۔ جسے کسی کے من میں بسنے کا یقین' جس کی روح کا ناتا کسی دوسرے سے بندھا ہو۔

کیا سوچ رہی ہو۔

احمد نے ٹھوکا دیا ___

جی ___ ہاں ___ بس میں نہ جانے کہاں چلی گئی تھی۔

اچھا احمد صاحب میں چلتا ہوں ___

امجد کھڑا ہو گیا۔

ارے بیٹھو نا یار ___ کسی کام آئے تھے۔

احمد نے خیال کیا _ کیونکہ امجد بغیر کسی وجہ کے نہیں آتا تھا۔

چھوڑو بات وات کو ___ تم لوگ بیٹھو ___ پھر سہی _

امجد نے جانے کے لئے قدم اٹھا لئے۔

بات تو سنو ___

احمد نے ذرا بلند آواز سے کہا۔

امجد پلٹا ___

ارے پاگل انسان ___ تم جانتے تو ہو کہ قنوت ہے ___ تمہاری ہونے والی بھابی ___ اور اس سے کیا پردہ ___ یہ تو میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

وہ بے تکلف کہہ گیا۔

قنوت ہونٹوں پر ہی متبسم ہو گئی ___ یہی باتیں احمد کی اچھی لگتی تھیں ___ اور اسے پیار آتا ہے۔

احمد کو اس کے یاقوتی ہونٹوں پر تبسم کھلتا بہت اچھا لگا۔

امجد بیٹھ گیا۔

کہو ___

www.pdfbooksfree.pk

احمد نے سرگوشانہ انداز میں کہا۔

تم جس شخص سے ساجھے داری ڈال رہے ہو ____ وہ شخص اچھا نہیں ہے۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔

قنوت اور احمد ایک دم سے چونک گئے۔

ماسٹرز کمپنی نے فراڈ کے کیس میں اسے نکال دیا ہے' بلکہ اس کے بچوں کا خیال کرتے ہوئے اس سے رقم بھی وصول نہیں کی ____ سالا عمر قید تو ہوتا ہی ____

امجد کا رکیک انداز قنوت اور احمد دونوں کو شرمسار کر گیا۔

اس کا اتا پتا ____ پھر بھی کون ہے وہ ____

احمد معاملے کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

ارے بھئی ____ وہ شفقت میاں نہیں ہیں ____ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ____ بڑے شریف آدمی ہیں ____ ان کا داماد ہے۔

امجد نے پورا شجرہ بتا دیا تھا۔

ہوں ____

احمد نے کرسی سے ٹیک لگا لی۔

کیا معلوم افواہ ہو ____ ماسٹرز کمپنی اس نے خود چھوڑی ہو ____ یا دیوالیہ ہو گیا ہو۔

امجد نے کہا ____ کیونکہ دیوالیہ کا ڈھونگ تو راسخ نے رچایا ہی تھا۔

ارے نہیں ____ یقین نہ آئے تو چل کل پوچھ لیتے ہیں ____

امجد جوش میں آ گیا۔

اچھا ____ اچھا ____ دیکھا جائے گا ____ تم چائے تو پیو ____ امجد پر سکون ہو گیا۔

احمد نے پہلے کپ قنوت کو دیا پھر امجد کو اور تیسرا خود لیا۔

چند لمحوں کے بعد امجد تو چائے پینے کے بعد چلا گیا۔

کلاک نے ٹن سے ساڑھے بارہ بجا دیئے۔

چلو گھر چلیں ____ وہاں سکون سے باتیں ہوں گی۔

احمد اٹھتے ہوئے بولا۔

احمد ____ مجھے تو اب اجازت دیجئے۔

وہ معذرت خواہی کے انداز میں بولی۔

ارے واہ ____ کیسے ہو سکتا ہے ____ میرے ساتھ جانا ہوگا۔

وہ ہنس دی ____ اف اللہ احمد ضد نہ کیجئے ____ بھابی ناراض ہوں گی ____ آپ کو معلوم ہے کہ میں آج کل فراز کے ہاں رہ رہی ہوں۔

دونوں ساتھ ساتھ چلتے رہے۔

آؤ ____

احمد نے بڑے اصرار کے ساتھ اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا لیا۔

یہ خوش خبری جا کر راسخ نے یاقوت کو سنائی۔ لیکن جب اس نے یہ کہا کہ ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تو احمد نے پوری کمپنی اس کے نام کھول دی ہے۔

کون □

یاقوت نے آنکھیں پھاڑ دیں۔

تمہاری بہن ____ اور کون ____

وہ زبردست حاسدانہ انداز میں بولا۔

تو اس میں پریشانی کی کونسی بات ہے ____ جس کے مقدر میں جو جو ہوتا ہے اسے مل جاتا ہے۔

یاقوت کو راسخ کا انداز پسند نہیں آیا۔

تو کیا ذلت ہمارے مقدر میں لکھی ہے ____ کیوں؟

وہ چلا اٹھا ____

www.pdfbooksfree.pk

لیکن وہ خاموش رہی ______

قنوت اینڈ کمپنی لمیٹڈ ______ ابھی شادی ہوئی نہیں ہے ____ اور اس قدر بڑی کمپنی اس کے نام کر دی۔

راسخ حسد کی آگ میں جل رہا تھا۔

آہستہ بولیئے ____ کوئی سن لے گا۔

راسخ کو احساس ہوا کہ واقعی اس نے بہت شور پیدا کر رکھا ہے ____ اس لئے ہونٹ سکیڑ لئے۔

شام کو کھانا بھی اس نے کم کھایا ____ تمام شب وہ اس آگ میں جلتا رہا۔ کڑھتا رہا اور جب یہ احساس ہوا کہ وہ کیا اس کے قابل نہ تھی ____ تو غصے سے وہ پلنگ پر اٹھ بیٹھا۔

کیا بات ہے ____ نیند نہیں آرہی۔

وہ بچی کو دودھ پلا رہی تھی ____ اور راسخ کی تمام حرکات و سکنات پر اس کی گہری نظر تھی۔

کچھ نہیں ____ تم سو جاؤ۔

وہ آہستہ مگر دھیمے لہجے میں بولا۔

یاقوت خاموش ہو گئی ____ وہ سمجھتی تھی کہ قنوت سے علیحدگی کا بھی افسوس ہے اور پھر اس کے عروج کا ____ یہ شخص حسد کی آگ میں بری طرح جھلس رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ قنوت کو اس نے چھوڑ دیا تھا لیکن کوئی دوسرا شخص اس کو اتنی عزت و توقیر کیوں دے اور جب اس نے ایک دن آفس میں دونوں کو باہر نکلتے دیکھا۔

او راسخ پھر سہی ____ اندر فائلیں رکھ دو ____ میں دیکھ لوں گا ____

ٹھیک ہے ____ وہ نگاہوں میں انگارے بھڑکاتا ٹیبل پر فائلیں رکھتے ہی نکل گیا۔

قنوت ____

سٹیرنگ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے احمد نے قنوت کو ٹھوکا دیا۔

جی ____ کیا بات ہے۔

وہ بری طرح چونک گئی۔

کیا سوچ رہی ہو ______

وہ موڑ کاٹتے بولا۔

یہ شخص اب نہ جانے کیا کرے۔

قنوت خوف و ہراس کی تصویر نظر آرہی تھی۔ وہ شترکینہ باز کے رویئے سے واقف تھی۔

کیا کرے گا ____ تمہارا گھر سے نکلنا بند کر دے گا۔

احمد نے کہا۔

کیا معلوم ایسا ہی ہو ______

قنوت نے گہری سوچ سے ابھر کر کہا۔

تو یہ اس کی بھول ہو گی۔

احمد نے رفتار تیز کر دی۔

آپ کیا کر لیں گے؟

قنوت نے جیسے احمد کی غیرت کو ابھارا۔

احمد نے ایک جھٹکے سے کار سن شائن بہت بڑے ہوٹل کے سامنے روک دی۔

اندر آجاؤ ____ بتا دوں گا۔

دونوں چلتے چلتے خوبصورت کمرے میں داخل ہوئے ____ سنگ مرمر کی حسین تراشیدہ کرسیوں پر بیٹھتے ہی احمد نے کہا۔

اچھا ____ وہ تمہیں روک لے گا ____ میری قنوت کو ____ جس پر صرف میرا اختیار ہے۔ میرا حق ہے ____ وہ کون ہوتا ہے تمہاری طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والا ____ نہایت عقیدت سے احمد نے قنوت کے ہاتھوں کو محبت بھرا بوسہ دے

www.pdfbooksfree.pk

دیا۔

بیرا چائے لے آیا تھا۔

قنوت نے چائے بنائی۔

میں بہت جلد امی کو تمہارے ہاں بھیجنے والا ہوں ___ تمہاری جدائی اب برداشت نہیں ہوتی ___ آخر میں کب تک صبر کروں۔

قنوت خاموش دیکھتی رہی ___ وہ کتنا سچا اور حق پرست لگ رہا تھا ___ وہ واقعی پوجنے کے قابل تھا ___ اس کی آنکھیں ہمیشہ اس کے لئے محبت کی شمعیں جلائے رکھتی تھیں۔

احمد دینا ___ کی کوئی طاقت مجھے آپ کی پرستش سے نہیں روک سکتی۔ ایک راسخ تو کیا ___ ساری دنیا راسخ بن جائے تو محبت کا سیل رواں نہیں رک سکتا ___ احمد نے تشکر آمیز نظروں سے قنوت کی طرف دیکھا ___ جہاں چاہتوں کے ان گنت دیپ روشن تھے۔

ایک دوسرے کے سہارے ہزار غموں کو بھول کر صرف ایک خوشی کے لئے دونوں زندہ تھے۔ احمد نے بڑھ کر قنوت کو اپنے سینے کی پنہائیوں میں چھپا لیا۔

سکول جانے کی تیاری میں مصروف وہ ایک دم سے چونکی قد آدم آئینے میں راسخ کا عکس دیکھ کر وہ معاملے کی نوعیت کو سمجھ گئی تھی کہ راسخ نے گزشتہ دنوں احمد کے ساتھ دیکھا تھا ___ اور اب بیچارے کو موقعہ ملا ہے۔ ایک جھٹکے سے قنوت دراز بالوں کو کنگھی کرکے پشت کی طرف پھیلا دیا ___ راسخ کے آنے پر دوپٹہ اچھی طرح اوڑھ لیا۔

اجازت ہے ___ وہ پردہ اٹھا کر اندر آگیا۔

جب آپ تشریف لے ہی آئے ہیں تو اجازت کی کیا ضرورت ___

وہ بڑے تلخ لہجے میں بولی۔

ہوں ___ یہ تو ہے ___ وہ بے تکلف صوفے پر بیٹھ گیا۔

کیسے آنا ہوا ___ فرمائیے ۔

وہ بڑی طنزاً" مگر خشک رویئے سے گویا ہوئی۔

تم کچھ زیادہ چالاک نہیں ہو گئیں۔

راسخ نے ٹیک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ رکھی۔

یہ وہم ہے آپ کا ___ ہاں البتہ آپ میں کوئی فرق نہیں آیا ___

یہ اس کی طرف سے زبردست چوٹ تھی۔

کیا مطلب؟

راسخ چونکا۔

مطلب صاف ظاہر ہے ___ جس طرح آج سے دس بارہ سال ظاہر اور ن میں فرق تھا۔

آج بھی وہی ہیں آپ ___

وہ شدید غصیلے انداز میں بولی۔

کیا کہہ رہی ہو۔

وہ تلخ ہو گیا۔

میرے کمرے میں آپ کس لئے آئے ہیں ___ میرا آپ سے کیا واسطہ

قنوت کو راسخ کی صورت سے نفرت تھی۔

بے شک میرا تمہارا واسطہ نہیں ہے ___ لیکن تمہیں ایک کام کرنا ہو گا

کونسا کام ___ دوسرے ہی لمحے وہ پھر بولی ___ مجھے بلیک میل کرنے کی شش مت کیجئے گا۔ میں احمد سے ملتی ہوں ___ اور ملتی رہوں گی ___ قنوت ڈنکے کی چوٹ پر بات کہہ دی۔

چند ثانیئے کے لئے راسخ لڑکھڑا گیا ___ یہ وہی کمزور سی لڑکی ہے ___ جو

www.pdfbooksfree.pk

آج نڈر اور بے باک نظر آ رہی ہے۔

وہ میں جانتا ہوں کہ تم بے خوف و خطر اس بدمعاش سے ملتی ہو ____ جو اچھا آدمی نہیں ہے ____ اور کئی مرتبہ میں تمہیں اس کے ساتھ دیکھ بھی چکا ہوں۔

راسخ آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

یہ سب پرانی اور گھسی پٹی باتیں ہیں ____ ان کا میری صحت پر کوئی اثر نہیں ____ کوئی اور بات کریں۔

اس کا مطلب کہ تم بے تکلف اس سے ملتی رہو ____ تمہیں کوئی روک نہیں سکتا۔

راسخ بات کو طول دیتے ہوئے آگے بڑھانا چاہتا تھا۔

کسی کا کوئی حق نہیں مجھے روک سکے ____ احمد میری کائنات ہے ____ اور کوئی اپنی کائنات سے دور نہیں رہ سکتا۔

اچھا جی ____

لاجواب سا ہو کر راسخ نے ہونٹوں کو گول کر کے جی پر زور دیا۔

قنوت کو راسخ اس وقت بڑا مکروہ نظر آیا ____ نہ جانے کیوں اچھی صورت کے باوجود وہ اسے زہر لگتا تھا۔

آپ کس لئے میرے کمرے میں آئے ہیں۔

قنوت نے سامنے کلاک پر وقت دیکھا۔

ایک کام تھا تم سے ____

راسخ حد درجہ ڈھیٹ لہجے میں بولا۔

مجھ سے کام ____ میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتی۔

وہ لاپرواہی سے بولی۔

آ سکتی ہو ____ دو لاکھ روپے ہرجانہ کمپنی والے مانگ رہے ہیں ____ عدم ادائیگی کی صورت میں سات سال جیل کاٹنا پڑے گی۔

وہ گہری نظروں سے قنوت کے سرخ و سپید چہرے کو دیکھ کر بولا ___ اور دل حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یاقوت کی رنگت میں زمین آسمان کا فرق آ گیا تھا ____ قنوت ابھی تک تر و تازہ ہے۔

میں کیا کر سکتی ہوں ____

وہ اپنے پرس میں پین ڈالتے ہوئے بولی۔

تم احمد سے دو لاکھ روپیہ دلا سکتی ہو۔

وہ بے غیرت بھی ہو گیا تھا۔

اور جو چند ماہ پہلے پانچ لاکھ ____

وہ قرض نہیں تھا بلکہ ساجھا کھاتا تھا ____ ہم مل کے کام کر رہے ہیں ____ ان کا اشارہ احمد کی طرف تھا۔

احمد اور آپ مل کے کام کر رہے ہیں۔

وہ ذرا سا مسکرائی۔

ہاں ____

راسخ نے گہری نظرہاں کے ساتھ اس کے چہرے پر ڈالی۔

مجھے درمیان میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے ____ آپ خود بات کر سکتے ہیں ____ قنوت کا لہجہ حد درجہ تلخ اور کڑوا تھا۔

راسخ ____ کہاں ہیں آپ ____

برآمدے میں یاقوت کی آواز آئی۔

بیوی پکار رہی ہے ____ آواز دے لیجئے اسے ____

قنوت نے چوٹ کی ____

اور اسی اثنا میں یاقوت اندر داخل ہوئی۔

کیا ہو رہا ہے۔

[illegible]

www.pdfbooksfree.pk

تمہیں معلوم ہی ہو گا ____ شوہر کی کونسی بات چھپی رہتی ہے بیوی ۔

____ قنوت نے راسخ کے ندامت بھرے چہرے کو دیکھا ____ جو بری طرح چھ
کی کوشش کر رہا تھا۔

کونسی بات؟

یاقوت نے شوہر کو معنی خیز انداز میں دیکھا۔

شوہر بننے کے ناطے وہ اپنے آپ کو مخلص ظاہر کرنے کے لئے کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا ____

لیکن ____

قنوت پرس جھولاتی اپنی دانست میں راسخ کی اکڑ کو جوتی کی نوک پر مارتی کمرے
سے نکل گئی۔

چلئے اپنے کمرے میں ____ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ ____

یاقوت خود پریشانیوں میں گھر چکی تھی۔ راسخ صرف بچوں کی ڈوری سے بندھا تھا
ورنہ ٹوٹتے ایک لمحہ بھی نہ گزرتا۔

میں تو کام آیا تھا ____ لیکن وہ تو بات ہی نہیں سنتی ____

راسخ مجبور نظر آنے لگا۔

کونسی بات؟

یاقوت نے راسخ کے ساتھ چلتے چلتے کہا۔

تم نہیں سمجھو گی ____ جلدی سے ناشتہ لاؤ ____ میں نے بہت ضروری
کام جانا ہے ____ راسخ اپنے کمرے میں داخل ہو گیا۔

وہ بیوی کو زیادہ رازداری میں شامل ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ جو کھیل کھیلنا
چاہتا تھا کہ قنوت کو پرانے رشتوں کی آڑ میں ذلیل و خوار کرے گا ____ یہ اداکاری
اس کی قنوت بھی جانتی تھی اور یاقوت بھی ____ یاقوت خاموش تھی ____ وہ بڑی
بہن قنوت پر ظلم ہوتے تو دیکھ سکتی تھی لیکن شوہر کی زیادتی اور ہٹ دھرمی کو جتا نہیں

گئی تھی۔ وہ جو کچھ کرنا چاہتا تھا اس کا معمولی بھر بھی یاقوت کو نہیں علم تھا ____
ورنہ ہی قنوت یاقوت کو بتا کر اس کو پریشان کرنا چاہتی تھی۔ قنوت سمجھ چکی تھی کہ
نت بری طرح (خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا) کے مصداق پھنس چکی تھی۔ وہ
ند ماہ جو راسخ کا رویہ تھا وہ صرف ملمع چڑھا ہوا ____ اب کئی سالوں کے بعد اصل
عات سامنے آچکی تھی۔ بظاہر دیکھنے میں وہ سونا نظر آرہا تھا لیکن اس کا باطن سیاہ
لے ہوئے لوہے کی طرح تھا۔ دولت خود غرضی نے اس کی شخصیت کو مسخ کر دیا تھا۔
اصل روپ اس نے دیکھا تھا ____ وہ تو اس کی بناوٹ تصنع تھی ____ ظاہر
ری تھی۔

اصل راسخ تو اب نکلا تھا ____ باپ نے کتنی آس مراد کے بعد راسخ نام رکھا
لیکن یہ تو باطل تھا ____ سچائی اس کے قریب سے نہیں گزری تھی۔ سچ کا تو پر تو
ی اس کے قریب سے نہیں پھٹکا تھا۔

قنوت نے اسمبلی سے فارغ ہو کر کلاس لے لی۔ راسخ سے اسے خوف آنے لگا
۔ گھٹیا شخص کسی وقت بھی کوئی طوفان کھڑا کر سکتا تھا۔ اس لئے آج احمد سے ملنا
ت ضروری تھا۔

چھٹی ہوتے ہی وہ رکشہ لئے کاشانہ ہارون پہنچ گئی۔

دروازہ بند تھا ____ دستک دینے پر چوکیدار نے کھولا۔

بیٹا ____ معاف کرنا ____ آنکھ لگ گئی تھی میری ____ چوکیدار
رت خواہی کے انداز میں بولا۔

کوئی بات نہیں بابا ____ گھر میں سب لوگ ہیں۔

وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی۔

بیگم صاحبہ تو ہیں ____ لیکن احمد میاں تو ایئرپورٹ گئے ہوئے ہیں ____
یدار نے کہا۔

ایئرپورٹ ____ کون آرہا ہے بابا ____

www.pdfbooksfree.pk

قنوت کی چھٹی حس بیدار ہو گئی۔

وہ پنڈی سے مہمان آرہے ہیں ___ اسی لئے تو احمد میاں گئے ہیں ___

ہوں ___

قنوت کوٹھی کے اندر چلی گئی۔

آداب آنٹی ___

مسز ہارون کچن میں خانساماں کو ہدایت دے رہی تھیں۔

ارے میری جان ___ تم ___ اتنے دنوں بعد ___ احمد ناراض ہے تم سے۔

وہ قنوت کو سینے کے ساتھ لگاتے سر ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔

وہ مسکرا کر سنجیدہ ہو گئی ___

آؤ ___ مسز ہارون اسے ساتھ لئے ڈرائنگ روم میں ہی آگئیں۔

ایک تو رابعہ بیگم کا مسئلہ کھڑا کر رکھا ہے ___ ورنہ میں کب کی تمہیں بیاہ لاتی۔ وہ بڑے چاؤ سے بولیں ___ لیکن قنوت خاموش تھی۔

رابعہ تو ایک سال سے پہلے شادی کرنے کے حق میں ہے ہی نہیں ___ میں نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ نکاح کر دیں ___ دھوم دھڑکا نہیں ہوتا ___ اور نہ ہی ہم کرتے ہیں ___ لیکن سنتا ہی کوئی نہیں۔

وہ آخر میں افسردہ ہو گئیں۔

تقریباً" ایک گھنٹہ بیٹھنے کے بعد قنوت کھڑی ہو گئی۔

بیٹھو بیٹی ___ احمد تو آلے ___

وہ اسے بٹھاتے ہوئے بولیں۔

نہیں آنٹی پھر آجاؤں گی ___ اب اجازت دیجئے ___ وہ باہر نکل آئی۔

اچھا تمہاری مرضی ___

وہ مجبوراً" بولیں _

اور قنوت واپس چلی گئی۔

ابھی قنوت کو گئے ہوئے دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ احمد کی سفید گاڑی ریما اور ثنا کو لئے پورچ میں داخل ہوئی۔

ملازم نے بڑھ کر دروازہ کھولا ___

سامنے سے مسز ہارون غلام گردش کی سیڑھیاں اتر کر آرہی تھیں۔

آنٹی ___ سویٹ آنٹی ___

ریما اور ثنا دونوں ایک ساتھ ہی مسز ہارون سے لپٹ گئیں۔

آگئیں میری بچیاں ___

مسز ہارون نے دونوں کو یکے بعد دیگرے پیار کرتے ہوئے کہا۔

کوئی آیا تھا _

احمد نے برآمدے کی طرف دیکھ کر مسز ہارون سے کہا۔

تمہیں کیسے علم ہوا۔

مسز ہارون تذبذب کے عالم میں بولیں۔

آپ ڈرائنگ روم سے نکل رہی تھیں نا ___ میں نے خیال کیا شاید ___

ہاں بیٹے قنوت تمہارا انتظار کرتے کرتے ابھی گئی ہے۔

مسز ہارون نے کہا۔

ثنا اور ریما علیحدہ ہو گئیں۔

قنوت آئی تھی ___ ٹھیک تو تھی وہ ___

ہاں ٹھیک تو تھی ___ لیکن پریشان سی دکھائی دے رہی تھی۔

مسز ہارون نے کہا۔

اچھا ___

احمد بھی فوراً" نحیف سا لگنے لگا ___ جیسے قنوت اپنے ساتھ اس کی طاقت بھی لے گئی

www.pdfbooksfree.pk

تم فون کر کے پوچھ لو ____

مسز ہارون نے کہا۔

ٹھیک ہے ______

وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

چلو بیٹی اندر _____

مسز ہارون سب کو ڈرائنگ روم میں لے گئیں۔

چند منٹوں کے بعد احمد منہ لٹکائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔

نہیں ملیں قنوت صاحبہ _____

ریما نے طنزاً" کہا۔

نہیں ____ سکول بند ہے۔

وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

اس میں پریشانی کی کونسی بات ہے۔ ان کے گھر جا کے ملاقات کر لیجئے ____

ریما بڑی ہوشیاری سے بولی۔

بڑی ناگواری سے احمد نے ریما کی طرف دیکھا ____ لیکن وہ صوفے پر بیٹھی ٹانگ ہلاتی رہی۔

تمام شب وہ سو نہ سکا ____

قنوت کی اداس صورت اس کی آنکھوں کے سامنے رقص کناں تھی ____ سفید دودھیا رخساروں پر تھراتی ہوئی افسردگی _____ لرزتے ہوئے یاقوتی ہونٹ ____

وہ چونک چونک اٹھتا تھا ____ وہ کیوں پریشان تھی اتنی ____ تمام شب اس نے کروٹیں لے کر گزار دی _____

سویرے سویرے دفتر جانے کی تیاری میں مصروف ہو گیا ____

ارے ____ اس وقت ہاسپٹل جا رہے ہیں آپ ____

ریما کمرے میں آتے حیرت زدہ سی بولی۔

ہاسپٹل نہیں آفس ______

احمد نے آئینے میں بالوں کو درست کیا۔

ڈاکٹری سے ریٹائرمنٹ لے لی۔

ریما بڑے شوخ انداز میں احمد کی پشت پر کھڑے ہوتے بولی ____ اسے اس وقت سمارٹ سا احمد بڑا اچھا لگ رہا تھا۔

بس یوں ہی سمجھئے _____

احمد پلٹ کر بولا۔

اچھا ____ اب بزنس کریں گے۔

جی ہاں ______

وہ ہونٹوں سے گول زاویہ بناتا سیٹی بجاتا غلام گردش کی طرف بڑھ گیا۔

ناشتہ نہیں کریں گے آپ صاحب جی ____

اس کی پشت سے ملازمہ بھاگ کر آئی۔

نہیں ____

وہ بڑی تیز رفتاری سے گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی سکول کی طرف موڑ دی۔

ن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ تو آج چھٹی پر ہے۔ بڑے مایوس اور لٹے پٹے انداز ا وہ لوٹ آیا _____ کسی کام کو اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا ____ اداس پریشان و ا وہ سیدھا اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ ابھی لباس تبدیل کرنا ہی چاہتا تھا کہ ریما بے ے داخل ہوئی۔

آپ تو آئے ہوئے ہیں ____ میں تو بے خیالی میں ادھر آنکلی تھی۔

ریما کی مسرت عروج پر تھی۔

بڑی بوریت کے ساتھ وہ یوں ہی پلنگ پر لیٹ گیا _____ اور وہ بے تکلف کے قریب بیٹھ گئی۔

اوہو ____ کیسے بیٹھی ہو ____ تم ہوش میں تو ہو۔

www.pdfbooksfree.pk

احمد نے دونوں ہاتھوں سے اسے پرے کر دیا۔

مجھے چھوت کی بیماری ہے۔

وہ کھسیانی سی ہو کر بولی۔

وہ مسکرا دیا۔

اور ریما نے پوری طرح احمد سے پشت لگا لی۔

چونک کر احمد اٹھ بیٹھا۔

شرافت کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔

درست ہے ___ لیکن میرا بھی آپ پر حق ہے۔

ریما نے والہانہ نظر احمد کے چہرے پر ڈالیں۔

اب یہ حق ختم ہو گیا ___ میری منگنی ہو چکی ہے۔

احمد کو ایک دم سے قنوت یاد آ گئی۔

منگنی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ___ کسی لمحہ ٹوٹ بھی سکتی ہے۔

وہ بڑی بے باکی سے بولی۔

ریما ___ ہوش کے ناخن لو ___ میں تو اس سے دوری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ شدید طیش میں بول اٹھا۔

ریما تڑپ کر کھڑی ہو گئی۔

تم منگنی ٹوٹنے کی بات کرتی ہو ___ میں تو زندہ ہی اس کے دم سے ہوں ___ میرے جسم میں گردش کرتے خون کی طرح ہے وہ ___ وہ میری زندگی ہے۔ احمد نے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

کمال ہے ___ اتنی محبت تو کبھی کسی نے اپنے ساتھ نہیں کی۔

تو پھر کرو نا محبت ___ تمہیں جینے کا احساس ہو ___ اپنے آپ سے کرو۔

احمد نے اس طرح کہا جیسے اس کو نصیحت کر رہا ہو۔

چند لمحے ریما سوچنے پر مجبور ہو گئی۔ یہ شخص

www.pdfbooksfree.pk

مردانیت میں لاجواب، سمارٹ نیس کمال کی ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ___ ڈاکٹر ___ لیکن ایک عورت کے لئے کس قدر اداس رہتا ہے ___ کتنا چاہتا ہے اس کو ___

نفرت و حقارت کی ایک چنگاری سی بھڑکی اور اس کے اندر جتنے بھی شستہ جذبات و خیالات تھے ان کو جلا کر راکھ کر گئی۔ اس وقت وہ صرف حسد کرنے والی لڑکی بن چکی تھی ___ وہ ہر قیمت پر احمد کو اپنانا چاہتی تھی۔ احمد سونے کی چڑیا تھی ___ جو اس کی بیوی بنے گی اس کی جائیداد کی وارث ہو گی ___ بقول ناصرہ بیگم کے ریما تمہارا حق ہے بیٹی ___ اس موقعہ کو غنیمت جانو بیٹی ___ اس کی ماں درست کہہ رہی تھی۔

میڈیکل لائن سے وہ مکمل طور پر مستعفی ہو چکا تھا ___ اس نے ڈاکٹری لائن اختیار تو کر لی۔ لیکن سر کی تکلیف نے اسے اس بات کی اجازت نہ دی۔ اس نے سب کچھ چھوڑ کر قنوت کمپنی کا اجراء کر لیا ___ اب وہ سکون سے تھا ___ اس کام میں قنوت بھی اس کا ہاتھ بٹا سکتی تھی ___ وہ طبیعت کی خرابی سے گھر میں ہی مقیم رہتا ___ یا پھر وہ سکول کا چکر لگا لیتا۔ لیکن آج تیسرا روز تھا ___ قنوت چھٹی پر تھی ___ لیکن جب اس نے یہ پوچھا نائب قاصد سے ___ بابا تم یہ نہیں معلوم کر سکتے کہ وہ کیوں نہیں آ رہیں۔

اچھا بابو جی بتاتا ہوں ___

بوڑھا نائب قاصد سکول کے اندر چلا گیا ___ چند منٹوں کے بعد اس نے آکر بتایا۔

صاحب جی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

کیا ___ وہ سن سا ہو گیا۔

وہ بیمار ہیں۔

بوڑھے نے کہا اور پلٹا۔

ٹھہرو بابا ___ یہ لو ___

احمد نے جیب میں سے پچاس کا نوٹ نکال کر اس کی مٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں صاحب جی ____

بوڑھا محتاط انداز میں مٹھی دباتے ہوئے بولا۔

کوئی بات نہیں ____ کوئی چیز کھا لینا ____ یہ رشوت نہیں ہے ____ تمہارا حق ہے ____ احمد نے ہنس کر کہا ____ اور بوڑھا ہنس کر علیحدہ ہو گیا۔ وہ گاڑی لے کر سیدھا ہارون لاج پہنچ گیا ____ گاڑی سیدھا گیراج میں روک کر وہ ماں کے کمرے میں ہی چلا گیا ____ وہ ریما اور ثنا کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھیں۔

امی جان ____

وہ دروازے سے ہی پکارا ____

آؤ آؤ میرے چاند ____ اب کیسی طبیعت ہے۔

وہ محبت سے احمد کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولیں۔

میں تو ٹھیک ہوں ____ قنوت بیمار ہے ____ آپ نے اس کی خبر ہی نہیں لی ____ وہ بہت دلگیر نظر آ رہا تھا۔

کیا بات ہے اسے۔

معلوم نہیں ____ سکول کے ملازم سے معلوم ہوا کہ کئی روز سے وہ سکول بھی نہیں آ رہی۔

اچھا ____ میں ابھی اس کی خبر کو جاتی ہوں ____ اور تم ملازم کو کہو ____ مجھے فروٹ لا دے ____

وہ احمد سے بولیں۔

احمد نے ہاتھ بڑھایا اور کال بل پر انگلی رکھ دی۔

جی صاحب ____

ملازمہ داخل ہوئی۔

قدیر کو بلاؤ ـ

جی اچھا ____

چند سیکنڈ کے بعد قدیر داخل ہوا ____

قدیر ____ یہ لو پیسے ____ اور فروٹ لے آؤ ____ لیکن ذرا جلدی ____ ی نے جانا ہے۔

احمد نے ایک ہزار کا نوٹ جیب سے نکالا۔

اچھا، اچھا ____ آپ کے سسرال ـ

قدیر بوجھتے ہوئے بولا۔

ہاں، ہاں ____ تم امی کے ساتھ ہی چلے جاؤ ____

احمد نے کہا۔

ریما اور ثنا بغور احمد اور مسز ہارون کی بے قراری اور قنوت کے بارے میں ی دیکھ رہی تھیں۔

ریما چلو گی ـ

مسز ہارون نے کہا۔

توبہ کیجئے ____ آنٹی ____ دم گھٹتا ہے وہاں ____ اس قدر تنگ جگہ پر

ریما دونوں کانوں کو چھوتے ہوئے بولی ____ لیکن میں جاؤں گی ____ ثنا بولی ____

چلیں آپ ____ چھوڑیں ان کو ____

احمد کو بڑا ناگوار سا گزرا ____ لیکن خا

مسز ہارون کمرے سے باہر نکل آئیں۔

آپ کبھی گئے ہیں ان کے ہاں ____

ریما نے کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

نہیں ___

احمد پلنگ پر لیٹتے ہوئے نیم دراز سا بولا۔

اسی لئے آپ کو علم ہی نہیں کہ وہ لوگ کس قدر گھٹن میں رہتے ہیں ___

اوپر سے یاقوت باجی کے چھ سات بچے ___ او مائی گاڈ ___

وہ زبردست کراہت سے چہرہ بنا رہی تھی۔

مجھے سوائے قنوت کے کسی اور سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

احمد نے کروٹ بدل لی ___ اور پشت ریما کی طرف ہو گئی ___

آپ کو آداب محفل کا بھی خیال نہیں۔

وہ اٹھ کر احمد کے پاس چلی گئی۔

ارے ___ ریما ___ اپنے حواس میں رہا کرو ___ میں اس قدر بے تکلفی پسند نہیں کرتا ___ وہ بڑی خفگی سے ریما کے وجود سے اپنے وجود کو ہٹاتے ہوئے بولا۔

آپ تو خفا ہو گئے ___ میں تو مذاق کر رہی تھی۔

ریما کھسیانی سی ہو گئی۔

لیکن وہ خاموش رہا ___ زیادہ الجھنا نہیں چاہتا تھا ___ وہ ریما کے جذبات سمجھتا تھا کہ بقول اس کی والدہ کے کہ ریما کا احمد پر زیادہ حق ہے ___ لیکن میری طبیعت جو اچانک بگڑ جاتی ہے ___ کیا ریما میرا ساتھ نبھا سکے گی ___ نہیں نہیں ___ میں تو قنوت سے دوری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ میرے قلب و جاں میں اس جیسے زندگی کی لہر دوڑا دینے والا گردش کرتا خون ___ وہ محبت کی تقدیر تھی ___ شاید اسی کو خدا نے میرے لئے ہی بنایا تھا۔

آپ کچھ سوچنے لگے ___

ریما اب سا... صوفے پر دراز... تھی۔

کچھ نہیں ___ ... وچ رہا تھا ___

نہیں آپ تو قنوت کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔

وہ انداز دلربائی سے بولی۔

وہ مجھ سے جدا تو نہیں ___ میرے وجود کا ایک حصہ ہے ___ اگر میں جسم ہوں تو وہ میری روح ہے ___ ریما ___ تم زیادہ میری چاہتوں کا امتحان نہ د___ وہ بیزار سا پلنگ پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹ گیا ___ وہ چند سیکنڈ بیٹھی رہی۔ پھر بڑی بیزاری سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔ وہ جتنا کوشش کرتی ___ احمد س قدر اس کے حواس پر بجلی بن کر گر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکنیں ساتھ چھوڑ جاتی تھیں۔ وہ چاہتی کہ احمد اسے بھی قنوت کی طرح اپنی پیار بھری آغوش یں چھپا لے۔ وہ بھی زمانے سے چھپ کر اسے محبت کرنا چاہتی تھی۔ لیکن ایسا نہیں ا۔ وہ اس کی چاہتوں کا امین تھا۔ قنوت ہی اس کے برف زدہ جسم میں حرارت کا عث تھی۔ لیکن وہ جل رہی تھی ___ محبت کے الاؤ میں ___

www.pdfbooksfree.pk

پونے آٹھ ہو چکے تھے۔ خوبصورت ڈنر سوٹ میں ملبوس شاندار شخصیت کے ساتھ وہ اپنی قیمتی آفس چیئر پر بیٹھتے ہی ٹیلی فون کی طرف جھکا۔

نوید ____

Yes Sir ____ دوسری طرف سے نوید نے کہا۔

راسخ کو بھیجو ____

وہ ابھی نہیں آئے آفس۔

نوید نے کہا۔

کیوں؟

احمد کی پیشانی پر ناگوار سا تاثر پیدا ہو گیا۔

معلوم نہیں جناب ____

نوید جانتا بھی تھا کہ راسخ دس بجے سے پہلے کبھی نہیں آیا ____ لیکن پھر بھی وہ غیبت سے پرہیز کرتا تھا۔

اگر وہ آجائیں تو میرے کمرے میں بھیجو۔

احمد نے ریسور رکھ دیا۔

بہتر سر!

نوید نے بھی ریسور رکھ دیا۔

کلاک نے دس کا گھنٹہ بجا دیا اور ہال میں بیٹھے ہوئے سب چونک گئے اور اسی وقت راسخ کمرے میں داخل ہوا۔

صاحب نے یاد فرمایا ہے جناب ____ تشریف لے جایئے ____ نوید نے آتے ہی اطلاع کر دی۔

کیوں؟

وہ دل میں خوفزدہ سا ہو گیا ____ وہ جانتا تھا کہ قنوت اب خوفزدہ اور سہمی لڑکی نہیں رہی اور جو کچھ وہ گزشتہ دنوں کرتا رہا ہے ____ اس کو ذہنی اذیتوں ساتھ الفاظ کے نشتر چبھوتا رہا ہے۔ گزشتہ لمحات کے تعلقات کو سامنے لاتے ہوئے بلیک میل کرتا ہے ____ اور پھر روپے پیسے کی ڈیمانڈ ____ اسے معلوم تھا کہ قنوت سب کچھ بتا سکتی ہے ____ اور ہو سکتا ہے احمد کو علم بھی ہو ____ وہ کے پاس کھڑا کہیں کھویا ہوا سا لگ رہا تھا۔

کہاں کھو گئے سرکار ____

نوید نے چوٹ کی۔

اچھا ____ وہ ایک دم سے چونکا اور کالر درست کرتا احمد کے پاس پہنچ گیا۔

اجازت ہے جناب ____

الفاظ میں مذاق کا عنصر غالب تھا۔

آیئے آیئے تشریف رکھیے۔

احمد نے مسکرا کر کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

وہ شکریہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

سب سے پہلے میری یہ گزارش ہے کہ آپ آفس میں وقت پر آیا کریں ____ بجے یہاں تمام لوگوں کو موجود ہونا چاہیے ____ اگر ہم وقت کا ساتھ نہیں دیں گے پیچھے رہ جائیں گے۔ احمد نے سادہ الفاظ میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

ٹھیک ہے ____

راسخ نے کہا ____ آئندہ خیال رکھوں گا۔

اٹھتے ہوئے بولا۔

بیٹھو! میں نے آج بہت سی تم سے باتیں کرنی ہیں۔

راسخ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا ____ ویسے اس کی چھٹی حس بیدار ہو چکی تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

مجھ سے ____

راسخ کچھ دھڑکتے دل کے ساتھ واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

میں تمہاری تنخواہ میں پانچ سو روپے کا اضافہ کر رہا ہوں ۔

جی ____

ہاں تمہاری تنخواہ بھی بڑھے گی اور آئندہ جو قرض کمپنی کا تمہارے ذمے ہے وہ معاف ہو جائے گا۔ احمد اسے پوری مراعات دینے کو تیار تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی قسم کی مالی کمی کے ساتھ وہ قنوت کو ذہنی اذیت دے۔

راسخ پر جیسے سکتہ سا طاری ہو گیا ____ وہ آنکھیں پھاڑے حیرت زدہ سا احمد کو گھورے جا رہا تھا۔

اور کوئی تکلیف ____

ارے نہیں احمد ____ میں تو تمہارے احسانات کے نیچے بری طرح دب چکا ہوں۔ وہ بڑی احسان مند انداز میں نظریں بچھاتا بولا۔

نہیں نہیں ____ یہ احسان نہیں ہے ____ تمہارا حق ہے ____ تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو ____ یہ سب ترقی تمہاری قابلیت کو دیکھ کر کی گئی ہے ____ اسے میرا احسان مت سمجھنا ____ احمد کسی طرح بھی اس کو احسان جتانا نہیں چاہتا تھا۔

Thankyou Sir ____ وہ مسرت و انبساط کے گہوارے میں جھولنے لگا ____ تنخواہ بھی اس کی بہت زیادہ ہو گئی تھی ____ وہ احمد کو فائدہ مند شخص سمجھ رہا تھا ____ اور یہ اس کی اچھی سوچ تھی۔

اب میری ایک گزارش ہے ____ آپ وقت پر آیا کیجئے ____

بہتر ____

وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا ____

وہ یاقوت کو بڑھ چڑھ کر ساری داستان سنا رہا تھا۔ جس کا ایک ایک لفظ قنوت نے سن لیا تھا۔ سو یاقوت باورچی خانے میں ناشتہ بنا رہی تھی تو راسخ کرسی پر بیٹھ

ے فلاسفرانہ انداز میں شیخی بگھار رہا تھا ____ اور ہر بات میں اپنی بڑائی جتا رہا تھا۔

اچھا ____ قنوت کو زبردست غصہ چڑھ گیا۔

وہ تیار ہو کر سیدھی شفقت میاں اور زینت بیگم کے پاس آئی۔

امی آج سکول سے ذرا دیر ہو جائے گی۔

وہ دراصل احمد سے ملنا چاہتی تھی۔

کیوں بیٹی ____ زینت بیگم نے پوچھا۔

تنخواہ بھی ملے گی اور بازار بھی جاؤں گی۔

اچھا بیٹی ____

زینت بیگم نے محبت سے دیکھا ____

آپ کے لئے کیا لاؤں ____ قنوت نے ماں کو محبت سے پوچھا۔

ہمیں چھوڑو ____ تم اپنی کوئی چیز بناؤ میری بچی ____ ان لوگوں کا اصرار تا جا رہا ہے۔ زینت بیگم نے بستر سے اٹھ کر کہا۔

کوئی بات نہیں امی ____ وہ لوگ زیادہ جہیز کے خواہاں نہیں ہیں۔

وہ پراعتماد انداز میں بولی۔

شفقت میاں جو ابھی تک وظیفہ کر رہے تھے ____ بڑی محبت سے قنوت کو ے جا رہے تھے۔

بے شک وہ لوگ ایسے نہیں ہیں ____ لیکن لڑکی کے ساتھ چار چیزیں ہونی ئیں۔

زینت بیگم زمانے کا اصول بتا رہی تھیں۔

ہمارے معاشرے میں یہی تو کمی ہے کہ چار چیزوں کی آڑ میں والدین کی قیمت نا جاتی ہے۔

بھائی بک جاتے ہیں ____ اور کئی لڑکیاں ان چار چیزوں کے انتظار میں والدین [illegible] جاتی ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

او ہو ___ چل بس کر ___ جا ناشتہ کر لے ___ یاقوت بنا رہی ہو گی۔

زینت بیگم نے کہا۔

جی نہیں چاہ رہا ـ

ارے بیٹی کچھ تو کھا لے ___ ٹھہرو میں ___

وہ اٹھتے اٹھتے بولیں۔

آپ لیٹے رہیں ___ چائے میں نے پی لی ہے۔ ناشتہ بالکل نہیں کروں گی کیونکہ دل نہیں مانتا ___ آپ لیٹ جایئے۔

وہ ماں کو شانوں سے پکڑ کر لٹاتے ہوئے بولی۔

اچھا جس طرح تو چاہے ___ خوش رہ ___

ماں نے دعا دی۔

خدا حافظ ___ وہ باہر آ گئی۔

راسخ نے چونک کر دیکھا۔

بغیر ناشتے کے چلی گئی ___ میرا بیٹھنا گوارہ نہیں اسے۔

راسخ بری طرح جل کر بولا۔

آپ ناشتہ کریں ___ باجی کا دل نہ چاہتا ہو گا۔

وہ بات ختم کر دینا چاہتی تھی ___ وہ جب بھی راسخ کی زبان پر قنوت کا نام سنتی _ ضمیر اس کے جذبات و احساسات بری طرح کچوکے لگاتا ___ اسے اپنا ماضی بے نقاب نظر آجاتا ___ وہ اپنے آپ کو ہر قسم کی تباہی کا پیش خیمہ تصور کرنے لگی تھی۔

بہن کا نام نہیں سن سکتی تم ___

راسخ نے طنزاً" بھرا تیر چھوڑا۔

نہیں ___

یاقوت جل کر بولی۔

اچھا ___ اب طرف داری پر اتر آئی ہو۔

راسخ نے ناشتے سے ہاتھ روک لئے۔

میں اس کی طرف داری نہیں کر رہی ___ میں چاہتی ہوں کہ جب اس نے ہمارا ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے ___ اسی طرح ہم بھی اس کا ذکر نہ کیا کریں۔ یاقوت نے رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو ___ وہ جو سینہ تان کر میرے پاس سے گزرتی ہے ___ اس کی آنکھوں میں تکبر و نخوت کی سرخی ___ اپنی دانست میں وہ مجھے ٹھوکروں میں اوڑا رہی ہے ___ وہ جوشیلے انداز میں بولا۔

یہ سب وہم ہے آپ کا ___ وہ ایسی نہیں ہے۔

یاقوت نے کہا۔

پھر بکواس شروع کر رکھی ہے اس نے ___

شفقت میاں کب سے راسخ کی باتیں سن رہے تھے ___ لیکن زینت بیگم خاموش رہیں۔

میں کہتا ہوں ___ اسے تکلیف کیا ہے ___ یہ کیوں قنوت کی ہر بات میں ٹانگ اڑاتا ہے۔ شفقت میاں بڑے غصے سے بولے ___ انہیں۔

کیا کریں ___ وہ عادت سے مجبور ہے ___ اب وہ یاقوت کی بات کب سنتا ہے۔ زینت بیگم مجبور سی لگنے لگی تھیں۔

میرا خیال ہے میں اس سے بات کروں ___ ورنہ کوئی اور ٹھکانہ کر لے ___ شفقت میاں سیدھے ہو کر زبردست جوش و طیش میں بول رہے ہیں۔

کیا کر رہے ہیں آپ ___ سن لے گا ___ اور شامت کس کی لائے گا ___ یاقوت کی ___ وہ سرگوشانہ انداز میں بولی۔

اسی وجہ سے تو میں خاموش ہوں ___

وہ بھی بڑے اداس انداز میں لیٹ گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

اسے تو قنوت کا احسان مند رہنا چاہئے تھا کہ احمد نے اس قدر اچھی ملازمت پر فائز کر دیا ہے۔ قرض بھی معاف کر دیا ____ پھر یہ کیوں قنوت سے عداوت رکھتا ہے۔ وہ لیٹے لیٹے آہستہ آہستہ بولے۔

بٹی کا معاملہ ہے ____ کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔

زینت بیگم چونک گئیں۔

دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔

قنوت چلی گئی ہے۔

شفقت میاں نے دروازے کی آواز سے متاثر ہو کر کہا۔

جی ہاں' قنوت کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ سکول سے واپسی پر وہ رکشہ پر سوار سیدھی احمد کے ہاں پہنچ گئی _ پورے دو بجے۔ وہ سیدھی مسز ہارون کے پاس پہنچی۔

آداب آنٹی ____

قنوت بیٹی ____ تم ____ آؤ آؤ میری بچی ____ کہاں تھیں اتنے دنوں ____ بڑی محبت اور چاہت سے انہوں نے قنوت کو سینے کے ساتھ لگا لیا۔

اب ٹھیک ہو نا _

وہ قنوت کی پیشانی پر شفقت بھرا بوسہ دے کر بولیں۔

ٹھیک ہوں ____ آپ سنائیں۔

سب ٹھیک ہے بیٹی ____ احمد کی سر درد نے بہت پریشان کر رکھا ہے ____ کل پھر چکرانے لگا تھا اس کا سر ____ وہ خدا کا شکر ہے دوائی موجود تھی۔ کھاتے ہی اسے نیند آ گئی ____ وہ بیٹے کی اس تکلیف میں بہت مغموم لگ رہی تھیں۔

کاش میرے اختیار میں ہوتا ____ میں احمد کی ساری تکلیف لے لیتی ____

وہ بڑی دلگیر آواز میں بولی۔

ایسا مت کہو ____ خدا اسے بھی شفا دے ____ تمہاری خاطر ہی اللہ اسے ہت دے دے۔

آپ حوصلہ رکھیں آنٹی ____ اللہ ضرور آرام دے گا ____

دل میں تو وہ بہت پریشان تھی۔

کیسے حوصلہ رکھوں بیٹی ____ میں ماں ہوں ____ اس کا تڑپنا نہیں دیکھا جاتا ____

مسز ہارون کی آنکھیں بھر آئیں۔

وہ خاموش پریشان کھڑی رہی۔

بیٹی جاؤ احمد تمہارا انتظار کر رہا ہو گا ____ ثنا اور ریما بازار گئیں ہیں ____

شرمندہ سی پلٹ آئی۔

کمرے کے دبیز پردے گرے ہوئے تھے ____ قنوت نے آہستہ سے نرم ہاتھ رازے پر دستک کے لئے مارا۔

آجاؤ جان احمد ______

وہ ہشاش بشاش سا دکھ رہا تھا۔

وہ ہنستی ہوئی داخل ہوئی ______

وہ خوش آمدید بھرے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔

آپ کو کیسے پتہ کہ میں آ گئی ہوں۔

وہ اس کے قریب ہی بیٹھتے بولی۔

تمہاری خوشبو میرے چاروں جانب گردش کرنے لگتی ہے ____ میرے حواس پر تو ہی تو ہوتی ہو ____

وہ بڑے پر خلوص انداز میں اس کے ہاتھوں کو تھام کر بولا۔

چھوڑیئے ____ میں بالکل نہیں بولوں گی ہاں ______

وہ بڑی معصومیت سے ہاتھوں کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے بولی۔

www.pdfbooksfree.pk

احمد نے گرفت مضبوط کر لی ____ یہ ہاتھ تھاما ہے ____ قیامت تک ساتھ نبھانے کے لئے ____ بلکہ یہ میری موت ____

اللہ ____ احمد ____ کیسی بات کہہ دیتے ہیں آپ ____ قنوت نے تڑپ کر احمد کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

تمہیں کس طرح بتاؤں کہ تم میری کائنات میں کس قدر قیمتی نایاب ہستی ہو ____ تمہارے بغیر تو میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

وہ احمد کے سینے سے پشت کی ٹیک لگائے بڑے سکون سے بیٹھ گئی۔

اچھا یہ بتاؤ ____ ناراض کیوں تھی۔

وہ قنوت کے بالوں سے کھیلتا ہوا بولا۔

ہاں ____ راسخ کو پھر اس قدر مراعات دے دی ہیں ____ اس طرح وہ میرے سر پر آ بیٹھے گا ____ قنوت گردن گھما کر بولی۔

وہ تمہاری ہوا کو بھی نہیں چھیڑ سکتا ____ اگر اس نے تمہیں تنگ کرنے کی کوشش کی تو میں اسے فرم سے نکال دوں گا۔

احمد طیش میں آگیا۔

نہیں احمد ____ وہ میری بہن کا شوہر بھی ہے ____ اس کو تکلیف دے کر میں اپنی بہن کو دکھ دینا نہیں چاہتی۔

تمہارے کتنے اچھے جذبات ہیں لیکن ____

وہ کہتے کہتے رک گیا ____ جیسے اسے ساری بات کا علم ہو۔

آگے کیا ____

قنوت نے کہا ____ ن اس کا کلیجہ دھک سے رہ گیا۔

یہی کہہ رہا تھ[illegible] من بھائیوں سے کس قدر مخلص ہو ____ لیکن یہی راسخ جو تمہاری بہن کا ش[illegible]ہر [illegible] ____ کیسی کیسی باتیں کرتا ہے۔

احمد بات [illegible] ر اصل جگہ پر لے آیا۔

وہ خاموش کچھ سوچتی جا رہی تھی۔

کیا بات ہے۔

احمد نے جھک کر قنوت کے چہرے کو دیکھا۔

آپ اسے بس ایک مرتبہ ڈانٹ دیجئے ____ کہ میرے کسی معاملے میں مخل نہ ہوا کرے۔

ڈانٹ دیں گے سرکار ____ اور حکم ____

وہ سر خم کرتے بولا۔

اور قنوت نے ہنس کر اس کے ہاتھوں کو چوم لیا ____ جنہوں نے اس کا چہرہ تھاما ہوا تھا۔

آنٹی رابعہ کو بہت عرصہ گزر گیا ہے ____

احمد نے کہا۔

انتقال کئے۔

قنوت بولی۔

ہاں ____ انتقال کئے ____ اب امی کو بھیجوں گا ____

احمد کسی گہری سوچ سے ابھر کر بولا۔

لیکن وہ جھینپ سی گئی اور کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

میرا خیال ہے تمہیں اس ماحول سے اب نکال لانا چاہئے۔

کیا مطلب؟

قنوت نے کہا۔

مطلب یہ کہ شادی کے بعد نوکری ختم ____

احمد نے قنوت کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔

نوکری ختم ____ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

قنوت [illegible] ہوئی۔

www.pdfbooksfree.pk

کیوں نہیں ہو سکتا ___ میں تو ایک لمحہ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا ___ وہ سکول ٹائم کیسے برداشت کروں گا۔

احمد کی محبت میں بے پناہ محبتیں سمٹ آئیں۔ وہ چاہتوں کا پیکر نظر آنے لگا تھا۔ وہ کتنی خوش قسمت تھی۔

احمد ___ قنوت نے پکارا ___ وہ محبت کے نشے میں مخمور تھی۔

ہوں ___

احمد چونکا ___ جیسے نیند سے بیدار ہوا ہو۔

دوری تو محبت کو جلا بخشتی ہے۔

کیا فلاسفروں جیسے قول بیان ہو رہے ہیں ___ لیکن یہ دوری میرے اختیار میں نہیں ___ تمہارے ساتھ یہ زیست کا گلشن عزیز ہے ___ تم بن جینے کا حوصلہ بھی نہیں ___ نہ جانے کیوں ___ مجھے وہی لمحے عزیز ہیں جو تیری قربت میں گزر جائیں۔

وہ محبت و چاہت کی وادیوں میں کھو سا گیا تھا۔

دوسرے دن آفس جاتے ہی احمد نے راسخ کو طلب کیا۔ چند لمحوں کے بعد راسخ اندر داخل ہوا۔

بیٹھئے ___

احمد نے کہا ___

راسخ شکریہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

میری گزارش ہے۔

احمد نے پین رکھتے کرسی کا رخ راسخ کی جانب کر لیا۔

ارشاد ___

راسخ ذرا اور مؤدب ہو گیا۔

وہ یہ کہ قنوت کو کسی قسم کا بلیک میل کرنے کی کوشش

مجھے سارا علم ہے کہ چند ماہ وہ تمہاری منگیتر بھی رہی ہے ___ اس کے بعد یاقوت بن کی شادی ___ میں گزشتہ تمام حالات سے واقف ہوں۔ احمد بڑا تفصیل سے بول رہا تھا۔

راسخ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا ___ کس بے باکی سے اس نے ماضی بیان کر دیا تھا۔

یہ سب باتیں قنوت نے بتائی ہیں۔

راسخ چونک کر بولا۔

جی نہیں ___ اس گھر سے اور لوگ بھی منسلک تھے ___ ایسی باتیں چھپی نہیں رہتیں ___

احمد نے اس کے کان کھول دیئے تھے۔

بس یہی بات تھی۔

راسخ کھڑا ہو گیا۔

جی ہاں ___ احتیاط کیجئے گا ___ قنوت کو پریشان مت کیجئے گا۔ احمد نے صاف بات کہہ دی تھی ___ اور وہ دل میں نفرت و عناد کا لاوا کھولتا ہوا اٹھا اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

قنوت کی بچی تم سے تو نبٹوں گا میں ___ میرا نام بھی راسخ ہے۔ وہ دل ہی دل میں دانت پیس رہا تھا۔

شام کو واپسی پر مسز ہارون نے حامد کا خط اسے تھما دیا۔ احمد نے بنظر غور حامد کے خط کا مطالعہ کیا ___ جس میں لکھا تھا کہ فی الحال اس کا پاکستان آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس نے لندن میں فرانسیسی لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ جو اس کے لئے بہتر ثابت ہو رہی ہے۔ اخلاق و اطوار کی بہت اچھی ہے۔ اس لئے آپ جائیداد کا حساب کر کے میرے نام کی جائیداد فروخت کر دیں اور رقم میرے اکاؤنٹ میں جمع کروا دیں۔ احمد نے خط پڑھا اور واپس بند کر دیا۔

www.pdfbooksfree.pk

اب کیا کرنا چاہئے ____

مسز ہارون انتہائی صابر اور با اصول تھیں۔

وکیل سے مشورہ کیجئے امی ____

ٹھیک ہے ____

چنانچہ ____ منشی جی اور وکیل کو بلا کر جائیداد کا تخمینہ لگایا گیا۔ سیٹھ ہارون کروڑوں کی جائیداد چھوڑ کر گئے تھے۔ جائیداد کے دو حصے ہوئے لیکن جو حصہ مسز ہارون کو ملا وہ انہوں نے بیٹوں کی اجازت سے بھائی کے نام لگا دیا اور خود احمد کے ساتھ رہنے لگیں ____ حامد کے حصے کی جائیداد کے کاغذات وکیل کو دے دیئے کہ فروخت کر کے حامد کو ارسال کر دے اور احمد کا حصہ اس کے سپرد کر دیا گیا۔ ذہنی تسکین ملتے ہی مسز ہارون ناصرہ بیگم کے ساتھ قنوت کی شادی کی تاریخ پکی کرنے اس کے گھر پہنچ گئیں۔

ہمیں کچھ نہیں چاہئے ____ بہن _ صرف قنوت کی ضرورت ہے۔

مسز ہارون نے کہا۔

بہن جی کوئی بات نہ ہو ____

شفقت میاں بولے _

کچھ نہیں ہوتا ____ قنوت سے زیادہ نایاب چیز اس زمانے میں کیا ہو گی ____ وہ بھی نہیں چاہتی تھیں کہ قنوت کے ساتھ جہیز نام کی کوئی چیز ہو۔

اچھا ____ ٹھیک ہے۔

چنانچہ چند دنوں کے بعد احمد اور قنوت کی شادی بڑے تزک و احتشام کے ساتھ ہو گئی ____ احمد کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ساری کائنات پر رنگ ہی رنگ بکھر گئے ہوں۔ کاشانہ ہارون کو دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا۔ حجلہ عروسی کے لئے احمد کے کمرے کو ہی منتخب کیا گیا تھا ____ اس لئے ڈیکور ریٹیڈ سپیشل کو منتخب کیا گیا تھا جتنا کمرہ حسین اور خوبصورت تھا اس سے کہیں حسین اس میں بیٹھنے والی دلہن تھی۔

آؤ بیٹی تمہیں تمہارے کمرے میں چھوڑ آؤں۔

مسز ہارون نے مہمان خواتین کا رش چھٹ جانے کے بعد کہا۔

وہ ان کے ساتھ احمد کے کمرے میں آ گئی۔

وہ زیورات خوشبو اور پھولوں کی پوٹ بنی حجلہ عروسی میں بیٹھ گئی ____ اچانک ی نے شب کے بارہ بجائے اور وہ چونک گئی۔

احمد اندر داخل ہوا تھا۔

پھولوں کو اتار کر اس نے صوفے پر رکھا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے لفافے کو ت کے پاس لے گیا۔

غلام کو اجازت ہے۔

وہ پھولوں کی بنی ہوئی خوبصورت زنجیر کو ہٹاتے ہوئے قنوت کے پاس بیٹھ گیا اور ت نے اپنا سر گھٹنوں میں چھپا لیا۔

وہ ہنس دیا۔

اور شدید محبت اور چاہت سے احمد نے گھونگھٹ الٹ دیا ____ اور جھک کر ا کے رسیلے ہونٹوں کو چوم لیا ____ لاج سے دوہری ہو گئی ____ اور اپنے آپ خود سپردگی کے انداز میں احمد کی گود میں ہی گرا لیا ____ احمد اس عالم خود سپردگی مدہوش سا ہو گیا۔ وہ قنوت کو سینے میں چھپا لینا چاہتا تھا۔ یوں احساس ہو رہا تھا ساری کائنات اس کے دامن میں سمٹ آئی ہو۔

یہ لو قنوت ____ اپنی امانت۔

احمد نے لفافہ قنوت کی گود میں رکھ دیا۔

قنوت نے سوالیہ نظریں اٹھائیں۔

ہاں' ہاں ____ یہی میری تمام جائیداد ہے جو میں نے تمہارے نام کر دی ہے۔

ت اس شخص کے چہرے پر فرشتوں جیسا تقدس کو دیکھ رہی تھی ____ اس زمانے یوی پر اس قدر اعتماد ____

احمد ____ یہ ____

www.pdfbooksfree.pk

قنوت کی زبان گنگ ہو گئی۔

ہاں ____ قنوت ____ یہ جائیداد میری نہیں ____ تمہاری ہے ___ تم اس کی مالک ہو۔ مدت سے اس جائیداد کو تمہارا انتظار تھا۔

احمد ____ مجھے تو صرف آپ کی ضرورت ہے ____ آپ کی محبت کی ___ ورنہ میری تو تنخواہ بھی تین ہزار سے زیادہ ہے ____ میں تو سچی محبت کی متلاشی ہوں ___ قنوت نے گہری نظروں سے احمد کی جانب دیکھا۔

یہ مجھے علم ہے ____ لیکن میں جو تمہارے ساتھ زندگی کے لمحات گزارنا چاہتا ہوں ____ بغیر کسی بوجھ کے گزارنا چاہتا ہوں ____ قنوت تم میری دست راست ہو ____ آفس میں بھی تم کام کرو گی ____ میں صرف تمہیں دیکھوں گا ____ یقین کرو ____ میرا ذہن کسی ذمہ داری کا متحمل نہیں ہے ____ میرا دماغ صرف تمہارے خیالات کو برداشت کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی احمد نے قنوت کو اپنی محبت بھری آغوش میں لے کر دنیا و مافیا سے دور ہونا چاہا ____

دو روحیں ایک قالب میں ڈھل گئیں ___ اور ہمیشہ کے لئے ایک ہو گئیں۔

20

راسخ کے لئے یہ بات بڑی اذیت ناک تھی کہ قنوت کی شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی تھی جو ہر لحاظ سے اس سے افضل تھا۔ دولت، شکل و صورت، عادات و اطوار، طور طریقے سب کچھ اس سے بہتر تھا اور سب سے بڑی بات وہ لاکھوں کروڑوں کی واحد مالک تھی اور یہ جائیداد وہ تنہا ہضم کرے ____ اس کے لئے بھی راسخ کو اکثر تشویش رہتی۔ اس لئے اکثر وہ یاقوت سے کہتا۔

تمہاری بہن کس قدر خود غرض ہے۔

راسخ کے چہرے فرعونیت کا رنگ و روغن دیکھ کر یاقوت چونک گئی۔

باجی کے بارے میں کہہ رہے ہیں آپ۔

اور تمہاری کونسی بہن ہے ___ جس کے بارے میں کہوں گا۔ راسخ تلخ ہو گیا۔

ہاں جی ____ کیا خود غرضی کی ہے۔

یاقوت نے سادگی سے کہا۔

یہی کہ ساری دولت احمد نے اس کے نام کر دی ہے۔ چھ ماہ ہو گئے ہیں شادی کو اتنا نہیں کیا کہ باپ کو ہی کچھ دے ____ دراصل یہ بات قنوت کو والدین کی نظروں میں گرانے کے لئے کی گئی تھی۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ باجی ماہوار دو ڈھائی ہزار کی رقم امی کو دے جاتی ہے اور ایک لاکھ روپیہ عالی کے علاج کے لئے جمع کروا دیا ہے۔

یاقوت نے بظاہر کہہ تو دیا لیکن راسخ کو شاید اپنی توہین محسوس ہوئی۔

تو مجھ سے کیوں خفیہ رکھا گیا۔

راسخ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

معلوم نہیں ____ شاید مناسب ہی نہیں سمجھا۔

یاقوت نے راسخ کی طرف متوجہ ہوئے بغیر ہی بات کہہ دی۔

www.pdfbooksfree.pk

اتنی بڑی بات ___ اور تمہارے خاندان نے مجھ سے چھپائے رکھی۔ آخر کیوں؟ میں اس گھر کا فرد نہیں ہوں۔

وہ سیخ پا ہو گیا ___ اس کے چلانے کی آواز سن کر زینت بیگم ان کے کمرے میں داخل ہو گئیں۔

راسخ آگ بگولہ بنا کرسی پر بیٹھا تھا ___ اور یاقوت ایک طرف تپائی پر بیٹھی چھوٹے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔

اب کس بات کا جھگڑا ہے۔

زینت بیگم نے کہا۔

کوئی جھگڑا نہیں امی ___ راسخ کو یہ شکایت ہے کہ قنوت باجی جو رقم آپ کو دے رہی ہیں انہیں کیوں نہیں بتایا۔

یاقوت نے بظاہر شوہر کی حمایت میں جملے ادا کیے۔

کیا تمہیں بتاتے کہ بیٹی ہمیں خرچ دے رہی ہے ___ ہم اپنی بیماری اور ضروریات زندگی داماد کی جیب سے پورے کر رہے ہیں۔

زینت بیگم بھی اب بہت کمزور نظر آ رہی تھیں۔

یہ ہماری بے عزتی ہے کہ ہم لوگوں کے ہوتے ہوئے احمد آپ کے اخراجات پورے کرے۔

راسخ نے خون گرمانے والی بات کی تھی ___ لیکن دوسرے ہی لمحے اسے چپ ہونا پڑا جبکہ شفقت میاں لاٹھی ٹیکتے ہوئے داخل ہوئے۔

اچھا ___ تمہاری غیرت جوش میں آ رہی ہے کہ ہم احمد سے مدد لے رہے ہیں ___ قنوت ماہوار رقم ہمیں دے جاتی ہے۔

یہ مطلب نہیں ہے راسخ کا۔

زینت بیگم نے راسخ کی طرف داری میں کہا۔

یہی مطلب ہے ___ میرا اپنا بیٹا اسی شہر میں رہتے ہوئے چھ ماہ کے بعد آتا ہے۔ دکھ تکلیف کا وہ ساجھا نہیں ہے ___ اسی گھر میں رہتے ہوئے تم نے یا ماری بیوی نے ہماری خبر نہیں لی۔ عالی اس قدر بیمار ہے ___ اس کو ہر روز پتال کون لے کر جائے ___ اگر احمد لے جاتا ہے تو تمہیں کیوں برا محسوس ہوتا ہے ___ اگر قنوت دکھ سکھ میں مالی مشکلات میں ہماری مدد کرتی ہے تو تمہاری غیرت جوش کیوں آتا ہے۔

ماموں جان ___

وہ نہایت گستاخانہ انداز میں ایک دم کھڑا ہو گیا۔

داماد ہے ہمارا ___ جھگڑنا ہے اس کے ساتھ ___ آیئے ادھر ___ زینت م شفقت میاں کو کمرے سے باہر لے آئیں۔

دیکھ لیا تم نے اپنے باپ کو۔

راسخ زبردست طیش میں بولا۔

آپ کے بھی کچھ لگتے ہیں۔

یاقوت نرمی سے بولی۔

کچھ نہیں میرا ان سے رشتہ ___ شادی ہونے کے بعد ناطہ ٹوٹ گیا ہے۔

وہ اکڑ کر بولا۔

شادی ناطے جوڑتی ہے یا توڑتی ہے ___ راسخ کا لہجہ پگھلے ہوئے سیسے کی ح اس کے کان میں اتر گیا۔

مجھے کچھ نہیں معلوم۔

وہ جھنجلایا ہوا باہر نکل گیا۔

یاقوت پشیمان سی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ماضی کو کھنگالتی رہی۔

تم نے جو سوچ کر اس سے شادی کی تھی راسخ وہ نہیں ہے۔

وہ چونک گئی ___ اس کے اندر کی عورت سامنے کھڑی تھی۔

یاقوت نے دونوں آنکھیں بند کر لیں۔

www.pdfbooksfree.pk

تم نے بہن کے حق پر ڈاکہ ڈالا ____ بہن کا حق چھین لیا ____ حق چھین لیا ____ راسخ تمہارے ساتھ بھی مخلص نہیں ہے ____ راسخ مخلص نہیں ____ نہیں ہے مخلص۔

ضمیر اسے کچوکے لگاتا رہا ____ وہ تڑپتی رہی ____ اب وقت گزر چکا تھا۔

اس کی بہن اس کے بارے میں کیا سوچتی ہو گی۔ وہ اس سے بات نہیں کرتی ____ کبھی اس نے بہن کہہ کر سینے سے نہیں لگایا۔

کبھی دکھ سکھ نہیں بانٹا ____

میں مجرم ہوں ____ میں مجرم ہوں ____ وہ چکرا کر گری اور اس کے ذہن کی عمارت چکنا چور ہو گئی ____

امی ____

اس کی ایک چیخ کے ساتھ در و بام لرز گئے ____

میری بچی ____

زینت بیگم بڑی مشکل سے دوبارہ سیڑھی چڑھ کر اوپر گئیں تو یاقوت کو ویران گرا دیکھ کر اپنے حواسوں میں نہ رہیں ____ یاقوت بیٹی ____ یاقوت ____

شفقت میاں بھی آ گئے تھے۔

پانی کے چھینٹے مارو ____ ٹھیک ہو جائے گی ____ وہ پانی کی طرف بھاگیں ____ شفقت میاں نے یاقوت کا ناک بند کر دیا۔

ایک لمحہ گزرتے ہی یاقوت نے لمبا سانس لیا ____

ابو ____ آپ ____ وہ اٹھتے ہوئے _

وہ نحیف آواز میں بولی۔

کیا ہو گیا تھا ____

شفقت میاں اسے سہارا دے کر بستر تک لے گئے۔

کچھ بھی نہیں ____ بس تم گری اور ہم لوگ تمہاری طرف لپکے ____

شفقت میاں اسے ہنسانا چاہتے تھے ____

لو بیٹی پیو ____ تمہاری طاقت آئے گی۔

زینت بیگم نے گرم گرم دودھ اسے پکڑاتے ہوئے کہا۔

امی ____

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

پی لو ____ اچھا ہے ____ اتنے بچے پیدا کرنے کے بعد تم میں کیا رہا ہے۔

باپ کے سامنے یاقوت خاموش رہی ____ لیکن زینت بیگم بولتی رہیں۔

یہ تمہیں کبھی کبھی کیا ہو جاتا ہے بیٹی ____

شفقت میاں پریشان یاقوت کا زرد چہرہ دیکھ کر بولے۔

وہ میرے حواس پر بجلی گرا کر چلا جاتا ____ طعنہ زنی کرتا ہے ____ میرے جذبات پر نشتر چھوتا ہے ____ کیا کروں ____ تڑپ بھی نہیں سکتی ____

یاقوت نے سسک سسک کر اپنی جان ہلکان کر لی۔

اب برداشت تو کرنا پڑے گا۔

شفقت میاں نے محبت سے یاقوت کے بالوں پر ہاتھ رکھا۔

وہ صرف بچے پیدا کرنے والی مشین سمجھتا ہے مجھے ____ اور ان بچوں کی وجہ سے ملازمت بھی گئی۔

وہ بڑی مایوس لگ رہی تھی ____ وہ ماضی کو سینے میں دفن نہ کر سکی۔

ملازمت تو تم نے خود چھوڑ دی تھی۔

زینت بیگم نے اس کے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

کیا کرتی ____ چھ بچوں کو کون سنبھالتا ____ ملازمہ رکھنے کی اس میں سکت نہ تھی ____ وہ ہاتھوں پر سر رکھے بری طرح رو دی ____ اس کے بدن کے خفیف جھٹکے یہ احساس دلا رہے تھے کہ وہ بہت رو رہی ہے۔

زینت بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

www.pdfbooksfree.pk

رو لینے دو ___ غبار چھٹ جائے گا ___ میں دیکھ رہا تھا کہ بہت دنوں سے
یہ رونا چاہ رہی تھی ______
وہ روتی رہی _____
کچھ داغ ماضی کے، کچھ نقش حال کے اور کچھ آنے والے دنوں کے اندیشے اسے رلاتے رہے اور وہ زندگی کے دامن کو بھگوتی رہی۔ لیکن تلخیاں کم نہ ہوئیں ___ رانخ کی گھٹی سے خود غرضی کوئی نہ نکال سکا۔ لیکن پھر بھی یاقوت نے اپنی سسکیوں پر قابو پا لیا تھا۔ آنسو اب بھی بہہ رہے تھے۔

21

قنوت کی گود میں سر رکھے وہ سکون سے لیٹا تھا ____
اب کیسی طبیعت ہے۔
قنوت نے جھک کر کہا۔
احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا ____ لیکن قنوت احمد کی ناگفتہ بہ حالت کو اچھی رح جانتی تھی۔
کچھ لاؤں کھانے کے لئے _____
قنوت نے بے حد محبت کے ساتھ احمد کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر لیا۔
نہیں _____ میں تنہائی کی وحشت سے خوفزدہ ہوں۔
احمد نے تڑپ کر قنوت کے ہاتھوں کو تھام لیا۔
آپ نے رات سے کچھ نہیں کھایا _____ خدارا ____ گرم گرم دودھ کا ل گلاس ___ وہ محبت سے اسے سمجھاتی رہی ____ اور اس کے گھنے بالوں میں نگلیاں پھیرتی رہی۔
تم میرے پاس رہو ____ قنوت ____ جتنے سانس ہیں وہ تو آتے ہی رہیں ے۔
احمد ____ خدا کے لئے ایسی باتیں مت کریں _____ کیا میں ہی رہ گئی ہوں ہنے کے لئے _____
قنوت رو دی _____ مجبور اور لاچار ہو کر ____
ارے ___ یہ تو بہت قیمتی آنسو ہیں ____ انہیں میں گرنے نہیں دوں گا ___ احمد نے قنوت کے رخساروں پر لرزتے تھرکتے سفید موتیوں کو اپنے ہاتھوں کی تھیلیوں میں سمو لیا۔
احمد ____

www.pdfbooksfree.pk

قنوت نے پکارا۔

ہاں احمد _____

حسب عادت احمد نے کہا۔

ہم علاج کے لئے باہر نہیں جا سکتے _____

قنوت نے کہا۔

جا سکتے ہیں بلکہ دو مرتبہ جا چکا ہوں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے ___

ویسے بھی تم خود مختار ہو میرے سارے اختیارات آپ کے دم سے ہیں ___ خدا آپ کو صحت دے ___

قنوت نے بے حد اپنائیت سے احمد کو دیکھا _____

آہستہ آہستہ وہ ٹھیک ہو رہا تھا _____ لیکن دماغی کام کرنے کے لئے اسے ڈاکٹر وارثی نے بالکل منع کر دیا تھا۔ قنوت کمپنی اینڈ لمیٹڈ کی تمام تر ذمہ داریاں قنوت نے سنبھال لی تھیں ____ آفس بھی وہ خود اٹینڈ کرتی تھی _____ چھ سات ماہ کے قلیل عرصے میں وہ خاصی ماہر ہو چکی تھی ___ اس کے رعب و جلال کے سامنے کسی کو پر مارنے کی جرات نہ تھی ____ وہ با اصول عورت تھی۔ سارے کام کو اس نے اچھی طرح اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ کمپنی کی ساکھ کو چار چاند لگانے کے لئے اس نے ملازمین کی تنخواہوں میں دو سو روپے ماہوار کا اضافہ کر دیا تھا۔ قنوت کے اختیارات سنبھالنے سے یہ فائدہ ہوا کہ جو لوگ احمد کی بیماری سے فائدہ اٹھا کر اسے لوٹنے کی کوشش کر رہے تھے ___ ان پر گرفت سخت ہو گئی ____ اور مال بہتر سے بہتر صارفین تک پہنچتا تھا۔

احمد _____

وہ دراز بالوں کی چوٹی بنا کر پشت کی جانب پھینکتے بولی۔

یس باس ____

احمد از راہ مذاق بولا ____ وہ ویسے بھی شگفتہ شگفتہ لگ رہا تھا۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ _____

وہ ہنس دی۔

ٹھیک تو کہہ رہا ہوں ____ تم میری آفیسر ہو _____ میں تمہارا محتاج ہوں قنوت ____ تمہارے بغیر میں تہی دست ہوں ____

احمد نے ایک دم سر کو کرسی کی پشت پر گرا لیا۔

کیا ہو گیا _____

قنوت کی چھٹی حس بیدار ہو گئی۔

وہ فوراً" ٹیلی فون کی طرف بڑھی۔

ہیلو ____ ڈاکٹر وارثی _____ پلیز جلدی پہنچئے ___

ابھی پہنچا _____

ڈاکٹر وارثی نے ریسور رکھا اور کاشانہ ہارون روانہ ہو گئے۔

لیکن یہ حملہ اس قدر ظالم تھا کہ ڈاکٹر وارثی کی ہدایت کے مطابق احمد کو شہر کے سب سے بڑے ہسپتال وہاج میموریل میں داخل کروانا پڑا ____ آج کل وہاں دماغی امراض کی ٹیم بھی آئی ہوئی تھی۔ بڑے ٹیسٹ ہوئے ____ سب کے سب ڈاکٹر وارثی رکھتے جا رہے تھے _____ احمد کو بہت دن ہسپتال میں رہنا پڑا۔ وہ کمزور ہو چکا تھا۔ مسز ہارون نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا _____ ڈاکٹروں نے بیماری کو سمجھ لیا تھا لیکن اب قابو پانا خدا کے ہاتھ میں تھا۔

شام کو جب ہسپتال کی رونق میں کمی ہوئی نرس نیند کا انجکشن لگا کر جا چکی تھی۔

قنوت ڈاکٹر وارثی کے پیچھے ہی لپکی۔

ڈاکٹر ____

جی بیٹا _____

ڈاکٹر وارثی عمر رسیدہ انسان تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

خدا کے لئے بتا دیجئے ___ احمد کو کیا تکلیف ہے۔

وہ احتجاج کے انداز میں بولی۔

سن لو گی۔

ڈاکٹر نے قنوت کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔

کیوں نہیں سنوں گی ___ جب میں اسے تڑپتا دیکھ سکتی ہوں ___ تو اس کی بیماری کا نہیں سن سکتی۔

لیکن مسز ہارون کو علم نہیں ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر وارثی نے بغور قنوت کو دیکھا ___ جس کا رنگ پہلے ہی اڑ چکا تھا۔

ابھی تو میں نے بتایا بھی نہیں۔

وہ مسکرا کر بولے۔

کچھ نہیں ہوتا ڈاکٹر ___ آپ بے فکر رہیے۔

وہ مضبوط چٹان نظر آنے لگی۔

احمد کو دماغ کا کینسر ہے ___ وہ صرف دو سال زندہ رہ سکتا ہے ___ اور ڈاکٹر وارثی کی زبان گنگ ہو گئی ___ وہ آگے کچھ نہ کہہ سکے ___ اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے دوسرے کمروں میں کھو گئے۔

وہ چکرائی ___ کلیجہ اچھل کر حلق میں آ گیا ___ احمد ___ میری جان ___ آنسوؤں کی لڑی یکے بعد دیگرے اس کے سرخ رخساروں کو بھگوتی رہی ___ کہ اچانک مسز ہارون کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

بڑی مشکل سے اس نے آنسو صاف کئے۔

نماز پڑھ لی آپ نے امی جان ___ شادی کے بعد وہ ماں ہی کہنے لگی تھی۔

اس کی مسز ہارون کو بھی بہت خوشی تھی۔

ہاں بیٹی ___ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔

مسز ہارون حیران کن انداز میں بولی۔

ذرا باہر کی ہوا لینے آ گئی تھی۔

اچھا ___ آجاؤ پھر احمد کے پاس ___

احمد ابھی تک سویا ہوا تھا۔

مسز ہارون احمد کے قریب بیٹھ کر سورتیں پڑھ کر دم کرنے لگیں ___ اور قنوت افسردہ دل میں آنسو بہائے کرسی پر بیٹھ گئی ___ وہ تو رو بھی نہیں سکتی تھی۔

کیا سارے دکھ میرے حصے کے ہیں ___ وہ اسی سوچ کے ساتھ آنکھیں بند کئے نہ جانے کہاں پہنچ گئی۔

اچانک احمد نے کروٹ لی ___ لیکن قنوت کی آنکھ نہ کھلی ___

سو گئی شاید ___

احمد نے آہستہ سے ایک آنکھ کھولی اور شریر انداز میں ماں کو دیکھا۔ وہ مکمل ہوش میں تھا۔ وہ اپنی پڑھائی میں مگن تھیں۔

نصف گھنٹے کے بعد مسز ہارون نے قنوت کو پکارا ___

جی امی جان ___

وہ چونک گئی ___

تم سو جاؤ جا کر ___ میں آج رات رہ لوں گی ___

نہیں امی ___ احمد کے پاس میں ہی رہوں گی۔

وہ بغور احمد کو دیکھ کر بولی۔

ڈاکٹر وارثی نے کیا بتایا ہے۔

وہ قنوت سے بولیں۔

بس یہی سر درد ___

احمد نے کروٹ بدل کر کہہ دیا۔

ارے میرے بچے ___ اب ٹھیک تو ہو ___

مسز ہارون خوش ہوتے بولیں ___

www.pdfbooksfree.pk

ہاں امی سر درد ہی بتایا ہے۔

قنوت نے کہا۔

یہ جناب کے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں ______

احمد نے قنوت کو افسردہ دیکھ کر کہا۔

ایسے ہی ________

قنوت زبردستی ہنستے ہوئے بولی۔

ابھی تو میں زندہ ہوں ______ پگلی ______

وہ قنوت کو بغور دیکھ کر بولا۔

خدا کرے تو ہزاروں سال جیئے ______ میرے بچے ______

ماں نے احمد کی پیشانی چوم لی۔

اور وہ آنسو چھپانے کے لئے باتھ روم میں چلی گئی ____ بارش کھل کے برسی

__ کب سے رکا ہوا طوفان سب کچھ بہا کر لے گیا _____ وہ روئے تو کہاں روئے

____ چھپ چھپ کر رونا اس کی عادت بن چکی تھی۔

امی _____ بہت دیر ہو گئی _____ قنوت باہر نہیں آئی _____

احمد کب سے اس کا منتظر تھا۔

مسز ہارون اٹھ کر باتھ روم کے دروازے پر گئیں۔

بیٹی _______

آ گئی امی جان _____

وہ جلدی جلدی لباس درست کئے بالوں کو ٹھیک کئے باہر آ گئی۔

مسز ہارون نے بغور قنوت کی آنکھوں میں جھانکا۔

طبیعت ٹھیک ہے بیٹی _____

وہ پریشان سی ہو گئیں۔

ٹھیک ہوں _____

وہ مسکرائی اور احمد کے پاس چلی گئی۔

کیا بات ہے _____ آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں۔

احمد نے بغور دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے انتظار میں پھیلا دیا _____

ں پر قنوت نے اپنا نرم و نازک ہاتھ رکھ دیا۔

اگر تم اس قدر مضطرب اور بے قرار رہی تو میرا کیا بنے گا _____

احمد نے قنوت کا ہاتھ دبایا _____ اور وہ ہنس دی _____ احمد بھی ہنس دیا۔

دوسرے دن ڈاکٹر وارثی سے اجازت لئے احمد کو گھر لے جایا گیا۔ احمد کی بیماری

بہ راز میں رکھی گئی _____ ورنہ بیمار پرسی کرنے والوں نے جینا حرام کر دینا تھا

___ وہ آفس جاتی _____ سب کو یہی کہتی کہ بالکل ٹھیک ہیں احمد۔ لیکن وہ ٹھیک

ں تھا _____ بیماری دن بدن بڑھتی جا رہی تھی _____ نہ جانے احمد کو ایک دن

ہ خیال آیا۔

قنوت ______

جی ____ فائلیں بند کرتے بولی۔

ادھر آؤ _______

احمد نے پلنگ سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

آفس کا کام آفس میں کیا کرو۔

احمد نے بڑی محبت سے قنوت کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

ایک فائل تھی سائن کرنے کے لئے اور چیک کرنا تھی ____ اس لئے لے

وہ احمد کے چہرے کو بغور دیکھ کر بولی۔

ٹھیک ہے _____ تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

احمد نے بالوں کو پیشانی سے ہٹایا۔

کہئے _______

www.pdfbooksfree.pk

وہ ہمہ تن گوش ہو گئی۔

میرے ساتھ منسوب ہو کر اپنے آپ کو کوستی تو نہیں۔

احمد کو اپنا علم تھا کہ وہ بیماری کے کس دور سے گزر رہا ہے۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ ___ میں تو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت ہوں جس کا شوہر احمد ہے ___ احمد سے قیمتی چیز اس دنیا میں اور کوئی نہیں ___ وہ متبسم ہوئی ___ لیکن اس کی آنکھیں بھیگ گئیں ___ وہ قنوت کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

میں نے تمہیں کیا دیا ہے ___ دکھ خدمت اور تیمار داری ___ دکھ کے گہرے سائے اس کے چہرے پر رقص کناں تھے۔ وہ محبت کی انمٹ داستان چھوڑ جائے گا۔ قنوت بھیگی پلکوں سے احمد کے چہرے کو دیکھنے لگی ___ چند دنوں میں وہ ہڈیوں کا پنجر بن گیا تھا ___ دکھ کی ایک سلاخ اس کا سینہ چیر کر نکل گئی ___ وہ تپتے صحرا میں بے یار و مددگار کھڑی تھی ___ شدید دھوپ اور نہ کوئی سایہ دیوار' الٰہی کیا بنے گا ___ میرا تو اس بھری دنیا میں ہے بھی کوئی نہیں ___ وہ ایک دم چونک گئی ___ کلاک نے صبح کے نو بجا دیئے تھے۔

احمد ___

قنوت نے پکارا ___

جان احمد ___

احمد نے صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا ___ جسے قنوت نے تھام لیا۔

اگر آپ اجازت دیں تو آفس نہ چلی جاؤں۔

جاؤ ___ منظور کو سمجھا آؤ ___

احمد نے کہا۔

ٹھیک ہے ___

وہ جلدی سے تیار ہو کر آفس چلی گئی۔

اپنی کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے منظور صاحب کو طلب کیا۔

Yes Madam ___

منظور نے آتے ہی مؤدب لہجے میں کہا۔

آپ قنوت کمپنی اینڈ لمیٹڈ کے پرانے سمجھدار ملازم ہیں ___ اور تمام اونچ نیچ کو بھی جانتے ہیں۔

جی ہاں ___ آپ حکم تو کریں۔

منظور صاحب بڑے شستہ انداز میں بولے۔ ویسے بھی وہ شریف النفس انسان تھا۔

آپ میری عدم موجودگی میں انچارج ہوں گے۔ میں آفس آرڈر کئے جا رہی ہوں ___ قنوت نے سفید کاغذ پر انگلش میں لکھا اور کاغذ میز پر رکھ دیا۔

کیا حال ہے احمد صاحب کا۔

منظور نے کہا۔

ٹھیک ہے ___ اب شاید میں ان کو باہر ہی لے جاؤں۔

قنوت کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

خدا ان کو شفا دے ___ آفس کے بارے میں آپ بے فکر رہیں۔

Thank you ___

وہ آفس سے نکلتی ہوئی واپس چلی گئی۔

یار آج میڈم کو کیا ہوا ___ بڑی پریشان لگ رہی تھی۔

آفس کلرک نے کہا۔

احمد صاحب کے بارے میں کافی پریشان ہیں۔

منظور اپنے کمرے میں چلا گیا ___ اور وہ کلرک اپنے کام میں مصروف ہو

قنوت سیدھی ڈاکٹر وارثی کے پاس چلی گئی۔

www.pdfbooksfree.pk

آداب ڈاکٹر ____

جیتی رہو ____ بیٹھو ____

شکریہ ____

وہ ڈاکٹر کے کہنے پر سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

احمد کی سناؤ _

ڈاکٹر وارثی نے دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر کہا۔

ٹھیک ہیں ____ ویسے نقاہت بہت محسوس کر رہے ہیں __

قنوت نے کہا۔

نقاہت تو ہوگی ____ اتنی تکلیف دہ بیماری ہے۔

ڈاکٹر وارثی خود بھی پریشان تھے۔

ڈاکٹر میں چاہتی ہوں کہ ساری دنیا بک جائے ____ لیکن احمد کو اس بیماری سے نجات مل جائے ____ حزن و ملال کی پرچھائیاں قنوت کے چہرے پر پھیل گئیں۔

میں تمہارے جذبات اچھی طرح سمجھتا ہوں ____ یہ بیماری احمد کو دس سال پرانی ہے۔ دو مرتبہ لندن سے بھی علاج کروایا ہے ____ اس کا آپریشن بھی ممکن نہیں ہے۔ صرف خدا پر بھروسہ رکھو بیٹی۔

قنوت کو روتا دیکھ کر ڈاکٹر وارثی نے تسلی تشفی دی۔

میں تو اس لئے آئی تھی کہ شاید باہر لے جانے سے شفا ہو جائے۔

وہاں بھی تو یہی خدا ہے ____ پھر تمہیں بتا چکا ہوں نا احمد کے ساتھ میں خود گیا تھا۔ مسز ہارون کو اس بات کا علم نہیں ہے ____ ورنہ وہ تو سنتے ہی جان دے دیں۔

قنوت سنتی رہی۔

تو پھر ____

قنوت نے کہا۔

کوئی فائدہ نہیں باہر جانے کا ____ وہی دوایاں استعمال کرو ____ جو سروے ٹیم نے منتخب کی تھیں۔

ٹھیک ہے۔

حوصلہ رکھو ____ مریض کو اس بات کا بالکل علم نہیں ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر وارثی نے قنوت کی پشت پر تھپکی لگائی۔

یہ پل صراط ہے بیٹی ____ حوصلے اور صبر سے اس مشکل کو برداشت کرو ____ وہ رخساروں سے آنسو صاف کرتی باہر گاڑی میں چلی گئی ____ دکھوں کا آتش فشاں ایک دن پھٹے گا ضرور ____ وہ گاڑی سٹارٹ کرتی بڑی برق رفتاری سے کاشانہ ہارون پہنچ گئی۔ چند سیکنڈ میں وہ پہنچ گئی تھی۔

گاڑی پورچ میں کھڑی کئے وہ احمد کے کمرے میں ہی داخل ہوئی۔ وہ ماں کے ساتھ بڑا خوش نظر آرہا تھا۔

آؤ آؤ ____ میری بیٹی ____

مسز ہارون نے کھڑے ہو کر قنوت کو ساتھ لگا لیا۔

کیسی طبیعت ہے ____

وہ جھک کر بولی۔

بہت اچھی ____ آؤ بیٹھو ____

احمد نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے قریب قالین پر بٹھا لیا۔

اچھا بیٹا میں جاؤں ____

امی بیٹھ جائیے نا ____

قنوت نے کہا _

بیٹا میں نے وظیفہ شروع کیا ہوا ہے ____ سوچ رہی ہوں مکمل کر لوں۔

اچھا امی ____

احمد نے کہا۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ کمرے سے نکل گئیں۔

چائے لاؤں ____

قنوت نے چاہت سے پوچھا۔

ہاں طلب تو ہے ____ لیکن تم نے نہیں جانا ____ بابا کو کہو ___

وہ قنوت کے بہت قریب ہو گیا ____ جیسے کوئی انوکھی طاقت اسے چھین کر لے جائے۔

ٹھیک ہے ____ میں بابا کو کہہ آؤں _

قنوت نے خوبصورت چہرہ پھیر کر احمد کو کہا۔

کال بل نہیں ہے۔

احمد نے کال بل کی طرف اشارہ کیا۔

ٹھیک ہے ____

قنوت نے ہنس کر بل پر انگلی رکھ دی۔

جی بیٹا ____

بوڑھا خانساماں ہاتھ صاف کرتا داخل ہوا۔

بابا کرم دین ____ اپنا کوئی شاگرد رکھ لو ____ تم اب بوڑھے ہو گئے ہو۔

میں تو آپ کا غلام ہوں سرکار ____ لوگ تو بوڑھے ناکارہ لوگوں کو نکال دیتے ہیں، لیکن بیٹا اور بڑی بیگم صاحبہ نے کہا کہ میں بھی کام کروں اور کوئی اپنے ساتھ رکھ لوں ____ وہ کام بھی سیکھ جائے گا ____ اور مجھے بھی بے روزگاری نہ ہو گی۔

بوڑھا کرم دین احسان مندی کے بوجھ تلے دبا جا رہا تھا۔

پھر کیا کیا بابا۔

قنوت نے کہا۔

کل سے میرا پوتا میرے ساتھ کام کر رہا ہے سرکار ____ بیگم صاحبہ نے تو

اس کی تنخواہ بھی مقرر کر دی ____ اور بیٹا نے میری تنخواہ بھی اور بڑھا دی ____ بلکہ میں گھر بھی بیٹھ جاؤں تو پینشن ملے گی۔

اچھا ____ احمد کھل کر ہنس دیا ____ ہنستا ہوا وہ کتنا اچھا اور شوہٹ لگ رہا تھا۔

قنوت نے محبت سے بھرپور نظر احمد پر ڈالی۔

ارے واہ ____ اچھی آفیسر ہیں ہماری بیگم صاحبہ ____ کمال کی چیز ہیں ____ وہ قنوت کے قریب صوفے سے اتر کر قالین پر بیٹھ گیا۔

جاؤں سرکار ____

ہاں بابا اچھی سی چائے لاؤ ____ اور شامی بھی لیتے آنا ____

بہتر سرکار ____

بوڑھا کمرے سے نکل گیا۔

قنوت ____

احمد نے پکارا ____ جیسے وہ کوسوں کے فاصلے سے بول رہا ہو۔

جی ____

قنوت نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

طبیعت ٹھیک ہے _

ٹھیک ہوں ____ ہماری شادی کو کتنا عرصہ ہوا ____

احمد نے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

سال ہونے میں ایک ماہ باقی ہے۔

قنوت نے کہا۔

سالگرہ بڑے تزک و احتشام سے ہونی چاہیے۔

احمد نے اپنے ایک بازو کو قنوت کے نازک بدن کے گرد حمائل کر دیا۔

ایسا ہی ہو گا ____

www.pdfbooksfree.pk

وہ اپنا چہرہ احمد کے سینے میں چھپاتے بولی۔

دوسری سالگرہ پر شاید میں زندہ رہوں یا نہ رہوں۔

احمد _____ قنوت نے اسے اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا ____

ایسی بات نہ کیا کریں ____ آپ زندہ رہیں گے ____ میرے لئے ____ صرف میرے لئے ____ خدا آپ کو میرا جیون بھی دے دے ____ کائنات کی خوبصورتی اور یہ رعنائی دلفریبی صرف آپ کے دم سے ہے۔

قنوت نے احمد کو یوں لپٹا لیا ____ جیسے اپنی پلکوں میں ڈھانپ لینا چاہتی ہو۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے احمد کے وجود کو گرم ہوا کا جھونکا بھی مس کرے۔ احمد نے اس کی پیشانی پر محبت کا طویل بوسہ ثبت کر دیا ____ اور قنوت نے احمد کے دونوں ہاتھوں کو چوم لیا۔

ہمیں تم سے بہت پیار ہے قنوت _____

ہمیں اعتبار ہے۔

قنوت ہنس دی۔

چائے لے آیا ہوں سرکار۔

بوڑھے کرم دین نے دروازے میں کہا۔

لے آؤ بابا ______

وہ پرسکون سے محتاط انداز میں مسکراتے ہوئے بیٹھ گئے۔

کرم دین ٹرالی میں چیزیں نکال کر قالین پر رکھنے لگا۔

بابا یہ چائے اور شامی کباب امی کو ان کے کمرے میں دے آؤ۔

وہ بوڑھے کرم دین کو چھوٹی پلیٹ میں شامی کباب اور کپ چائے کا پکڑاتے بولی۔

ٹھیک بی بی۔

کرم دین چلا گیا۔

قنوت نے چائے بنا کر احمد کے سامنے رکھ دی اور دوسرا کپ خود لے لیا۔

لیجئے _______

وہ کبابوں کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

احمد بڑی چاہت سے کباب کھانے لگا ____ شامی کباب اس کی مرغوب غذا تھی۔

اچانک قنوت نے دیکھا ___ وہ کھاتے کھاتے اداس ہو گیا تھا۔

کیا بات ہے _____

قنوت نے کپ واپس پلیٹ میں رکھ دیا۔

میں سوچ رہا ہوں _____

احمد نے بھی کپ رکھ دیا۔

کیا _______

قنوت سن سی ہو گئی۔

احمد نے معنی خیز نظریں قنوت کے چہرے پر ڈالیں _____

احمد کہئے نا ___ کیا بات ہے۔

قنوت خود حواس باختہ سی ہو گئی۔

میری ماں میرے بعد زندہ نہیں رہے گی ____ اگر زندہ رہ گئی تو اس کا خیال رکھنا۔

احمد کے الفاظ میں حد درجہ محرومیت کا احساس غالب تھا۔ وہ اس دنیا سے تشنہ کام جا رہا تھا۔ قنوت کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں ____ باوجود برداشت کے بھی سوتے پھوٹ پڑے۔ وہ بری طرح رو دی ____ جسم کے خفیف جھٹکے اس بات کا احساس دلا رہے تھے کہ وہ بہت بری طرح رو رہی ہے۔

ارے ____ دیوانی ہو گئی ہو ____ ادھر دیکھو ____

احمد نے قنوت کو ساتھ لگا لیا۔

تم نے تو بڑا صبر آزما سفر اختیار کرنا ہے ____ ابھی سے دل کیوں چھوڑ بیٹھی

www.pdfbooksfree.pk

ہو ____ احمد نے قنوت کو اپنے ساتھ بھینچ لیا۔

لیکن وہ اس کے ہی سینے میں منہ چھپا کر سسکتی رہی ____

اچھا چلو معاف کر دو ____ آئندہ کوئی ایسی بات نہیں کرتا ____

احمد نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے۔

قنوت نے احمد کے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا لیا ____

____ بس بھئی بس ____

تم تو بڑی بہادر عورت ہو ____

وہ بڑی شفقت سے قنوت کے الجھے بال درست کرنے لگا۔ اپنے رومال سے احمد نے قنوت کے آنسو صاف کیے۔ وہ اسی طرح سوگوار ماحول میں چائے پینے لگے۔

احمد ____ ایک دلدوز چیخ بلند ہوئی ____ احمد نے قنوت کی گود میں دم توڑ دیا ____ کیا ہو گیا ____ مسز ہارون بھاگ کر آئیں ____ میرے بچے ____ تم چھوڑ گئے ہو ____ مجھے ___ قنوت کو ____ میں نہیں رہوں گی تمہارے بغیر ____ وہ دھڑام سے گریں ____ اور دوبارہ نہ اٹھ سکیں ____ چند لمحوں میں دو جنازے ____ کائنات رو پڑی ____ آسمان رشک بار ہو گیا ____ زمین تھرا اٹھی ____ کوٹھی کے در و بام لرز اٹھے ____ احمد کی جواں سال موت نے ایک کہرام سا مچا دیا ____ کونسی آنکھ تھی جو اشک بار نہ تھی۔ حامد کو بھی اطلاع کر دی تھی۔ سارا شہر امڈ آیا تھا ____ انسانوں کا ایک سیلاب تھا جو کاشانہ ہارون میں طوفان برپا کر رہا تھا ____ قنوت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ ماں، بیٹا دونوں کی تجہیز و تکفین کے کام منشی جی بڑے احسن طریقے سے کر رہے تھے بلکہ ہر قسم کی ذمہ داری وکیل صاحب اور منشی جی نے ملازمین کے ساتھ اپنے سر لے لی تھی۔ سوائے قنوت کے اور کون تھا گھر میں _ لیکن قنوت کو ابھی ہوش نہیں تھا ____ وہ سکتہ کے عالم میں بیٹھی چاروں جانب تکے جا رہی تھی ____ اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کیا کرے ____ سوچ و بچار عقل و خرد کی تمام تر صلاحیتیں معدوم ہو چکی تھیں ____ بس وہ سب عزیز رشتہ دار واقف کاروں کو دیکھے جا رہی تھی۔ ناصرہ بیگم بھی اہل و عیال کے ساتھ پہنچ گئیں تھیں ____ ہر ایک ذی روح کی زبان پر احمد کی جوانی کا ذکر تھا ____ اور ممتا کی عظمت کی باتیں تھیں۔

بس سب کچھ قنوت کا ہی تو ہے۔

ایک عورت مجمعے سے بولی۔

ہے کیا وہ مرن جوگا تو ایک سال پہلے ہی اس کے نام لگا گیا تھا۔

دوسری عورت نے قیاس دوڑایا۔

ویسے میاں بیوی میں محبت بہت تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

ایک نوجوان لڑکی نے کہا۔

محبت کیسے نہ ہوتی ___ عیش کرواتا تھا ___ پیروں میں نوٹ رولتی تھی قنوت ___ چپ کرو خدا کے لئے ___ یہ بات کرو ___ میری قنوت کس طرح جیئے گی ___ یہ صدمہ کس طرح برداشت کرے گی۔

زینت بیگم چیخ کر بولیں ___ اور وہ عورتیں ایک دم چپ ہو گئیں۔

اس کی بیٹی ہے نا ___

ایک بوڑھی عورت نے کہا۔

اچھا ___ ماں جو ہوئی ___ جوان بیٹی ___ بیوہ ہو گئی ___ بہت صدمے کی بات ہے۔

ماں بیٹے کا جنازہ ایک ساتھ اٹھایا گیا۔

ہر آنکھ سے اشک رواں تھے ___ کاشانہ ہارون کی ہر چیز پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ سوئم کے بعد تمام رشتہ دار عزیز چلے گئے تھے ___ صرف ناصرہ بیگم ابھی تک بمعہ اہل و عیال مقیم تھیں ___ یا پھر راسخ بمعہ بچوں کے موجود تھا۔ حامد بھی سوئم کی صبح پہنچ گیا تھا ___ ساتھ اس کی فرانسیسی بیوی بھی تھی ___ قنوت سے مل کر وہ بہت خوش ہوئے۔ حامد احمد کی موت پر تڑپ اٹھا ___ ماں کی یاد اسے ستانے لگی ___ وہ بہت دیر تک روتا رہا ___ جب فرانڈا نے اسے تسلی تشفی دی ___ قنوت سے ہمدردانہ گفتگو کرنے کے بعد وہ تیسرے دن لندن روانہ ہو گیا ___ وہ رہ کر کرتا بھی کیا۔ دو بچے چھوڑ کر آیا تھا ___ دونوں لڑکے ہی تھے۔ قنوت نے جاتے ہوئے بچوں کو پیار بھیجا ___ اور خود برباد شکستہ سی احمد کے کمرے میں آ گئی۔

چند دن گزر چکے تھے ___ ناصرہ بیگم بھی رخصت ہو گئی تھیں ___ لیکن راسخ بمعہ بیوی بچوں کے موجود تھا۔ قنوت کو راسخ کی صورت سے نفرت تھی۔

یہ اب یہاں کس لئے ٹھہرے ہوئے ہیں اپنے گھر کیوں نہیں جاتے۔

وہ قریب بیٹھی ملازمہ شریفاں سے بولی۔

معلوم نہیں بی بی ___ ویسے ان کا جانے کا پروگرام بھی نہیں ہے۔

شریفاں سمجھدار عورت تھی۔

خیر تم دوپہر کا کھانا کھلاؤ ___ میں یاقوت سے بات کرتی ہوں ___ کھانا نے کے بعد یاقوت قنوت کے پاس ہی آ گئی۔

اچھا باجی ہمیں اجازت دو۔

خدا کا شکر ہے وہ خود ہی جانے کے لئے تیار تھی۔

تمہارا شوہر کہاں ہے۔

قنوت نے اس کا نام لینا بھی چھوڑ دیا تھا۔

باہر ہی گئے ہیں ___ خیر ہم تو جا رہے ہیں۔

ٹھیک ہے ___

یاقوت بچوں کو لے کر رخصت ہو گئی۔ شام چار بجے راسخ نے گھر میں قدم رکھا اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔

تمہیں کس نے کہا تھا آنے کے لئے

وہ آگ بگولہ ہوا جا رہا تھا۔

تو کیا وہیں رہنے کا ارادہ تھا۔

یاقوت بھی برجستہ جواب کے ساتھ بولی۔

رہنے کی بات نہیں ___ اب وہ اکیلی تھی ___ اگر بچے چند دن اس کے رہ جاتے تو ٹھیک تھا۔

راسخ معنی خیز انداز اپناتے بولا۔

ایک تو وہ پریشان ہے ___ دوسرا بچوں کی ہنگامہ آرائی میں اور پریشان کرتی ہے۔ یاقوت کو شوہر کی خود پرستی کا علم تھا۔

ہا ___ بہت دکھ ہے بہن ہے ___ میں جانتا ہوں ___ تمہیں کتنا ... بہن کا

www.pdfbooksfree.pk

وہ گزرے وقت کو اب طعنہ کے روپ میں دیکھ رہا تھا۔

یاقوت ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھی ___ اور سچ اس کی زبان پر آہی گیا۔

اس احساس میں تم بھی شریک ہو ___ آخر وہ تمہاری منگیتر تھی۔

یاقوت نے سیخ پا ہوتے حقیقت کا تیر کھینچ مارا ___ جو سیدھا راسخ کے خود غرض ماضی کو بے نقاب کر گیا۔

اچھا یہ بات ہے ___ بہت زبان کھل گئی ہے تمہاری ___ میں آئندہ برداشت نہیں کروں گا۔

ماما ___ کیوں لڑتے رہتے ہیں آپ ___

سب سے بڑی لڑکی نے یاقوت سے کہا۔

اپنے باپ کو سمجھاؤ ___ جو فتنہ کھڑا کرتا ہے۔

یاقوت نے کہا۔

میں فتنہ پرواز ہوں ___

راسخ نے آنکھیں پھلا دیں۔

یہ میں نے کب کہا۔

یاقوت کمرے میں چلی گئی ___ اور وہ پاؤں پٹختا ہوا باہر نکل گیا۔

قنوت بیٹی ___ کیسی تھی ___ تم آگئیں ۔

زینت بیگم اس کے کمرے میں آتے ہوئے بولیں۔

ٹھیک تھی۔

ارے تم رو رہی ہو۔

زینت بیگم اس کی آواز سے محسوس کرتے ہوئے کہنے لگیں۔

نہیں ___

یاقوت نے آنسو صاف کئے۔

یہ تو ہر روز کی بات ہے بیٹی ___ خواہ مخواہ اپنا خون جلانے سے کوئی فائدہ

ہیا ہے۔

تمہیں آنے سے پہلے اس سے اجازت لینی چاہئے تھی۔

زینت بیگم بیٹی کو سمجھانے لگیں۔

اپنے گھر آنے کے لئے بھی اجازت کی ضرورت ہے۔

یاقوت پلٹ کر بولی۔ اسے ماں کی بات سے بھی اختلاف تھا۔

عورت کا کوئی گھر نہیں ہوتا بیٹی ___ سب گھر مردوں کے ہیں ___ باپ کا ہر کا بھائی کا زینت بیگم نے درست بات کہی تھی۔ پہلے وہ شوہر کے گھر میں تھی ___ اب وہ باپ کے گھر میں تھی۔

آئندہ راسخ کی کسی بات سے انحراف نہ کرنا بیٹی ___ تمہارا باپ قنوت کا مہ نہیں سکتا ___ وہ قنوت کی بربادی پر دن رات روتا رہتا ہے _ وہ قنوت ے جتنا پیار کرتا تھا۔ قنوت نے اس قدر ہی دکھ اٹھائے ہیں۔ زینت بیگم نے آنسو اف کئے۔

یاقوت نے بھی آنکھیں صاف کر لیں ___ بہن کی بربادی تو اس نے شروع تھی۔ یہ غلطی ساری زندگی اسے اذیت دیتی رہے گی۔ ضمیر کی خلش اسے سکون لینے دے رہی اور دوسری طرف اس کے شوہر کی پذیرائی کرنی پڑتی ہے جو اس م میں برابر کا شریک ہے ___ چلو اگر میں ہی بہک گئی تھی تو راسخ خود سیدھے تے پر چلتا ___ قنوت باجی میں کس چیز کی کمی تھی ___ صرف عیاشی پسند نہ ئی تھی۔

کیا سوچ رہی ہو ___ سوچنے سے کچھ نہیں ہو گا ___ خواہ مخواہ تمہاری ت خراب ہو گی۔ اوپر سے یہ بچے کون سنبھالے گا ___ آجکل کے شوہروں کو ب و چوبند اور چست بیویاں اچھی لگتی ہیں ___ بیمار بیوی کو چھوڑ کر دوسری کر تے ہیں ___ زینت بیگم اسے سمجھاتی رہیں ___ وہ سنتی رہی ___

آپ درست کہتی ہیں امی ___ راسخ بھی انہیں مردوں میں ایک مرد ہے۔

یاقوت کی آواز دل سے نکلی۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ ماں کی نصیحتوں کو بغور سن کر خاموش ہو گئی ____ اگر اس نے قنوت کو دکھ دیا تھا تو احمد تو زندہ رہتا ____ احمد کی موت کے بعد ضمیر کی خلش اور بڑھ گئی ہے۔ سکون نام کی کوئی چیز اس کے پاس نہیں رہی۔

بھابی کھانا دو ____

نہ جانے کہاں سے آوارہ گردی کرتا ہوا آیا تھا تبریز ____ جو ابھی تک میٹرک نہیں کر سکا تھا۔ وہ اٹھی اور خاموش طشتری میں کھانا لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ کیا پکایا ہے ____ شلجم ___ میں نہیں کھاتا ____

بڑی ناگواری سے تبریز نے پلیٹ پرے کھسکا دی۔

اس میں گوشت بھی ہے بیٹا۔

زینت بیگم نے تبریز کی توجہ گوشت کی طرف دلائی۔ لیکن یاقوت جا چکی تھی۔

نظر آرہا ہے ممانی ____

وہ اٹھ گیا ____

ارے بیٹھو نا ____ یاقوت ____ انڈے بنا دو۔

زینت بیگم ماحول کو خراب کرنا نہیں چاہتی تھیں۔

یاقوت بادل نخواستہ کچن میں انڈے بنانے چل دی۔

بیٹے گھر میں بیٹھا کرو ____ پڑھا کرو ____ تمہارے امتحان قریب ہیں۔

کیا کروں گا پڑھ کر ____ کونسا ڈپٹی لگ جاؤں گا۔

وہ بڑی نفرت سے بولا۔

ارے بیٹا علم بڑی اچھی چیز ہے ___ اعلیٰ تعلیم انسان کو آسمانوں کی بلندیوں تک لے جاتی ہے۔

زینت بیگم بولتی رہیں اور وہ سنتا رہا۔ لیکن وہ چکنا گھڑا تھا۔ اسے ایسی ویسی نصیحتوں سے کوئی سروکار نہیں تھا ___ اس کے امتحان آئے اور گزر گئے۔ اس نے امتحان ہی نہ دیا۔

راسخ نے آج اس سے بات کی۔

تبریز ____

جی بھائی جان ____

نوکری کرو گے۔

نہیں ____

وہ بڑی بے حسی سے بولا۔

نہیں ___ کیا مطلب ہے تمہارا ____

راسخ حیران رہ گیا۔

میں کوئی کاروبار کروں گا۔

تبریز راسخ کے چہرے کو گھورتا ہوا بولا۔

کیسا کاروبار ____

جیسا آپ مناسب سمجھیں۔

تبریز اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ہوں ____

راسخ نے کرسی سے ٹیک لگا لی۔

احمد کو انتقال کئے سات آٹھ ماہ گزر گئے تھے ___ وہ تن تنہا حالات کا مقابلہ رہی تھی۔ وہ بہاروں میں لٹ گئی تھی ____ ساحل پہ سفینہ ڈوب گیا تھا اس کا۔ کا شریک سفر ____ اس کا ہمراز احمد کس موڑ پہ جدا ہو گیا تھا۔ اس نے سوچا بھی تھا کہ احمد اس طرح چلا جائے گا۔ ڈاکٹر کہتے تھے ____ لیکن وہ یقین نہ کرتی تھی۔ کو بھی پتہ تھا کہ اس کی موت یقینی ہے ____ اسے دماغ کا کینسر تھا اور وہ کسی بھی چھٹ سکتا تھا ____ سو وہ اسے بھری دنیا میں تنہا چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ اس لئے اتنی دولت چھوڑ گیا تھا کہ وہ قیامت تک کھاتی رہے تو ختم نہیں ہو سکتی یوں لگتا تھا کہ احمد نور کا پرتو تھا ____ ذرا سی دیر میں روشن ہوا اور غائب ہو ____ شام کے سائے ڈھل رہے تھے ____ وہ تنہا لان میں بیٹھی چائے پی رہی کہ ملازم نے منظور کے آنے کی اطلاع دی۔

www.pdfbooksfree.pk

بہتر سرکار ____

ملازم چلا گیا ____

چند لمحوں میں منظور مودب سا لان میں داخل ہوا۔

آیئے آیئے منظور صاحب ____ تشریف رکھیئے ____

شکریہ ____

منظور شکریہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

کیسے ہیں آپ ___

قنوت نے منظور صاحب کے لئے چائے بنائی۔

لیجئے چائے ___ وہ پیالی منظور کے سامنے رکھتے بولی۔

جسے منظور نے شکریہ کے ساتھ پکڑ لیا۔

کیسے تشریف لائے تھے آپ ___

قنوت نے کہا۔

میں آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں ___ آپ آفس میں آجایئے ___ آپ ___ اپنا کام سنبھالئے۔

منظور عاجزانہ لہجے میں بول رہے تھے۔

تھک گئے آپ ____

وہ متبسم سی ہوئی۔

نہیں میڈم میں تھکا نہیں ہوں ____ کچھ لوگ ایسے ہیں جو کام کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں۔

منظور نے پراسرار سی بات کی تھی ___ لیکن قنوت ایسی کوڑھ مغز نہ تھی جو سمجھ نہ سکی۔

ٹھیک ہے ___ میں انشاء اللہ پندرہ جنوری کو دفتر جوائن کر لوں گی۔

بہت شکریہ آپ کا ___ میری بہت پریشانی حل ہو گئی ہے۔

چنانچہ وہ پندرہ جنوری کو دفتر پہنچ گئی۔ سفید ساڑھی میں ... سیاہ

ن کے اندر آتے ہی تمام لوگ کھڑے ہوئے ___ وہ جواب دیتی ہوئی اپنے کمرے ں داخل ہوئی ہمیشہ کی طرح اس کا آفس مکمل طور پر صاف کیا گیا تھا _ وہ اپنی کرسی یٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی کئی لوگ احمد کی تعزیت کے لئے داخل ہوئے ___ ت نے ان سے فردا" فردا" افسوس کیا ___ لیکن اس نے محسوس کیا کہ کسی بھی ن راسخ اس کے سامنے نہیں آیا۔

سب لوگ چلے گئے۔

منظور صاحب آپ ٹھہریئے۔

وہ رکتے ہوئے بولی۔

جی بہتر ____

منظور صاحب ٹھہر گئے _

منظور صاحب ___ تمام اکاؤنٹ چیک کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ پنی کے حساب میں بہت روپیہ ہے ___ کمپنی بڑے عروج پر جا رہی ہے۔

اللہ کا شکر ہے میڈم ____ یہ سب آپ کی محنتوں کا نچوڑ ہے۔

وہ ہنس دی۔

اب میرے لئے کیا حکم ہے۔

منظور صاحب مودب انداز میں بولے۔

آپ نے تمام ملازمین کو عید پر نصف تنخواہ عیدی کے طور پر دینی ہے ___ ملازمین کی بیسک پے میں 10 فیصدی تنخواہ میں اضافہ کر دیا جائے اور اس اضافے نام احمد فنڈ ہو گا۔

جی ___ اتنا فائدہ _

منظور بے حد خوش نظر آرہا تھا ___ اس نے جاتے ہی خوش خبری تمام زمین کو سنائی تو سب لوگ بہت خوش بلکہ نعروں کی آوازیں آنے لگیں۔

سیٹھ احمد زندہ باد ___ تا قیامت زندہ باد

وہ سنتی رہی ___ اور آنسو لڑھک لڑھک کر اس کا سینہ بھگوتے رہے۔

احمد تم زندہ رہو ___ صرف میری نظروں سے اوجھل ہو گئے ہو وہ

www.pdfbooksfree.pk

آنکھیں بند کئے سوچتی رہی ___

منظور صاحب ___ کیا حال ہے۔

راسخ پشت سے آکر بولا۔

یہ آنے کا وقت ہے راسخ صاحب۔

منظور صاحب نے کہا۔

اپنا تو یہی وقت ہے ___ اور اسی وقت آئیں گے۔

راسخ کی آنکھوں میں شیطانیت ناچ رہی تھی ___ وہ تفرقہ ڈالنے پر آمادہ تھا۔

اب پہلے والی بات نہیں ہے ___ ہم کو با اصول رہنا چاہئے۔

منظور صاحب کے قریب بیٹھے دوسرے کلرک نے کہا۔

ارے واہ ___ تم تو بڑے با اصول بن رہے ہو ___ یہ میں کیا سن رہا ہوں

راسخ نے اسے طنزاً" چوٹ کی۔

میڈم نے اور تنخواہ بڑھا دی اور عیدی بھی دینے کا اعلان کیا ہے۔

کلرک نے کہا۔

اچھا ___ اسی لئے میڈم کے گیت گا رہے ہو ___ خوشامدی ___ راسخ نے حقارت سے کہا۔

بکواس نہ کرو ___ خوشامدی تم خود ہو ___ احسان فراموش کلرک مہدی بری طرح گرم ہو گیا۔

احسان ہو گا تم پر ___ کام کرتے ہیں ___ اللہ واسطے نہیں لیتے تنخواہ ___ راسخ نے بالوں کو جھٹکا۔

اچھا بابا ___ جاؤ معاف کر دو ___ کھانے کو مت دوڑو ___ بوڑھے صدیق صاحب نے بیچ بچاؤ کروا دیا۔

سب اپنی اپنی میزوں کے پاس چلے گئے ___ اور منظور صاحب بھی کام کرنے لگے۔ لیکن وہ کمپنی کے خیر خواہ لوگوں میں سے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کمپنی کی عزت پر حرف آئے۔

لیکن راسخ کے لئے یہ بات تکلیف دہ بھی تھی کہ وہ کیسے قنوت کے نیچے یا ماتحت رہ سکتا تھا۔

آج اسی وجہ سے یاقوت سے بھی بری طرح ہم کلام تھا۔ وہ اب دائرہ تہذیب سے نکل چکا تھا۔ یاقوت نے دیکھا صبح کے نو بج چکے تھے۔ راسخ ابھی تک بستر پر تھا۔

راسخ آفس جانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

یاقوت نے لحاف کو کھینچا۔

چھٹی ہے تین دن کی۔

وہ کروٹ بدل کر بولا۔

چھٹی؟ ___ لیکن کس لئے ___

یاقوت نے پھر راسخ کو جھنجھوڑا ___

تمہیں بتانا ضروری ہے ___ میری مرضی چھٹی لوں یا نہ لوں ___

وہ اچک کر بڑے غصیلے انداز میں بیٹھ گیا۔

اس میں خفگی کی کونسی بات ہے ___ میری طرف سے چاہے ہمیشہ چھٹی پہ رہو ___ یاقوت اب اچھے جواب دینے لگ گئی تھی۔

اپنی زبان قابو میں رکھا کرو ___ ورنہ نقصان اٹھاؤ گی ___

راسخ جوتا گھسیٹتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ہنہ ___ یاقوت زبردست غصے کو قابو میں کرتی دوسری سمت کام میں لگ گئی۔ وہ کچن میں ناشتہ تیار کر رہی تھی۔

راسخ اچھی طرح تیار ہو کر دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہوتے بولا۔

میں جا رہا ہوں۔

ناشتہ نہیں کرنا۔

یاقوت چونک گئی۔

نہیں ___ بازار سے کھا لوں گا۔

بازار کا زیادہ اچھا ہوتا ہے کیا؟

www.pdfbooksfree.pk

یاقوت نے پلٹ کر کہا۔

بکواس مت کرو ___ بحث کی تمہیں عادت پڑ گئی ہے۔

لیکن یاقوت نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔

وہ ٹھک ٹھک کرتا زمین کو روندتا ہوا باہر نکل گیا۔

بھوک اسے ستا رہی تھی ___ شیزان ہوٹل میں ٹھاٹھ سے ناشتہ کیا ___ اور خوب سیر ہونے کے بعد سیدھا آفس پہنچ گیا۔

اسلام علیکم ___

وہ داخل ہوتے بولا۔

سب لوگ چونکے ____ منظور صاحب نے گردن گھما کر کلاک کی طرف دیکھا۔

کلاک ساڑھے گیارہ بجا رہا ہے۔

چھٹی کروانے آئے ہو یا چھٹی کرنے آئے ہو۔

منظور صاحب نے چوٹ کی۔

فی الحال تو میں خود چھٹی کروں گا۔

ٹھیک ہے ____

منظور کام میں مصروف ہو گئے۔

کہاں ہے تمہاری میڈم صاحبہ ____

وہ بڑی طنز سے بولا۔

آفس میں ___ جاؤ گے ____

منظور نے کہا۔

بالکل ____

وہ سیدھا ہو کر کالر درست کرنے لگا۔

تو جاؤ ___ مگر دھیان سے ___ غصے میں ہیں وہ ___ منظور نے کہا۔

کس نے غصہ دلایا محترمہ کو ____

وہ گردن جھکا کر بڑے عجیب انداز سے بولا۔

آپ نے ____

منظور صاحب صاف گوئی کے عادی تھے۔

میں نے ___ وہ پھر پلٹ آیا۔

ارے جا بابا ___ کام کرنے دے ___ تو نے تو اپنے حصے کا کام نہ کیا ہے رہا ہے ___ منظور صاحب کو غصہ آ گیا۔

تو کیا تیرا باپ کر جاتا ہے۔

راغ مرنے مارنے پر تل گیا۔

ارے بس ___ کام نہ تیرا باپ کرتا ہے نہ ہمارا ___ ہم سب تمہارا کام بانٹ لیتے ہیں۔ دوسری سمت جاوید نامی شخص نے اس کو پکڑ لیا۔ جو آفس میں ہی کرتا تھا۔

ابے جا ____

منظور صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر آفس سے باہر چلے گئے۔

ارے یار تمہیں کیا ہو گیا ہے ___ ہر وقت لڑنے مارنے پر تلے رہتے ہو۔

جاوید نے کہا۔

تم نہیں دیکھ رہے ___ جب بھی بات کرے گا ___ کڑوی کرے گا ___ کس کے بل بوتے پر اکڑ دکھاتا ہے ___ میں جانتا ہوں ___ وہ زبردست مٹھیاں بھینچ کر بولا۔

ایسا خیال دل میں نہیں لانا چاہئے ___ میڈم تو بہت نیک خاتون ہیں ___ منظور صاحب بھی برے نہیں ہیں۔

اپنے پراگندہ خیالات کو جھٹک کر وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا ___ لیکن اس کے نفرت و حقارت کا طوفان برپا تھا۔ اس کے اختیار میں ہوتا تو ساری فرم کو آگ لگا

www.pdfbooksfree.pk

دیتا۔ وہ اپنی سیٹ پر بھناتا ہوا بیٹھا تھا۔ جاوید پھر اٹھ کر اس کے پاس گیا۔

جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو ___ وہ سلجھے ہوئے طریقے سے پیش کرو ___ یوں اس طرح جذبات میں اپنے آپ کو جھنجھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جاوید نے بات صحیح کہی تھی۔

لیکن وہ کس طرح قنوت کو جھکا سکتا تھا۔ اپنی انا کی خاطر تو وہ کچھ بھی داؤ پر لگا سکتا تھا۔ ایک گھنٹہ وہ سیٹ پر بیٹھا پھر وہ چلا گیا۔ سارے دن کی رپورٹ مانگنے کے بعد منظور صاحب نے صاف بات کہہ دی۔

میڈم صاحبہ ___ وہ شخص کام نہیں کر سکتا۔

کون شخص؟

قنوت نے عینک کے شیشوں میں سے گھورا ___ مسلسل گریہ زاری سے اس کی نظر پر بھی اثر پڑ گیا تھا۔

راسخ ___

منظور صاحب آہستہ سے بولے۔

ہوں ___

قنوت نے عینک اتار کر سامنے ٹیبل کے شیشے پر رکھی۔

آپ نے پوچھا کہ وہ کام کیوں نہیں کر سکتا۔

وہ اس وقت بڑی بردبار نظر آ رہی تھی۔

میں اس سے بہت بے عزتی کروا چکا ہوں۔

منظور صاحب مغموم سے بولے۔

میں آج بھی ہنگامہ سن رہی تھی ___ بلکہ ہر روز سنتی ہوں ___ منظور صاحب خاموش رہے۔

آپ پرانے لوگوں کو بلا لیجئے نا ___ بات ہو جاتی ہے ___ جاوید صاحب کو بھی بلا لیں ___ معلوم ہو جائے گا کہ راسخ صاحب کیا چاہتے ہیں۔

چنانچہ آفس میں دس بارہ پرانے سمجھدار لوگ اکٹھے ہو گئے۔

بڑے مؤدب طریقے سے قنوت نے انہیں صوفوں پر بیٹھنے کو کہا۔

تشریف رکھیئے آپ۔

وہ بھی کرسی کا رخ موڑ کر ان لوگوں کی طرف ہی ہو گئی۔

کیا حال ہے عید کی تیاری کر رہے ہیں آپ لوگ ___

وہ ہنس کر ملازمین سے کہنے لگی ___ ورنہ ہنسی تو اس سے روٹھ گئی تھی وہ تو مسکرانا بھی بھول گئی تھی۔

اللہ کا شکر ہے ___ یہ ساری عید تو آپ ہی کے دم سے ہے۔

اصغر صاحب بولے۔

یہ نصف تنخواہ تو عیدی کے طور پر یا عید کا بونس سمجھ لیجئے ___ اس ماہ کی پوری تنخواہ آپ کو پہلی یا دوسری کو مل جائے گی۔

او Very Good ___ زندہ باد مسز احمد ___ زندہ باد ___ جاوید نے نعرہ لگایا۔

جاوید کے ساتھ باقی لوگوں نے بھی بے حد خوشی کا اظہار کیا ___ اور جو تنخواہ کے بارے میں غلط فہمی تھی نکل گئی ___ کوئی کہہ رہا تھا کہ پہلی کو آدھی تنخواہ ملے گی ___ یا تنخواہ میں کٹوتی ہوتی رہے گی ___ اب قنوت کی زبانی سن کر سب مطمئن ہو گئے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ میں نے آپ لوگوں کو کیوں زحمت دی۔

قنوت سب سے یکساں متوجہ تھی۔

سب نے گردنیں جھکا لیں۔

آپ لوگ راسخ کا رویہ دیکھ رہے ہیں ___ اگر کل میں کوئی قدم اٹھا لوں تو آپ کو برا تو نہ لگے گا۔

قنوت نے سادگی سے سب کی طرف یکبارگی سے دیکھا۔

www.pdfbooksfree.pk

برا کیوں لگے گا ___ ہر شخص کو کئے کی سزا بھگتنا ہو گی۔ سو رائخ کو بھگتنے ___ جاوید نے پیش قدمی کی۔

کیوں منظور صاحب ___ علی احمد صاحب ___ آپ کا کیا خیال ہے۔

ہم نے بہت سمجھایا ہے میڈم صاحبہ ___ بلکہ صبح بھی منظور صاحب اسے کہہ رہے تھے ___ علی احمد نے کہا ___ اور اس نے ایک نہیں سنی ___ بلکہ اس کے کان پر جوں نہیں رینگی ___

قنوت نے علی احمد کے جواب میں کہا۔

اگر میں کوئی کارروائی کروں تو آپ سب کو اعتراض تو نہ ہو گا۔

وہ سوچ کے ساتھ گہری نظریں چاروں جانب ڈالتے بولی۔

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا ___

سب نے مل کر ایک آواز کے ساتھ کہا۔

ٹھیک ہے ___

قنوت نے اقرار میں گردن ہلائی ___

منظور صاحب پہلے اسے تحریری وارننگ دیجئے ___ تاکہ وہ فرم کے ماحول کو خراب نہ کرے۔

ٹھیک ہے میڈم ___

منظور صاحب نے اثبات میں گردن ہلائی۔

اور کوئی تکلیف ہو تو بتایئے۔

توقیر صاحب کچھ کہہ رہے تھے۔

منظور صاحب نے مسکرا کر توقیر صاحب کی طرف دیکھا۔

فرمایئے توقیر صاحب ___

وہ شفیق آفیسر تھی _ ماتحتوں کی بات ماننا اپنا فرض سمجھتی تھی۔

ایک گزارش ہے میڈم صاحبہ ___

توقیر صاحب احسان مندی سے بچھے جا رہے تھے۔

کہیئے ___

قنوت نے ایک ڈائری کھول لی۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان میں سے ایک بچے کی مکمل فیس فرم ادا کرے۔

توقیر صاحب رک رک کر ادا کر ہی گئے۔

آپ کیشیئر ہیں ___ احمد فنڈ میں گنجائش تو ہو گی ___

قنوت نے کہا۔

گنجائش تو کافی ہے میڈم صاحبہ ___

ٹھیک ہے ___ جیسا آپ چاہیں ___ ایک بچے کو سالم فیس جتنا بھی پڑھے گا احمد فنڈ ادا کرے گا۔

زندہ باد ___

سب لوگ خوش باش اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے ___ قنوت نے اپنے اچھے اخلاق اور سلجھی طبیعت سے آفس والوں کے دل جیت لئے تھے ___ سب ایمانداری اور سچی لگن سے کام کر رہے تھے۔ قنوت کمپنی اینڈ لمیٹڈ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی تھی۔ منظور صاحب نے تحریری نوٹس جاری کر دیا تھا۔ تحریر جواب طلبی پڑھ کر تو وہ مشتعل ہی ہو گیا۔ آرڈر بک لئے وہ سیدھا قنوت کے کمرے میں داخل ہوا۔

قنوت اس وقت منظور صاحب سے کسی ضروری امور پر بحث و تمحیص کر رہی تھی۔ بے دھڑک اس قدر شور کے ساتھ داخل ہوتے دونوں ہی چونک گئے۔

تنہائی میں مخل تو نہیں ہوا ___

انتہائی کراہت بھرا چہرہ اور رکیک انداز ___

رائخ ___

www.pdfbooksfree.pk

منظور صاحب جوش سے کھڑے ہو گئے ____

آپ میرے بھائی ہیں ____ میں آپ کا احترام کرتی ہوں ____ اگر یہ شخص آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ____ آپ بیٹھیں ____ قنوت نے لاکھوں کی بات کہہ دی تھی۔

اور راسخ نفرت و حقارت کی آگ میں سراپا جل اٹھا۔

تم میری توہین کر رہی ہو ____

وہ چلایا ____

زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے ____ جس مقصد کے لئے آئے ہو وہ بیان کرو ___ قنوت کا جابرانہ لہجہ اسے کاٹ کھایا۔

میں اس فرم میں کام نہیں کروں گا۔

وہ غصے سے بولا۔

نہ کرو ____

قنوت سکون سے اپنی کرسی پر بیٹھی تھی ____

جو رقم میں نے فرم میں لگائی تھی ____ وہ واپس کی جائے ____ ورنہ ____

ورنہ کیا کر لو گے ____

قنوت کو غصہ آگیا۔

میں کچھ بھی کر سکتا ہوں ____

کاش احمد نے تمہارے ساتھ کسی قسم کا لین دین نہ کیا ہوتا۔ ورنہ آج میں تمہیں ناکوں چنے چبواتی _ تو قنوت کا نام نہیں ____

وہ لاجواب سا ہو کر ادھر ادھر جھانکنے لگا۔

منظور صاحب ____ کیا حساب کتاب ہے ان کا ____

وہ طنز سے بولی ____ لیکن چہرہ مطمئن ____

علی احمد صاحب کو بلا لیجئے _

منظور صاحب نے کہا۔

قنوت نے نمبر ڈائل کیا۔

علی احمد صاحب تشریف لایئے ____ تمام کتابوں کے ساتھ ____ اور چند ؤں میں وہ آگئے۔

فرمایئے سرکار ____

علی احمد کتابیں فائل کور سامنے میز پر رکھتے ہوئے بولے۔

راسخ صاحب کا کیا حساب ہے ____ نکالیئے ذرا ____

قنوت نے تسکین طلب انداز میں کہا ____ اخلاقی گراوٹ وہ پسند نہ کرتی ی۔ علی احمد نے بڑا سا کھاتا کھولا ____ چند لمحوں میں اس میں سے ایک صفحہ نکال ر قنوت کے سامنے رکھ دیا۔

یہ لیجئے میڈم صاحبہ ____

آپ فرمایئے ____ مجھے آپ پر بھروسہ ہے ____ گاڑی اعتماد سے چلتی ہے ____ وہ فائل کو واپس کرتے بولی۔

انہوں نے پانچ لاکھ روپیہ احمد صاحب سے قرض لیا تھا ____ اور وہی انہوں ے فرم میں لگا دیا اور ماہوار قسط ادا کرتے رہے ____ احمد صاحب کی زندگی میں ہی ف دو لاکھ کی قسط ادا کی تھی ____ بقایا تین لاکھ قرض انہوں نے معاف کر دیا تھا __ اس کے ساتھ انہوں نے تنخواہ بھی کافی بڑھا دی تھی ان کی ____ علی احمد ف گوئی سے کام لیتے ہوئے بول رہے تھے۔

ہوں ____ ٹھیک ہے ____

وہ ساری بات سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص مجھے بلیک میل نہ کرے ___ احمد نے فی مراعات دی تھیں اسے۔ چند منٹ سوچنے کے بعد قنوت نے چیک بک نکالی اور پر کچھ لکھا ____

یہ لیجئے راسخ صاحب ____

www.pdfbooksfree.pk

چھ لاکھ کی رقم ہے ___ پانچ لاکھ احمد نے دیا تھا ____ ایک لاکھ میری طرف سے ___ منظور صاحب دے دیجئے انہیں اور سلیم کو کہیں راسخ کا استعفیٰ ٹائپ کرے۔

قنوت نے چیک پھاڑ کر منظور صاحب کے حوالے کیا ____ اور خود پرس پکڑے باہر نکل گئی ____ اس کی رفتار میں وہی مضبوطی تھی۔

لو بھئی تمہارے تو عیش ہو گئے ____ لیکن اس قدر نیک عورت کی آہ نہ پڑے تم پر ___ خدا سے ڈرو ____

منظور صاحب نے چیک راسخ کے سامنے رکھ دیا۔

اپنا حق لیا ہے ____ بھیک نہیں ____

وہ یوں جھپٹا ____ جیسے مرغی خوراک پر جھپٹتی ہے۔

لیکن چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ سلیم ایک لمبے سے لفافے کو راسخ کے سامنے پھینک کر بولا ____

لو بھئی اعمال نامہ ____ جس ٹہنی پر بیٹھے ہو وہی کاٹ دی تم نے ___ سلیم نے کہا۔

بلکہ جس میں کھایا اسی میں چھید کیا _

بکواس بند کرو ____

وہ جھنجلایا ہوا آفس سے باہر نکل گیا۔

وہ گاڑی سٹارٹ کئے سیدھی زینت بیگم سے ملنا چاہتی تھی ____ راسخ کی کوئی بھی اخلاقی گراوٹ وہ اپنے گھر والوں سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ اس نے تو کبھی بہن کو بھی اس کا گناہ نہیں جتلایا تھا۔ خاموشی اس کا شعار تھی۔ لیکن آج کی کارروائی وہ اپنے ماں باپ کے گوش گزار کرنا چاہتی تھی۔ یاقوت کو وہ کچھ نہیں سمجھتا تھا ___ لیکن اس لئے اسے بتانا فضول تھا۔ گاڑی روک کر وہ باپ کے پاس ہی چلی گئی ___

وہاں موت کا سناٹا دیکھ کر وہ رک سی گئی۔

آجاؤ ___

زینت بیگم خاموش اپنے شوہر کے سرہانے کھڑی تھیں ___

کیا ہوا ابو کو ____ چند دن ہوئے ٹھیک تھے۔

وہ باپ کے پاس بیٹھ گئی۔

کہاں ٹھیک تھے بیٹی ___ بخار تو کئی دنوں سے نہیں اتر رہا تھا ___ اب صبح سے چپ سی لگ گئی ہے۔

زینت بیگم نے آنسو صاف کئے۔

ڈاکٹر کو نہیں دکھایا۔

وہ باپ کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولی۔

کون لے کر جاتا ____ میں چل نہیں سکتی ____ فراز مہینوں خبر نہیں لیتا ____ یاقوت اپنے مسائل میں الجھی رہتی ہے ____ لے دے کے تم رہ گئی ہو ____ تمہیں اب اور کیا دکھ دیں ____

میں تو دکھوں میں پلی ہوں اماں، بلکہ اذیتیں مصیبتیں یہ سب میرا اوڑھنا بچھونا ہیں۔ مجھے ان چھوٹی موٹی تکلیفوں کا اثر نہیں ہوتا۔

وہ رومال سے باپ کے چہرے سے پسینہ صاف کرنے لگی۔

ابو تو کسی کو پہچانتے بھی نہیں ہیں۔

قنوت سسک اٹھی ____

زینت بیگم بڑی برداشت کے بعد چارپائی پر بیٹھ گئیں ____ جیسے کمر ٹوٹ گئی ہو۔

امی آپ حوصلہ کریں ____ میں ابو کو ہسپتال داخل کروا دوں گی ____ ابو کو آرام آجائے گا۔

وہ ماں کو طفل تسلیاں دے رہی تھی۔ لیکن زینت بیگم بری طرح رو دیں۔ ان کی چیخ سے یاقوت اور بچے بھی آگئے ____ ایک خوفناک اور دلدوز سماں تھا۔ شفقت

www.pdfbooksfree.pk

میاں نے قنوت کے ہاتھوں میں دم دے دیا ____ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی پر سکون تھی ____ باپ کے سرہانے بیٹھی تکے جا رہی تھی۔ صرف آنسو ٹوٹے موتیوں کی طرح باری باری اس کے رخساروں پر گرتے جا رہے تھے ____ وہ اس وقت حسرتوں تمناؤں کا مکمل مزار نظر آرہی تھی۔ باپ کے بعد کوئی رشتہ امید تھا تو وہ بھی ختم ہو گیا۔ زینت بیگم بے شک قنوت سے مخلص رہی تھیں ____ لیکن باپ سے اور بات تھی ____ جو بات وہ ماں سے نہ کہہ سکتی تھی باپ سے کہہ لیتی تھی ____ حالات اسے کہاں سے کہاں لے آئے تھے احمد اور پھر باپ کی وفات نے اسے شکستہ سا کر دیا تھا ____ وہ ٹوٹ چکی تھی۔ لیکن ہر آنے والی سانس کو واپس لوٹا نہیں سکتی تھی ____ بس خاموش نشانہ ستم بنتی جا رہی تھی۔

جب حالات ذرا معمول پر ہوئے تو قنوت نے زینت بیگم سے کہا۔

امی آپ میرے پاس رہیئے نا ____

نہیں بیٹی ____ میں یہاں ہی ٹھیک ہوں ____ جہاں تمہارے والد کے دم نکلے وہاں میں بھی چاہتی ہوں کہ یہیں سے چلی جاؤں ____

زینت بیگم کا لہجہ دلگیر تھا۔

قنوت نے آنکھیں صاف کیں۔

چند منٹ ماحول پر سکوت رہا ____ قنوت اندر بیٹھی صحن میں بچوں کا شور و غوغا سن رہی تھی۔ یاقوت بری طرح پھنسی ہوئی تھی ____ شوہر کی گندی عادات ____ بچوں کی زیادتی نے اس کا سکون چھین لیا تھا بلکہ وہ جسمانی طور پر بھی بہت کمزور ہو گئی تھی۔ کیا کرے ____ راسخ نے ایسی دیوار کھڑی کر دی تھی کہ وہ بہن کے پاس بیٹھ کر دکھ سکھ کے دو بول نہیں سن سکتی تھی۔ قدرت نے یاقوت کو بڑی بھیانک سزا دی تھی ____ اور قدرت نے اس کو اس شیطان صفت انسان سے کس طرح بچائے رکھا۔

بیٹی ____ چائے لاؤں تمہارے لئے ____

زینت بیگم اٹھتے ہوئے بولیں۔

نہیں امی اس وقت طلب نہیں ہے۔

طلب تو اس کو تھی لیکن وہ ماں کو تکلیف دینا نہیں چاہتی تھی۔

آپ نے عالی کی بات کی تھی ____

پھر کیا بنا بیٹی ____

میں نے عالی کو سپیشل میں داخل کروا دیا ہے ____ اور ایک معقول رقم اس کے نام بنک میں بھی جمع کروا دی ہے ____ بینک ماہوار سکول کو رقم ادا کرے گا۔ یہ تو بہت اچھا کیا بیٹی ____ میں کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں ____ زینت بیگم بڑی محبت سے قنوت کو دیکھ کر بولیں۔

یہ کوئی احسان نہیں امی جان ____ عالی میری بہن ہے ____ میرا فرض بنتا ہے۔ قنوت نے ماں کے شانے تھام کر پیشانی پر بوسہ دیا ____ اور گاڑی میں سوار اپنے کاشانہ ہارون روانہ ہو گئی۔ وہ اداس سی کمرے کے باہر غلام گردش میں بچھی ہوئی خوبصورت کرسی پر بیٹھ گئی۔

چائے لاؤں سرکار ____

بوڑھے کرم دین کا پوتا ہاتھ پونچھتے ہوئے بولا۔

ہوں ____

قنوت نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

ابھی لایا سرکار ____

لڑکا بھاگ گیا ____ اور پندرہ منٹ کے بعد وہ بڑے سلیقے سے چائے لے آیا۔

لیجئے ____ بنا بھی دوں۔

بنا دو ____ چینی کم ڈالنا۔

قنوت کو لڑکے کی چستی سے مسرت ہو رہی تھی۔ وہ کسی ماہر باورچی کی طرح

www.pdfbooksfree.pk

چائے بنا رہا تھا۔

پڑھتے ہو_

مڈل پاس کر لیا ہے جی دو سال ہوئے۔

وہ کپ پکڑاتے ہوئے بولا۔

میٹرک کیوں نہیں کیا۔

قوت کو چائے بہت اچھی لگی۔

بس ابا نہیں مانا _____

لڑکے نے کہا۔

اچھا _____ تم میٹرک کا امتحان دو ____ داخلہ میں تمہارا بھیجوں گی ___

جی بہت اچھا۔

لڑکے کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

پڑھتے بھی رہنا _____ کام بھی کرو ___ تمہیں تنخواہ بھی ملے گی۔

بڑی مہربانی سرکار _____ وہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔

کیا بات ہے آپ آفس نہیں جاتے۔

دیر تک سوئے رہنے سے یاقوت کی حیرت عروج تک پہنچ گئی _____ کئی دنوں سے وہ آفس نہیں جا رہا تھا بلکہ جب سے شفقت میاں فوت ہوئے تھے وہ اس دن سے نہیں جا رہا تھا۔

سوگ منا رہا ہوں۔

وہ طنز آمیز انداز اختیار کر گیا _____ لیکن یاقوت سمجھدار عورت تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

اپنی ماں کا یا میرے باپ کا _____

تم سے شادی کا _____

وہ سٹ پٹا گیا ___ اور جوتا گھسیٹتا ہوا غسل خانے میں گھس گیا۔

یاقوت ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔

آدھے گھنٹے کے بعد وہ تیار ہو کر ٹیبل پر آگیا ____ تبریز بھی آگیا تھا ____ وہ
ہوں کو باورچی خانے میں ہی ناشتہ دے دیا کرتی تھی _____ طشتری چائے اور ڈبل
روٹی کے دو سلائس رکھ کر وہ زینت بیگم کے لئے لے گئی۔

شروع کریں نا آپ _____

وہ جاتے جاتے بولی _____

آپ تشریف لے آئیں۔

راسخ نے کہا۔

اور تبریز اپنے لئے چائے بنانے لگا۔

یاقوت زینت بیگم کو ناشتہ دے کر واپس آگئی۔

راسخ پلیٹ میں آملیٹ رکھ کر روٹی کی طرف لپکا۔

سلائس نہیں لیں گے۔

نہیں _____ مجھے روٹی اچھی لگتی ہے۔

راسخ کھانے میں مصروف تھا۔

قوت باجی کے ہاں نوکری دلوا دیں نا بھائی جان۔

تبریز نے نوالہ نگلتے ہوئے کہا۔

باجی نہ کہا کرو ____ وہ تمہاری بہن نہیں ہے ____ سالا ہر
ہے۔

راسخ بڑی بری طرح اچھل کر تبریز کو ڈانٹنے لگا۔

بری بات کہہ دی اس نے ____ وہ باجی نہیں بن سکتی۔

یاقوت کو غصہ آگیا۔

نہیں نہیں نہیں ___ وہ اس کی باجی نہیں ہے _____ میں تمہیں پھر کبھی
ں گا _____

www.pdfbooksfree.pk

راسخ چیخ کر خاموش ہو گیا۔

یاقوت ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

لیکن یہ بات کسی کی سمجھ میں نہیں آئی کہ اس کے اندر کیا بات پوشیدہ ہے ___ کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔

وہ کیا چاہتا ہے ____ اور کیا کرنا چاہتا ہے ۔

22

ممانی جان کہاں ہیں۔

راسخ نے صحن میں بیٹھی ہوئی یاقوت سے کہا ____ جو درمیانے بچے کا منہ صاف کر رہی تھی۔

کیوں کوئی خاص بات ہے۔

یاقوت حیران رہ گئی۔

کیا میں ان سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔

راسخ مسکرا کر بولا۔

کوئی عجیب ہی بات ہے جو یوں مسکرا رہے ہیں ___ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا ___

اچھا ____ اچھا زیادہ باتیں نہ بناؤ ___ کہاں ہیں وہ ____ راسخ سامنے کمرے میں جھانکتے ہوئے بولا۔

باجی کے ہاں گئی ہیں ____

یاقوت نے کہا۔

اچھا پھر سہی _____

وہ یوں ہی تبریز کے کمرے میں پہنچ گیا۔

آیئے آیئے بھائی جان ____ آج اس وقت _____ تبریز سینے پر رکھی ٹیپ ریکارڈ بند کرتا ہوا اٹھا۔

تم سے مشورہ کرنا تھا۔

راسخ نے آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

مشورہ ____ کیا کاروبار شروع کر لیا کوئی۔

ارے چپ آہستہ بول ____ تیری بھاوج کو علم نہیں ہے کہ میں آفس چھوڑ

www.pdfbooksfree.pk

مجھے پہلے دن ہی سے علم ہے ____ وہ اور بات ہے کہ میں نے پرواہ ہی نہیں کی۔

یاقوت اندر تبریز کے کپڑے دیتے ہوئے بولی۔

ہاں' ہاں تمہیں کیا ____ تمہاری ضروریات زندگی تو پوری ہو رہی ہیں ____ باقی سب کچھ بھاڑ میں جائے۔

وہ نشتر چلانے میں جواب نہیں رکھتا تھا ____ وہ خاموش باہر آگئی۔

ہاں بھائی جان بات کریں۔

تبریز مضطرب تھا۔

تمہیں اگر سونے کے ڈھیر پر بٹھا دیا جائے تو کیسا رہے۔

واہ ____ پھر تو مزا آجائے ____ اتنی دولت تو خواب میں بھی نہیں دیکھی۔

تبریز اچھلا۔

ہاں' ہاں تم مذاق نہ سمجھو ____ میں ایک شرط پر تمہیں اس دولت کا وارث بنانا چاہتا ہوں۔

لیکن دولت کہاں ہے۔

تبریز اب ورطہ حیرت میں ڈوب گیا تھا۔

دولت ہے ____ لیکن تمہیں میرے ساتھ ساتھ چلنا ہو گا ____ راسخ نے سخت لہجے میں کہا۔

ہاں' ہاں بتایئے نا ____

پہلے وعدہ کرو ____ جو کہوں گا وہی کرو گے۔

راسخ اس کو مضبوط ارادے کا مالک بنانا چاہتا تھا۔

ارے بھائی جان آپ تو کمال کرتے ہیں ____ آخر آپ میرے فائدے کی بات ہی کریں گے نا۔

تم قنوت سے راہ و رسم بڑھاؤ ____ وہ بیوہ ہے ____ اور تنہا ہے ____ تنہائی عورت کو ڈس لیتی ہے۔ اس کو محبت کے جال میں پھنساؤ ____ راسخ کے اندر کا شیطان بول رہا تھا۔

یہ تو ٹھیک ہے بھائی جان ____ ویسے مجھے ان سے خوف بڑا آتا ہے ____ اور پھر میں کبھی ان سے اکیلے میں ملا بھی نہیں۔

تبریز ہچکچا رہا تھا۔

اب کوشش کرو ملنے کی ____ دیوانے اس سے راہ و رسم بڑھانے کے بہت فائدے ہیں ____ صرف تمہاری وجہ سے ہم دونوں کے دن بدل سکتے ہیں ____ اگر وہ تمہارے ہاتھ چڑھ جائے تو ____

اچھا ____ تبریز نے ہاتھ بڑھایا جس پر راسخ نے ہاتھ مارا۔

سرکار راسخ صاحب کے چھوٹے بھائی آئے تھے۔

ملازم نے آفس سے آتے ہی اسے اطلاع دی۔

کون □

وہ یکسر فراموش کر بیٹھی کہ راسخ کا ایک بھائی بھی ہے۔

چھوٹے بھائی تھے راسخ صاحب کے ____ بالکل ان کے ہمشکل ____ بوڑھے کرم دین نے قریب گزرتے ہوئے کہا۔

او اچھا اچھا ____ تبریز ____

وہ اچانک چونک کر مسکرا دی۔

وہ تو کبھی نہیں آیا میرے پاس۔

وہ پلنگ پر ٹیک لگا کر پرسکون انداز میں بولی ____ سامنے احمد کی قد آدم تصویر مسکرا رہی تھی۔

کوئی چال تو نہیں ____

وہ تڑپ کر اٹھی جیسے احمد کی تصویر بول رہی ہو ____ بیتاب ہو کر قنوت نے

www.pdfbooksfree.pk

اپنا چہرہ تصویر کے چہرے پر رکھ دیا اور احمد کے رخساروں اور پیشانی کو چوم لیا۔

میری جان ____ تمہاری محبت میں کوئی چال کارگر نہیں ہو سکتی ____ احمد تم زندہ ہو ____ میرے پاس ____ میرے اردگرد ____

کھانا لگا دوں سرکار ____

ملازم نے کہا ____ وہ قنوت کی اداسی دیکھ کر بات گول کر گیا۔

ہوں ____

وہ اپنے پلنگ پر لیٹ گئی۔ تصورات اسے کہاں سے کہاں لے جا رہے تھے۔ وہ احمد کے بازوؤں میں آسمانوں کی بلندیوں پر جھول رہی تھی ____ وہ چند لمحوں میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی۔

ملازم کی آواز پر وہ ڈائننگ ہال میں پہنچ گئی ____ جہاں اس نے اپنی کرسی کے سامنے احمد کی قد آدم تصویر نصب کروا دی تھی۔ ڈرائنگ روم' ڈائننگ ہال' غلام گردش' بالکونی' کوری ڈور سب جگہ اس نے احمد کی قد آدم تصاویر نصب کروا دی تھیں ____ وہ کسی لمحہ کسی وقت احمد کو بھول نہیں سکتی تھی ____ آفس میں بھی اس نے احمد کی خوبصورت تصویر آویزاں کر دی تھی ____ احمد ہر آن اس کے سامنے رہتا تھا۔

کئی دن یوں ہی گزر گئے۔

موسم قدرے ابر آلود تھا ____ مشرق کی طرف سے سیاہ گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی ___ سرد تیز ہوا چل رہی تھی۔ حالانکہ اپریل کا موسم تھا پھر بھی لان میں خنکی کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ اس وقت موسم کے ہم رنگ ہی لباس زیب تن کئے تھی ____ بالوں کی خوبصورت جوں کی توں قائم تھی ____ بے شک کوئی کوئی سفید چاندی کے تار چمکنے لگے تھے ____ نہایت قیمتی سنہری عینک لگائے وہ لان میں اخبار کے مطالعہ میں مصروف تھی۔

آ سکتا ہوں ____

وہ چونک سی گئی۔

تبریز اس سے کچھ فاصلے پر شلوار قمیض میں ملبوس سلیقے سے بال سجائے کھڑا تھا۔

ارے تبریز آؤ ____ بیٹھو ____ تمہیں ایک مدت کے بعد میری یاد کیسے آ گئی۔

وہ بڑی خوش اخلاقی سے تبریز کو خوش آمدید کہتے بولی۔

شکریہ ____

تبریز کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیسے آئے ہو ____ کوئی کام تھا ____ وہ مسکرا کر بولی۔

میں ادھر سے گزر رہا تھا سوچا آپ سے بھی ملتا چلوں ____ وہ گفتگو بڑی سلیقے سے کر رہا تھا ____ آداب کو خاطر خواہ ملحوظ خاطر رکھے ہوئے تھا۔

پہلے کبھی نہیں گزرے تھے ____ میری شادی سے احمد کے انتقال تک چار سال گزر چکے ہیں ____ ابو کو فوت ہوئے ایک سال ہو گیا ہے ____ تمہیں کبھی خیال نہیں آیا ____ اب کیوں ___ ؟

وہ سب کچھ کہہ گئی۔

تبریز لاجواب سا ہو گیا۔

بابا ____ تبریز کے لئے اچھی سی چائے بنا کر لاؤ۔

وہ راہ داری سے گزرتے کرم دین سے بولی۔

بہت بہتر سرکار _

اور چند منٹوں میں بمعہ لوازمات کے چائے آ گئی۔

آپ تنہا رہتی ہیں ____ برا نہیں لگتا آپ کو ___

وہ پر تکلف انداز میں بولا۔

نہیں ____ میرا اپنا گھر ہے ___ ملازم سب لوگ ہیں میرے پاس ___

www.pdfbooksfree.pk

قنوت ایک دم چونک سی گئی۔

لو چائے پیو ____

قنوت نے چائے پکڑا دی ____ لو شامی کباب بھی کھاؤ ____ احمد کو شامی کباب بہت پسند تھے ____ اس لئے میں بابا سے کہہ کر روز بنوا لیتی ہوں۔ چائے پینے کے بعد وہ کھڑا ہو گیا۔

بیٹھو نا ____ یاقوت ٹھیک تو تھی۔

قنوت سیدھی ہو گئی اور اپنا کپ پکڑے پیتی رہی۔

وہ چائے پیتے ہی کھڑا ہو گیا ____

اب اجازت دیجئے ____

ٹھیک ہے۔

وہ بڑی تیز رفتاری سے دروازے سے باہر نکل گیا لیکن اس آؤ بھگت کا نتیجہ یہ ہوا کہ تبریز روز ہی یا دوسرے تیسرے دن لازمی قنوت کے پاس آتا ____ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد لوٹ جاتا۔ اکثر قنوت سے بے تکلف ہونے کی کوشش بھی کرتا ____ اور جب قنوت یہ کہتی۔

تبریز تم مجھ سے بہت چھوٹے ہو۔

کتنا چھوٹا ہوں گا میں آپ سے _

وہ بڑی بے باکی سے بولا۔

ارے بھئی تم سے تو میں بیس بائیس سال بڑی ہوں ____ وہ رعب سے کہتی۔

کوئی بات نہیں ____ ویسے آپ اتنی عمر کی لگتی نہیں ہیں ____ تبریز قنوت کا سراپا دیکھ کر کہتا۔

کیا مطلب ہے تمہارا _

وہ حیرت زدہ سی تبریز کے چہرے کو گھورنے لگی۔

مطلب یہی کہ آپ بڑی متاثر کن شخصیت کی مالک ہیں ____ سفید ساڑھی میں تو آپ اس قدر گریس نظر آتی ہیں کہ بس کیا کہنے ____ وہ ہاتھ کے اشارے قنوت کی تعریف کا انداز بناتے بولا۔

وہ ذرا سا مسکرا دی۔

خیر میرے لئے تم پھر بھی بچے ہو ____ میرے بھائی ہو ____ مجھے عزیز ہو ____ وہ کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

بھائی کے نام پر اس نے برا سا منہ بنایا ____ اور اٹھ کھڑا ہوا۔

بیٹھو ____

وہ یوں ہی بولی۔

نہیں اب اجازت دیجئے ____

آج گھر کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی راسخ نے بلا لیا۔

کیوں بھئی ____ معاملہ کہاں تک پہنچا۔

وہیں کا وہیں ____ پتھر سے سر ٹکرانے سے فائدہ ____ وہ نا امید ہو چکا تھا۔

کیا بکواس کرتے ہو ____ دو ماہ ہو گئے ہیں تمہیں جھک مارتے __

یہ میرے بس کا روگ نہیں ہے بھائی جان ____ ہر بات کے ساتھ تو وہ احمد کو یاد کرتی ہیں ____

تبریز دل چھوڑ بیٹھا تھا۔

لیکن راسخ کے لئے ایک ایک لمحہ سوہان روح بنا ہوا تھا ____ نہ جانے کب قنوت کی دولت اس کے ہاتھ آئے گی ____ اکیلی جان اتنی دولت کو کیا کرے گی۔ وہ بہت جلد یہ معاملہ نبٹا لینا چاہتا تھا۔

چنانچہ اس نے ایک دن یاقوت کو بلا کر اس سے کہا۔

یاقوت تم سے ایک کام ہے۔

وہ بڑی محبت سے یاقوت کو باہوں میں لے کر بولا۔

www.pdfbooksfree.pk

آج کیا بات ہے ____

یاقوت راسخ کے بازو سے نکل کر پرے ہٹ گئی ____ نہ جانے اس کی محبت میں تصنوع بناوٹ اور ظاہرداری دیکھ کر اس کا دل بھی کھٹا ہو گیا تھا۔

کیا بات ہے ____ میری قربت تمہیں اچھی نہیں لگتی۔

راسخ سمجھتا تھا کہ یاقوت اب بدل سی گئی ہے ____ اس کے دل میں بھی میری طرف سے اندیشے وسوسے پیدا ہو گئے ہیں ۔ پھر بھی وہ گاڑی چلائے جا رہی تھی۔

آپ بات تو کریں۔

یاقوت اس کے قریب کرسی پر بیٹھ گئی۔

سمجھنے کی کوشش کرنا ____ شور مت کرنا۔

اچھا ____

یاقوت نے سرہلا دیا۔

میں چاہتا ہوں کہ قنوت کی تنہائی دور کی جائے۔ اس کو یوں تنہا تنہا دیکھا نہیں جاتا۔

وہ اس وقت سراپا رحم نظر آرہا تھا ___ یا پیکر الفت ____

باجی کی تنہائی نہیں دور کی جا سکتی ____ اتنی محبت تھی دونوں میاں بیوی میں۔

احمد بھائی تو باجی کو دیکھ دیکھ کر جیتے تھے ___ وہ انسان بھی بڑا عظیم تھا۔ یاقوت خود اداس ہو گئی۔

ارے بس بھی کرو ____ تمہیں محبت پر تقریر کرنے کے لئے نہیں بلایا ____

راسخ نے ایک دم یاقوت کو جھاڑ دیا۔

اور کس لئے بلایا ہے۔

یاقوت زچ ہو کر بولی۔

میرا یہ مشورہ ہے کہ قنوت کی کہیں شادی کر دی جائے۔

توبہ توبہ ____ کیسی بات کر رہے ہیں آپ ___

یاقوت کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی۔

میں نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہے ____ دوسری شادی اس کا حق نہیں ___ راسخ نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

حق تو ہے ____ لیکن باجی کہاں اس طرف آنے والی ہے۔

یاقوت کھڑی ہو گئی۔

ارے بیٹھو تو سہی ____

راسخ نے قنوت کو بازو سے کھینچ کر بٹھا لیا۔

جلدی کریں نا ____ رات کا کھانا بھی تیار کرنا ہے ____ منا فیڈر مانگ رہا ہے۔ اس نے جلدی ہی کئی کام بتا دیئے۔

ایک بات کہوں ____ وہ یاقوت کی رضا مندی چاہتا تھا۔

کہئے نا ____

وہ بادل نخواستہ بولی۔

اگر یہ بات گھر میں ہی رہ جائے تو کیسا رہے ____ اگر تم چاہو ____ راسخ نے یاقوت کے چہرے کی طرف دیکھا ____

صحیح بات تو کریں ____ پہیلیاں مت بجھوائیں ____ وقت ضائع ہو رہا ہے۔

یاقوت کو معمولی سی بات کھٹکی ____

اگر تبریز سے قنوت کی شادی کر دی ____

راسخ ____ خدا کے خوف سے ڈرو ____ قدرت نے تمہاری رسی دراز کر دی ____ وہ چیخ اٹھی۔

زبان بند کرو ____ زیادہ اونچا بولنے کی ضرورت نہیں ۔ گلا پھاڑنے کی تمہیں عادت پڑ گئی ہے۔ وہ شدید غصے کے عالم میں کھڑا ہو گیا۔ غصے سے اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں ____ اور پیشانی کی رگیں ابھر آئیں اور یاقوت پر شدید لرزا طاری ہو گیا

www.pdfbooksfree.pk

___ اپنے شوہر کو اس قدر پست دیکھ کر اس کی نس نس میں آگ بھر گئی۔

تمہارا تو دماغ خراب ہے ____ یہ دولت لوگ بھی تو لے جائیں گے ____ اگر تمہارے میرے کام آجائے گی تو کیا ہے۔

وہ پاؤں پٹختی کمرے سے نکل گئی۔

راسخ کی گھٹیا ذہنیت سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔ لیکن شوہر ہونے کے ناطے وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی ____ ملازمت وہ چھوڑ چکی تھی۔ باپ اس کا انتقال کر چکا تھا اور ماں کی حیثیت نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس لئے وہ راسخ کی اکثر تلخ ترش باتیں امرت سمجھ کر پی جاتی _ شوہر جو ہوا ___ اگر خداوند کریم اجازت دیتا تو ایسے ہی شوہروں کو سجدہ کرنے کا حکم فرماتا۔

کئی دن یوں ہی گزر گئے ____ تبریز قنوت کے پاس جاتا رہا ____ کبھی کبھی آفس بھی چلا جاتا ____ لیکن قنوت اس کے آنے کا مقصد نہ سمجھ سکی ____ اچانک بیٹھے بیٹھے بابا کرم دین اس کے پاس آیا۔

بیٹا آجاؤں _

بوڑھا کرم دین بڑی اپنائیت اور محبت سے قنوت کے قریب گھاس پر بیٹھ گیا۔

ادھر کرسی پر بیٹھو بابا ____ کیا کرتے ہو۔

جھک کر کرم دین کو اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

ارے نہیں بیٹی ____ مالکوں کے برابر بیٹھنا ہمیں اچھا نہیں لگتا ____ بوڑھا پر سکون بیٹھا رہا۔

وہ مسکرا کر اپنی کرسی پر سکون سے بیٹھ گئی۔

بیٹی میری بوڑھی آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں۔ خدا رحم کرے بیٹی ____ تم محتاط رہنا۔ بوڑھا کھل کر بولنا چاہتا تھا۔

کھل کر بات کرو بابا ____ کیونکہ تم جو بھی بات کرو گے میرے بھلے کے لئے رد گئے۔ قنوت کو پرانے ملازمین سے کافی ہمدردیاں حاصل تھیں۔

چھوٹا منہ اور بڑی بات ہو جاتی ہے بیٹا ____ بات یہ ہے کہ تبریز میاں یہاں کیوں آتے ہیں۔ جبکہ ان کے بڑے بھائی دفتر میں بری طرح جھگڑا کر کے گئے تھے۔

تم ٹھیک کہتے ہو بابا ___ تبریز کے آنے کی کوئی خاص وجہ ہو گی ___ ویسے میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آرہی۔

خیر ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کچھ کہہ سکتا ہے ____ اس کی تکا بوٹی کر دوں ____ بوڑھا دانت پیس کر بولا۔

خدا کے بعد تم لوگوں کا ہی تو سہارا ہے بابا ____ ورنہ میں اکیلی جان ___ وہ آخری لفظ پر بہت ہی اداس ہو گئی۔

چند لمحے دونوں خاموش ہو گئے ____ پھر اچانک چونک گئے۔

گیٹ کے اندر گاڑی سفید ٹیوٹا داخل ہوئی تھی۔

یہ کون آگیا۔

قنوت ناگواری سے گردن گھما کر دیکھتی ہوئی بولی۔

بوڑھا بھی عینک کے بیچ میں سے گھورنے لگا۔

مجھے پنڈی والے لگتے ہیں۔

بوڑھا شک میں ڈوب گیا۔

اب ان کا یہاں کیا کام۔

قنوت کو پنڈی والے لوگ اچھے ہی نہ لگتے تھے۔

لو دیکھ لو بیٹا ____

وہ اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

واقعی ناصرہ بیگم اور جاوید چلے آرہے تھے۔

آتے ہی ناصرہ بیگم نے قنوت کو گلے لگا لیا ____ میری بیٹی کیسی ہو ___ ٹھیک ___ ماشاء اللہ صحت کیسی ہے ____ وہ قنوت کے لئے بچھی جا رہی تھیں۔

www.pdfbooksfree.pk

قنوت سفید ساڑھی میں ملبوس دراز بالوں کی چوٹی سلیقے سے بنائے خوبصورت عینک لگائے اس وقت لاجواب نظر آرہی تھی ___ یہ سادگی بھی اس کا حسن تھا۔

آداب ___

جاوید نے کچھ فاصلے سے بڑے رومانوی انداز میں آداب کہا۔

آؤ جاوید بیٹھو ___ ٹھیک ہو ___ ریما اور ثنا کو بھی لے آتے ___ وہ جاوید کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بابا کرم دین کی جانب متوجہ ہوئی۔

بابا اس وقت بہترین قسم کی چائے بنالاؤ ___ اور رات کا کھانا مہمانوں کی منشا کے مطابق ہونا چاہیے۔

بہتر سرکار ___

بوڑھا کرم دین چلا گیا۔

اور سنائیں آنٹی کیسی ہیں آپ ___ چار پانچ سال کے بعد کیسے یاد آگئی ___ قنوت نے بااخلاق طریقے سے پوچھا۔

جاوید بڑی دلچسپی سے قنوت کے سراپا کو دیکھے جا رہا تھا ___ اتنا بڑا غم کا پہاڑ ٹوٹا مگر اس کی آب و تاب میں فرق نہیں آیا تھا۔

اللہ کا شکر ہے بیٹی ___ تمہاری یاد تو ہمیشہ ہی رہتی تھی ___ بس مجبوری ___ ریما کی شادی کر دی ___ اس کا میاں جاپان لے گیا ___ خوش ہے اپنے گھر ___

بہت اچھا کیا ___ یہ تو خوشی کی بات ہے ___ مجھے اطلاع ہی نہ کی آپ نے ___ نوید کو جاپان بہت جلد جانا تھا اس لئے جلدی میں تمہیں اطلاع نہ دے سکی ___ قنوت مسکرا دی _

اور ناصرہ بیگم ندامت آمیز انداز میں جاوید کو تکنے لگیں۔

ریما کی شادی کی تو تم سے معذرت ہے۔ اب ثنا کی شادی پر تیار رہنا ___ ناصرہ بیگم نے کہا۔

پہلے آپ جاوید کی شادی پر بلائیے نا ___

جاوید کی شادی پر تو تم ہو گی ہی ___

ناصرہ بیگم نے معنی خیز بات کی تھی۔

جی ___ کیا مطلب ہے آپ کا _

قنوت کچھ عجیب قسم کی الجھن میں پھنس گئی۔

عین اس وقت کرم دین معہ لوازمات کے چائے لے آیا ___ اور بات جہاں تھی وہیں ٹھہر گئی۔

شام کے بعد رات کا بڑا پر تکلف کھانا کھانے کے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ___ لیکن جاوید نے آہستہ سے دستک دی۔

دروازہ کھلا ہے۔

قنوت نے کہا ___ اس کا مطلب تھا کہ شاید کوئی ملازم ہو گا۔ جاوید کو اندر آتے دیکھ کر وہ بستر پر سیدھی بیٹھ گئی۔

تم سوئے نہیں ___

تم نے کہا ___

قنوت

یہاں آکر کس کافر کو نیند آئے۔

جاوید سامنے صوفے پر بے تکلف دراز ہو گیا۔

یہ ایسی بھی حسین جگہ نہیں جو نیندیں اڑا دے۔

قنوت کو جاوید کا اس طرح کمرے میں آنا اچھا نہیں لگا۔

جس جگہ آپ موجود ہوں ___ وہ جگہ حسین نہ ہو گی تو کیا ہو گی۔

جاوید انتہائی رومان پرور ادا سے بولا۔

قنوت کو ساری بات کھٹک گئی کہ ماں بیٹا کس لئے اتنے عرصے کے بعد یہاں تشریف لائے ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

ویسے جاوید تمہیں اب آرام کرنا چاہیے ____ باقی باتیں صبح ہوں گی۔ وہ تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی۔

نہیں نہیں قنوت صاحبہ ____ آج سب باتیں طے ہوں گی ____ تاکہ آئندہ کے لئے کچھ ہو سکے۔

جاوید کو یہ خوش فہمی تھی کہ قنوت اسے پسند کرے گی۔

تم جو بھی کہنا چاہتے ہو کھل کر بات کرو ____ میں بہت برداشت کی مالک ہوں ____ قنوت نے اس کے سوال کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا۔

اچھا تو سنئے ____ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں ____ بلکہ میری اس وقت سے خواہش تھی جب سے آپ کی شادی احمد بھائی سے نہیں ہوئی تھی۔

اس وقت میں ایک معمولی استانی تھی اور اب میں کروڑ پتی عورت ہوں ____ قنوت نے نگاہیں اٹھا کر زبردست طنز کیا۔

کیا مطلب ہے آپ کا _

جاوید کچھ کانپ سا گیا۔

مطلب صاف ظاہر ہے کہ تم لوگ احمد کے بعد صرف اس کی دولت پر قبضہ جمانا چاہتے ہو ____ تو یہ قبضہ تم لوگ صرف مجھ سے شادی کر کے ہی حاصل کر سکتے ہو ____ تمہیں میں نہیں دولت چاہیے جاوید بھائی ____ وہ بلند آواز میں بولی۔

بھائی کے لفظ پر وہ جھنجلا سا گیا۔

اور دوسرے لمحے ناصرہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

اے بیٹی ہم تو تمہاری تنہائی دور کرنا چاہتے ہیں ____ تم الٹی سیدھی سنا رہی ہو۔ ناصرہ بیگم اندر آکر جاوید کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔

آپ کو کس نے کہا کہ میں تنہا ہوں ____ میرے پاس احمد ہے ____ وہ ہمہ تن میرے ساتھ رہتا ہے ____ میں تنہا نہیں ہوں ____ نہیں ہوں تنہا ____ قنوت جوش سے بولی۔

جاوید اور ناصرہ بیگم آنکھیں پھاڑے لاجواب قنوت کو گھورے جا رہے تھے _

کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو ____ سب ہی میری تنہائی دور کرنا چاہتے ہیں۔ بہت رحم دل لوگ ہیں آپ سب ____ لیکن مجھے نہیں چاہیے آپ کی ہمدردیاں ____ وہ چلا اٹھی۔

جاوید کا حق بنتا ہے کہ تم سے شادی کرے ____ آخر تم احمد کی بیوہ ہو ____ اور احمد جاوید کا پھوپھی زاد ہے۔

ناصرہ بیگم دل خراش انداز میں ہاتھ نچا کر چلاتے ہوئے بولیں۔

تم احمد کی دولت کو تحفظ دینا چاہتے ہو ____

قنوت نے پھر دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔

یہ بار بار دولت کا طعنہ مت دو لڑکی ____ ویسے اس دولت پر ہمارا ہی حق ہے۔

ناصرہ بیگم نے کھڑے ہو کر کہا۔

قنوت کی رگ رگ میں غصہ زہر بن کر گردش کر گیا ____ وہ زبردست طیش میں آ گئی۔

دولت کے بھوکے ہو تم لوگ ____ تمہارا حق نہیں ہے ____ جو اس کے صحیح وارث ہیں ان کا حق ____ یہاں سے ابھی چلے جائیں ____ میرا کمرہ خالی کر دیں۔

جاوید اپنی ماں کو لے کر چلے جاؤ ____ صبح تمہیں ملازم اسٹیشن پر چھوڑ آئے گا۔

چلے جائیں ____

قنوت نے انگلی کے اشارے سے دونوں ماں بیٹا کو نکلنے کے لئے کہا۔

چلئے امی ____ بڑی ہو گئی ہے۔

جاوید ماں کو کھینچ کر کمرے سے نکل گیا۔

www.pdfbooksfree.pk

وہ ہانپتی ہوئی پلنگ پر بیٹھ گئی ___ اچانک اس کی نظر سامنے احمد کی تصویر پر پڑی۔ احمد سن لیا تم نے ___ وہ اٹھی اور تصویر سے لپٹ گئی ___ کیوں چھوڑ کر چلے گئے تم ___ کیوں چلے گئے ہو ___ تڑپ تڑپ کر روتی رہی۔ کوئی اس کے دکھ کا مداوا نہ کر سکا۔

آنسو موتیوں کی طرح اس کے رخساروں پر گرتے رہے۔ دکھوں کا عذاب پوری طرح قنوت کے وجود میں اتر آیا تھا۔ اسے اس عذابوں تلے زندگی گزارنا ہے۔ وہ بے قرار مضطرب روتی رہی ___ یہی محبتوں کا عذاب ہے۔ دوسری صبح بجھی بجھی افسردہ سی تیار ہو کر وہ ڈائننگ ہال میں چلی گئی ___ اپنے قریب خالی کرسی نے اسے اور بھی اداس کر دیا ___ جہاں ہمیشہ اس کے داہنے جانب احمد ہوتا ___ اور سامنے مسز ہارون بیٹھتی تھیں ___ وہ کتنی جلدی تنہا رہ گئی تھی ___ ان دو شخصیات کی موجودگی میں وہ اپنے آپ کو کتنا محفوظ اور نایاب سمجھتی تھی ___ جیسے ساری محبتیں اسی کے لئے ہوں ___ اور اب ہر آدمی شادی کی آڑ میں ذلیل و خوار کرنے پر تلا ہوا ہے۔

ناشتہ کیجئے سرکار۔

ملازمہ نے اسے چونکا دیا۔

وہ ایک دم سے چونک پڑی۔

چند لمحوں میں دو چار لقمے زہر مار کئے وہ آفس جانے کے لئے تیار ہو گئی ___

بڑی سرکار وہ مہمان تو چلے گئے۔

ملازمہ نے کہا۔

ناصرہ بیگم اور ان کا بیٹا ___ کب گئے ___

وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

رات کو ہی سرکار ___ اپنی گاڑی جو تھی ان کے پاس ___

ہوں ٹھیک ہے اچھا ہوا ___

وہ باہر آ گئی ___

اپنی مرسڈیز میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

آج اسے آفس سے لیٹ ہونا پڑا ___ وہ سیاہ ساڑھی میں ملبوس باوقار چال چلتی آفس میں داخل ہوئی۔

وہ ایک دم ٹھٹھکی ___ تبریز بیٹھا تھا۔

اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر ناگوار سے تاثرات ابھر آئے۔

آداب ______

تبریز نے بیٹھے بیٹھے خوبصورت انداز میں سلام کیا۔

تم کب آئے _

وہ تلخ انداز میں بولی۔

ابھی ______

تبریز نے اس کے کڑوے کسیلے سوال پر ذرا غصہ تو آیا ___ لیکن وہ پی گیا۔

کوئی کام ہے۔

وہ جلی بھنی اپنی آفس چیئر پر بیٹھ گئی۔

کام تو کوئی نہیں ____ بس یوں ہی جی چاہا تھا۔

تبریز بغور اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

تعلیم ختم ہو گئی تمہاری ___ جو فارغ پھر رہے ہو۔

قنوت کو اب اس کی آوارگی پر طیش آ گیا _

نہیں ___ پڑھ رہا ہوں ______

وہ مختصر سا جواب دے کر بولا۔

کئی سال ہو گئے ہیں ___ تم نے ابھی تک میٹرک نہیں کیا ___ وہ دراز میں سے کاغذ نکالتے بولی۔

کر لوں گا آپ کو کیوں تشویش ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

مجھے کوئی تشویش نہیں ___ چاہے دس سال اور لگا لو ___

وہ طنزیہ انداز میں مسکرائی۔

قنوت صاحبہ ___ آپ میری توہین کر رہی ہیں۔

وہ تڑپ کر کھڑا ہو گیا۔

قنوت صاحبہ ____ تم تو باجی کہا کرتے تھے ___ یہ آج رشتہ کیوں تبدیل ہو گیا۔

قنوت ورطہ حیرت میں اتر گئی۔

یہ بھائی بتائیں گے۔

کھٹاک سے وہ باہر نکل گیا ___ لیکن قنوت کو سوچوں کے عمیق غار میں پھینک گیا۔ وہ حیران تھی کہ وہ تبریز جو باجی کے الفاظ بڑے پر خلوص انداز میں دہراتا تھا اور بڑا احترام کرتا تھا ____ آج اس کے کل پرزے نکل آئے تھے۔ عجیب قسم کے اندیشے زہریلے ناگ بن کر اسے چاٹ رہے تھے ___ اس کے چاروں جانب آسمان تک دیوار کھڑی ہو گئی تھی ___ کوئی اس قید سے آزاد کرنے والا نہ تھا۔ دکھوں سے اس کا آنگن بھر گیا تھا ___ خوشیاں اس سے روٹھ گئیں تھیں۔ دولت پرست اژدہے منہ پھاڑے اسے ہڑپ کرنے کو تیار کھڑے تھے۔ رہا سہا سکون تبریز نے لوٹ لیا تھا ___ وہ سارا وقت آفس میں پریشان رہی۔ جب کوئی سکون نصیب نہ ہوا تو گھر لوٹ گئی ___ بے کلی اضطرابیت پریشانی اس کے اعصاب کو کمزور بنا رہی تھی ___ وہ سیدھی کمرے میں چلی گئی ___ صوفے پر دراز وہ پسینے میں شرابور وہ اعصاب شکن سوچوں کے ساتھ مقابلہ کرتی رہی ___ وہ تڑپتی رہی ___ لیکن اس کا سفر ختم نہ ہوا ___ صوفے پر سے اٹھ کر وہ اپنے پلنگ پر لیٹ گئی۔

باجی ____

اچانک یاقوت اندر داخل ہوئی۔

آؤ ___ یاقوت ___ اتنی مدت کے بعد تمہیں کس طرح راسخ نے اجازت

دی۔ قنوت جانتی تھی کہ یاقوت کو اس سے ملنے پر پابندی ہے۔

آج مجبوری تھی باجی ___

قنوت نے دیکھا ___ یاقوت کی صحت خاصی خراب تھی ___ اور وہ پریشان بھی نظر آ رہی تھی۔

کیا مجبوری ____

قنوت بھی اٹھ کر بیٹھ گئی ___ یاقوت بھی سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

میں نے راسخ کے ساتھ بہت جھگڑا بھی کیا ہے بلکہ ہم دونوں بہت جھگڑے ہیں۔

کس لئے؟

قنوت کی پیشانی پر بل نظر آنے لگے۔

باجی ___ تم تبریز سے شادی کر لو نا ____

یاقوت ____ کیا کہہ رہی ہو تم ____

قنوت چیخ اٹھی۔ اس کی نس نس پھٹنے کو تیار تھی ___ بجلی کی تڑپا دینے والی رو اس کی رگ و پے میں سرایت کر گئی ____

کاش ___ کاش ___ میں تمہارا گلا دبا سکتی ___ کاش ____ وہ مجبور لاچار ہو کر اپنے ہی ہاتھوں پر چہرہ رکھ کر رو دی ____

میرا گلا دبا دو ___ میں بھی زندہ نہیں رہنا چاہتی ___ میرے بھی خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوئے ___ میں تو زندگی کا قرض اتار رہی ہوں ___ جینے کا حق مجھے بھی نہیں ہے۔

یاقوت اپنی محرومیوں نا امیدیوں کا رونا روتی رہی ___ اور وہ سسکتی رہی۔

حالات کی چیرہ دستیوں پر ____

باجی ____ تمہیں تبریز سے شادی کرنا پڑے گی ___ یاقوت نے کہا۔

کیوں کروں ___ وہ مجھ سے بیس سال چھوٹا ہے ___ میں چالیس سال کی

www.pdfbooksfree.pk

عمر میں اس چھوکرے سے شادی کیسے کر سکتی ہوں ___ وہ میرے بھائی کی طرح ہے۔ قنوت نے چہرے سے آنسو صاف کئے۔

فراز بھی میری کوئی مدد نہیں کر سکتا ____ وہ چند دنوں میں باہر جا رہا ہے ___ ویسے بھی وہ میری کیا مدد کرے گا۔ جسے اپنے آپ سے ہی فرصت نہیں وہ سوتیلی بہن کی مدد کیسے کر سکتا ہے۔

یہ مدد کی بات نہیں ہے ___ تم مان جاؤ نا باجی ___ تمہارا بھی بھلا اور میرا بھی۔ یاقوت ہونٹ دبا گئی ___ اور چہرے پر گزشتہ تلخیوں کے انمٹ نقوش ابھر آئے۔ مجھے راسخ کا کوئی خوف نہیں ہے ___ وہ روز اول سے میرے ہر راستے میں رخنہ اندازی کرتا رہا ہے ___ ہاں البتہ تمہیں اس کا خوف ہو گا ___ کیونکہ وہ تمہارا شوہر ہے ___ تمہیں اس سے خوفزدہ ہونا بھی چاہئے۔

قنوت نے کہا۔

لیکن یاقوت نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

بہت دیر ہو گئی ہے ___ میں اب جا رہی ہوں ____ وہ رنجیدہ خاطر اٹھ کر بولی۔

قنوت نے لب کشائی نہ کی۔ وہ صرف اپنوں کا کرم دیکھ رہی تھی۔ وہ دیکھتی رہی خالی خالی نظروں سے ___ یاقوت چلی گئی تھی ___ گھر میں داخل ہوتے ہی راسخ کی حرص و ہوس سے بھرپور نظریں اس کا تعاقب کر رہی تھیں ___ اسے علم ہو چکا تھا کہ راسخ اس سے جواب کے انتظار میں بیٹھا ہے۔

آ گئی ___

راسخ آنکھوں میں خواہشات کی چمک بھر کر بولا۔

ہاں ___ آ گئی ہوں ___

وہ ڈھیٹ عورت مانی کہ نہیں ___

راسخ کا انداز بڑا پست تھا۔

نہیں ____

یاقوت بڑے دکھ کے ساتھ بیٹھ گئی ____

تمہاری بات بھی نہیں مانی اس نے _

راسخ جھک کر بولا۔

یہ بات تو وہ خدا کی بھی نہیں مان سکتی ___ اور نہ یہ ماننے کے قابل ہے۔

یاقوت چلا کر بولی۔

اچھا ____ تم بھی اندر ہی اندر ___ اس کی طرف داری کر رہی ہو ___ راسخ جلانے پر اتر آیا۔

میری طرف داری نہ اسے فائدہ پہنچا سکتی ہے ___ اور نہ نقصان ___

یاقوت جل کر بولی۔ اس کے تن بدن میں نفرت کا لاوا بھڑک رہا تھا۔ نہ جانے کیوں اسے راسخ اب اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کی حرکات اس قدر ظالمانہ اور اعصاب شکن تھیں کہ اسے اپنی زندگی اجیرن لگنے لگی تھی۔ یہ ضد میں اس کی پوری تو نہ ہونے دوں گا۔ دیکھوں گا کیسے نہیں مانتی ___ دروازہ کھلا اور زینت بیگم افسردہ پریشان داخل ہوئیں۔

راسخ ___ وہ تو پہلے ہی بڑی دکھی ہے ___ اسے اور نہ خوار کرو ___

ممانی جان ___ میں قنوت کے بھلے کی بات کر رہا ہوں ___

راسخ ہنس دیا۔

اس میں کیا بھلا ہے ___ اس سے آدھی عمر کے بچے سے تم اس کی شادی کروا رہے ہو ___ جبکہ وہ شادی کرنا پسند بھی نہیں کرتی ___ وہ تو تمہارے بع بھی شادی کے لئے رضامند نہ ہوتی تھی ___

زینت بیگم نے بہت دلائل کے ساتھ راسخ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن مرغ کی ایک ٹانگ کے مصداق __ اس کا نکاح میں تبریز سے کروا کر رہوں گا۔

وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

تمہیں کیا مفاد ہے۔

زینت بیگم کو کچھ علم نہیں تھا۔

مفاد کی بات کرتی ہیں آپ ____ ساری زندگی سنور جائے گی آپ کی بیٹی کی۔

وہ یاقوت کی طرف اشارہ کرتے بولا۔

تم اپنی بات کرو ____ تم پر دولت کا بھوت سوار ہے ____ تم تبریز سے اس کی شادی کروا کے ____ ساری دولت تبریز کے نام کرو گے ____ اور پھر نصف اپنے اپنے نام کرواؤ گے _ تم اپنے ساتھ تبریز کی زندگی کو بھی داؤ پر لگا رہے ہو۔

زینت بیگم چیخ اٹھیں۔

بس کیجئے ____ ہر آدمی بحث پہ اتر آتا ہے ____

زینت بیگم غصے سے باہر آگئیں۔

وہ سب گھر والوں کو کوستا رہا ____ اپنی بد نصیبی پر بڑبڑاتا رہا۔

یاقوت شوہر کی بد مزاجی اور لالچی طبیعت سے خود بھی بیزار آچکی تھی۔ گھر کا ماحول بے سکون اور مضطرب ہو چکا تھا ____ ہنسی غائب ہو چکی تھی۔

بہت دن گزر گئے تھے۔

شام کے سائے ڈھل رہے تھے۔ سورج کی خونی کرنیں تھرکتی مغرب کی آغوش میں سہم سہم کر سسک رہی تھیں ____ ساری کائنات پر یوں احساس ہو رہا تھا جیسے سنہری چادر پھیلا دی ہو ____ ہر چیز پہ حسرت و یاس کے سائے منڈلا رہے تھے۔ وہ خود بھی بڑی رنجیدہ سی تھی۔ سیاہ پھول دار ساڑھی میں ملبوس بالوں کو بکھرائے وہ لان میں ہی بیٹھی تھی۔

موٹر سائیکل کی آواز پر وہ چونک گئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔

راسخ موٹر سائیکل کو کھڑا کر رہا تھا۔

وہ بھی محتاط کرسی پر بیٹھ گئی۔

اسی اثنا میں وہ لان میں اتر آیا۔

آ سکتا ہوں ____

وہ مسکرا کر بولا۔

اجازت نہ دینے پر واپس لوٹ جاؤ گے۔

قنوت نے نڈر ہو کر کہا۔

نہیں ____ میں واپس جانے کے لئے نہیں آیا ____ وہ بڑی بے باکی سے قنوت کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

یہاں آنے کی وجہ _

قنوت کو اس کی صورت سے ہی نفرت تھی۔

بہت بڑی وجہ ہے ____ تمہیں اس کا اندازہ نہیں ____

راسخ نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھی۔

میں تمہاری نیتوں کو جانتی ہوں ____ تم کیوں یہاں آئے ہو __ قنوت نے

www.pdfbooksfree.pk

دانت پیس کر کہا۔

اگر تمہیں علم ہے تو مان کیوں نہیں لیتی۔

راسخ نے پہلو بدلا۔

تمہاری یہ بیہودہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔

وہ غصے سے کھڑی ہو گئی۔

زیادہ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ____ اپنی سیٹ پر بیٹھ جاؤ ____ قنوت بدنامی رسوائی کے خوف سے واپس بیٹھ گئی۔

تم تنہا رہتی ہو ____ کوئی تمہارا پرسان حال نہیں ____ اس لئے اچھا نہیں کہ تم تبریز سے شادی کر لو۔

راسخ ____ وہ چیخ اٹھی ____ تمہاری بھی بیٹیاں ہیں ____ کیا معلوم ان کے مقدر کیسے ہوں گے۔

بکواس بند کرو ____ میں تم سے تقریر سننے نہیں آیا ____

وہ طیش میں بولا ____ خوف خدا بھول چکا تھا۔

بکواس تم بند کرو ____ میں کمزور عورت نہیں ہوں ____ جسے تم اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھا سکو۔

وہ تن گئی ____

تم چاہے جو کچھ مرضی کر لو ____ میں تمہیں تبریز کی بیوی ضرور بناؤں گا۔

راسخ کا ارادہ مصمم تھا۔

یہ تمہاری بھول ہے ___ میں احمد کی ہوں اور ہمیشہ اس کی رہوں گی۔

دیکھ لو __ __ اگر تم سیدھی طرح نہ مانی تو گھی ٹیڑھی انگلیوں سے بھی نکالنا آتا ہے۔

وہ ہاتھ کے اشارے سے انگلیاں پھیلا کر بولا۔

تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے __ جاؤ جو تمہارے جی میں آئے کر لو ____ وہ

لاپرواہی سے بولی۔

یہ تو تمہیں وقت بتائے گا کہ تمہارا کیا بگڑتا ہے۔

راسخ نے تمسخرانہ انداز اختیار کر لیا۔

اگر تم بہتری چاہتے ہو تو یہاں سے چلے جاؤ ____ ورنہ بے عزت ہو کر نکالے جاؤ گے۔

وہ نفرت آمیز رویہ اختیار کر گئی۔

ٹھیک ہے ____ تم پرسوں تک تیار رہو ____ باقی حالات کا تمہیں بعد میں علم ہو جائے گا۔

وہ چلا تو گیا ____ لیکن قنوت کو مسلسل ذہنی اذیت کا شکار بنا گیا ____ وہ زندگی کو داؤ پر لگا دینا چاہتی تھی ____ وہ صرف احمد کی کہلانا چاہتی تھی ____ وہ اسی کی تھی۔ بڑی محبت و چاہت سے اس نے اپنی انگلی کی طرف دیکھا جس میں احمد کی پہنائی ہوئی ہیرے کی انگوٹھی چمک رہی تھی ____ چند لمحے سوچنے پر مجبور ہو گئی۔

تمام شب بیٹھ کر اس نے جائیداد اور قنوت کمپنی کے کاغذات مکمل کئے۔ وکیل اور منشی جی کاشانہ ہارون کے ملازمین کے نام جو جو ہدایات تھیں ____ تحریر کیں ____

اب سو جائیں سرکار ____ رات بہت بیت چکی ہے۔

بہت کام کرنا ہے بابا ____ وقت کم ہے۔

وہ سادگی سے پرسکون بیٹھی رہی۔

صبح جانا ہے کہیں۔

ہاں ___ بہت دور ____

وہ کرم دین کو اتنا ہی کہہ سکی۔

اچھا ____ بی بی ____

وہ چلا گیا ____

قنوت نے سب کام سے فارغ ہو کر تمام کاغذات ایک طرف سلیقے سے رکھے

www.pdfbooksfree.pk

اور خود پلنگ پر سکون سے لیٹ گئی۔ لیٹنے سے پہلے اس نے احمد کی تصویر کو جی بھر کے پیار کیا ___ پھر وہ دونوں ہاتھ سینے پر رکھے بستر پر نیم دراز سی ہو گئی ___ پردے سرکے ہوئے تھے ___ کمرے میں موت کی سی خاموشی اور سناٹا تھا۔ وہ پرسکون نیند سونا چاہتی تھی ___ اپنوں نے اس کا قرار لوٹ لیا تھا۔ اس سے جینے کی تمنا چھین لی تھی ___ وہ لیٹ گئی ___ اور سورج مشرق کی گود سے نمودار ہوا ___ کائنات ریزہ ریزہ ہو کر خونی کرچوں کی صورت میں در و بام پر پھیل گئی۔

جب کرم دین چائے لے کر قنوت کے کمرے میں گیا۔

لیجئے چائے ___

لیکن وہاں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

بیٹا ___

کرم دین کی آواز حلق میں اٹک گئی ___

بیٹا ___

خوبصورت ایرانی قالین پر قنوت کے جگر کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے ___ خون بہ کر ایک پتلی سی لکیر کی صورت میں قالین کے ریشوں میں جذب ہو رہا تھا ___ وہ ہیرہ چاٹ کر پرسکون بستر پر نیم دراز تھی ___ دراز بالوں سے چہرہ چھپا ہوا تھا ___ بوڑھے کی چیخ سے تمام ملازم بھاگ آئے ___ کاشانہ ہارون میں بھگدڑ سی مچ گئی ___ آئینہ ٹوٹ گیا تھا ___

چند لمحوں میں کاشانہ ہارون لوگوں سے کھچا کھچ بھر گیا ___ وکیل اور منشی جی کو بھی خبر ہو چکی تھی ___ راسخ اپنی ہار پر جلا بھنا یاقوت اور زینت بیگم کو لے آیا ___ لیکن اب بھی کچھ امید باقی تھی۔

سفر آخرت سے پہلے وکیل نے کہا۔

محترمہ قنوت صاحبہ کے عزیز و اقارب قریب آجائیں ___ میں ان کی وصیت سنا رہا ہوں۔

سب لوگ ہمہ تن گوش کھڑے تھے ___ نہ جانے کس کے نام دولت کی گئی ہے ___ اور جب وکیل نے کہا۔

کہ قنوت صاحبہ کی تمام جائیداد آخری وصیت کے مطابق حامد کے دونوں بیٹوں کو دے دی جائے ___ بلکہ وہ اصل حق دار ہیں ___ اور قنوت صاحبہ کو احمد صاحب کے ساتھ خالی جگہ دفن کیا جائے ___ جہاں مسز ہارون کی بھی قبر تھی۔

قنوت ایک عظیم عورت ___ ایک وفا شعار بیوی ___ پیکر الفت محبوبہ ___ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے احمد کے پاس منوں مٹی میں دفن کر دی گئی۔ یوں محبت کا ایک تاج محل تعمیر ہو گیا ___ کاشانہ ہارون کے در و دیوار رو رہے تھے ___ اداسی بال بکھرائے چاروں جانب سو رہی تھی ___ ملازم سر پیٹ رہے تھے ___ ایک شفیق مالکن جدا ہو گئی تھی ___ اور راسخ اپنی سیاہ بختی پر بری طرح پچھتا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح تہی دست ___ تہی دامن جھنجلایا ہوا اپنے کمرے میں پڑا تھا ___ اور یاقوت سے آنکھیں چار نہ کر سکتا تھا ___ وہ صرف اپنی امیدوں پر پانی پھرتے دیکھ کر ___ وہ اس دولت کے لئے قنوت کو اذیت دیتا رہا ___ اور تنہائی میں ہاتھ ملتا رہا ___ اظہار افسوس کا بس یہی ایک طریقہ تھا۔

تمت بالخیر

www.pdfbooksfree.pk